من رآنی فی المنام فقد رآنی فان الشیطان لا یتمثل بی

الحمد لله والمنة کہ این رسالہ شریفہ تصنیف لطیف حکیم امت مصطفویہ حجۃ اللہ حضرت مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ مسمّی بہ

الدر الثمین فی مبشرات النبی الامین

مع ترجمہ اردو برحاشیہ

[illegible]

از اہتمام عاجز سید ظہیر الدین عرف سید احمد نواسہ مولانا شاہ رفیع الدین محدث دہلوی حسب فرمائش جناب مولوی محمد عبدالاحد صاحب ماہ جنوری ۱۸۹۹ء

در مطبع احمدی واقع دہلی مطبوع طبائع اہل ولا گردید

5507

رسالة الدر الثمین فی مبشرات النبی الامین

بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لله الذی رفع قدر نبیه المصطفی فخرہ علی الشیطان ان یتمثل به فمن رآہ فقد رای الحق بلا مرا واشهد ان لا اله الا الله وحدہ لا شریک له واشهد ان سیدنا محمدا عبدہ ورسوله المخصوص بالشفاعة الکبری صلی الله علیه وعلی اله وصحبه نجوم الهدی وقادة التقی **اما بعد** فیقول اضعف عباد الله الکریم **احمد** المعروف **بولی الله بن عبد الرحیم** العمری الدهلوی هذه اربعون حدیثا من احادیث النبی صلی الله علیه وسلم التی تروی من جهة الرؤیا او من جهة مشاهدة روحه الکریمة جمعتها فی هذه الرسالة **منها** ما لا واسطة بینی وبینه صلی الله علیه وسلم **ومنها** ما یکون بینی وبینه واسطة واحدة **ومنها** ما یکون بینی وبینه صلی الله علیه وسلم واسطتان او اکثر وسمیتها **بالدر الثمین فی مبشرات النبی الامین**

الحدیث الاول رایت النبی صلی الله علیه وسلم فی المنام کانی دخلت علیه وقعدت بین یدیه وهو راقب واضع ذقنه علی صدرہ ففاضت علی منه صلی الله علیه وسلم ثلث صور مثالیة الاولی جسم مخروطی لکل من اعلاہ واسفله عرض واسفله اکثر عرضا من اعلاہ والثانیة جسم مبطوح کالسخط فی وسطه کالعود المرکوز فیه والثالثة عود قائم علی الارض فوقه جسم کالسخط ثم فاض

رسالہ الدر الثمین فی مبشرات النبی الامین

بسم الله الرحمن الرحیم

سب حمد وثنا اللہ ہی کے واسطے ہے جس نے اپنے نبی مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کا مرتبہ ایسا بلند و رفیع کیا کہ شیطان کی کیا طاقت کہ آپکی صورت مکرم مین نظر آسکے جس نے آپکو دیکھا بیشک حق دیکھا مین شہادت دیتا ہون کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہین ہے وحدہ لا شریک ہے اور شہادت دیتا ہون کہ حضرت محمد مصطفے اُسکے بندے ہین اور اُسکے ایسے رسول ہین کہ شفاعت کبریٰ قیامت کے روز خاص آپکے ہی واسطے ہے اللہ کا درود و سلام نازل ہو آن پر اور اُن کی آل واصحاب پر کہ ہدایت کیلئے ستارے ہین اور تقوی کے رہنما بعد اسکے اللہ کریم کے بندون مین سے ایک بہت ضعیف بندہ احمد مشہور **ولی اللہ بن عبد الرحیم** عمری دہلوی کہتا ہے کہ یہہ چالیس حدیثین ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثون مین سے جو روایت کی گئی ہین خواب کی رو سے یا روح اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مشاہدہ کی جہت سے مین نے انکو جمع کیا ہی اس رسالہ مین بعضے انمین بلا واسطہ ہین اور بعضے ایک واسطے سے ہین اور بعضے انمین ایسے ہین کہ میری اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے درمیان دو واسطے یا زیادہ ہین اس رسالہ کا نام مین نے در ثمین فی مبشرات النبی الامین رکھا **حدیث اول** مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا کہ گویا مین آپکے پاس حاضر ہوا ہون اور آپکے روبرو بیٹھا ہون اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مراقبہ مین ہین ٹھوڑی مبارک سینہ مکرم پر رکھے ہوئے تو مجھ پر ظاہر ہوئین آپکی تین صورتین مثالیہ پہلے تو جسم مخروطی کہ اوپر اور نیچے دونو طرف عرض یعنی پہنا ہی مگر نیچے عرض زیادہ ہے اوپر کیطرف سے اور دوسری صورت جسم مبطوح مانند سخت کے اُسکے درمیان ایک لکڑی سی گڑی ہوئی ہے اور تیسری صورت یعنی ایک چوب مین پر قائم ہے اُسکے اوپر ایک جسم مانند سخط کے ہے پھر مجھے

ان الاولی تمثل لنسبته صلی اللہ علیہ وسلم فانها استوا
ء لتهذیب المراتب السافلة الجسمانیة والعالیة الروحانیة
والثانیة تمثل لنسبة السالکین الذین همتهم نسبتهم فیما
الی الاسفل فقط والثالثة تمثل لنسبة المجذوبین الذین همتهم
فیما الی الاعلی فقط فلما فهمت المراد بهذه الصور
الثلث رفع النبی صلی اللہ علیہ وسلم راسه وتبسم الی ومد
یده واشار الی البیعة فتقدمت حتی اتصلت رکبتای برکبته فاخذ
صلی اللہ علیہ وسلم یدی بین یدیه فصافحنی ثم وضع ذقنه علی صدری
وغمض عینیه ففعلت کما فعل فافاض علی قلبی تلک النسبة التی
فهمتها اولا **الحدیث الثانی** بینا انا مراقب فی المسجد فی بلدة کهنبایت
بعد العصر اذ شاهدت روحه الکریمة صلی اللہ علیہ وسلم قد حضرت
فالبسنی رداء فظهر لی فی ذلک الحین بعض دقائق العلوم الشرعیة
ولم تزل تتزاید حینا بعد حین **الحدیث الثالث** رایت
فی المنام ان الحسن والحسین رضی اللہ عنهما نزلا فی بیتی وبید الحسن
رضی اللہ عنه قلم قد انکسر لسانه فبسط یده لیعطینی قال
هذا قلم جدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم امسک بیده
وقال حتی یصلحه الحسین فاصلحه ثم ناولنیه ثم جیء بردا
مرفعة الحسین رضی اللہ عنه وقال هذا رداء جدی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم ثم البسنیه فمن یومئذ انشرح صدری للتصنیف
فی العلوم الشرعیة والحمد للہ **الحدیث الرابع** سالته صلی اللہ
علیہ وسلم سؤالا روحانیة عن معنی قوله کنت نبیا وادم منجدل بین
الماء والطین ففاض علی روحی من روحه الکریمة صورة مثالیة
التی کانت قبل ان یوجد فی عالم الاجسام وان فیضانها فی الحضرة
المثالیة کان عند کون ادم منجدلا بین الماء والطین وانه صلی
اللہ علیہ وسلم ظهورا تاما فی تلک الحضرة وهو المعبر عنه

معلوم ہوا کہ پہلے صورت تو آپکی نسبت کا تمثل ہے کہ وہ نسبت جامع ہے واسطے
تہذیب مراتب سافل جسمانی کے اور مراتب عالیہ روحانی کے اور دوسری صورت تمثل
ہے سالکین کی نسبت کا کہ ان کی نسبت کو فقط اشغل کی طرف جو کچھ ہے اسی میں
فراخی ہے اور تیسری صورت تمثل ہے مجذوبوں کی نسبت کا کہ انکی نسبت کو جو اعلے
کے قرب میں ہے اسی میں فقط کشادگی ہے پس جسوقت میں نے سمجھلی مراد ان تینون
صورتونکی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سر مبارک اونچا کیا اور میری طرف تبسم
فرمایا اور اپنے ہاتھ بڑہائے اور بیعت کا اشارہ کیا میں آگے بڑہا اسقدر کہ میرے
دونوں زانو آپکے زانو مبارک کے متصل ہوگئے اور مصافحہ کیا پھر آپنے اپنی ٹھوڑی
مبارک سینہ مکرم پر رکھی اور آنکھیں بند کیں اور اسی طور میں نے ٹھوڑی سینہ پر
رکھی اور آنکھیں بند کیں تو میرے قلب میں آشکار ہوئیں وہ نسبتیں جنھیں میں نے
پہلے سمجھ لیا تھا **حدیث دوسری** ایکبار شہر کھنبایت کی مسجد میں
عصر کے بعد میں مراقبہ میں تھا کہ مشاہدہ کیا روح مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ جلوہ گر ہوئی
اور مجھکو چادر اوڑہائی اسوقت مجھکو بعض دقیقے علوم شریعت کے معلوم ہوگئے اور پھر ہمیشہ زیادہ
ہوتے گئے **حدیث تیسری** میں نے خواب میں دیکھا جناب امام حسن وحسین رضی اللہ
عنہما کو کہ میرے گھر تشریف لائے ہیں اور امام حسن رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں قلم ہے کہ
اوسکی نوک شکستہ ہے آپنے ہاتھ پھیلایا کہ مجھکو عنایت کریں اور فرمایا یہ قلم جد یعنی
میرے نانا جان کی قلم ہے صلی اللہ علیہ وسلم پھر آپنے روک لیا ہاتھ میں اور فرمایا امام
حسین سنوار دیں پھر امام حسین رضی اللہ عنہ نے سنوار دیا پھر مجھکو عنایت کی پھر ردا
آئی پھر امام حسین رضی اللہ عنہ نے اسکو اٹھایا اور فرمایا ہذا ردا جدی کا ہے صلی اللہ علیہ وسلم
یعنی چادر میرے نانا جان کی ہے پھر مجھکو اوڑہائی اوس دن سے میرا سینہ کھل گیا علوم شریعت
کے تصنیف کو میں والحمد للہ **حدیث چوتھی** میں نے روحانی سوال کیا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم سے اس حدیث کے معنے کا کنت نبیا وادم منجدل بین الماء والطین یعنی میں
جیسے نبی ہوں کہ آدم پانی اور مٹی میں ہی تھے میری روح پر روح مکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ظاہر
ہوئی ایک صورت مثالیہ ایسی کہ جو پہلی تھی عالم اجسام میں آنیکے سے تھا فیضان اوسکا ادرہ
مثال میں کہ جب آدم کا خمیر ہو رہا تھا اسوقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اوس درگاہ میں

قال اضافنا شیخنا محمد بن سلیمان المغربی الرودانی تبرکا بحلقة الشریف بالاسود بن التمر والماء وقال ٣ اضافنی ایضا سیدی سعید بن ابراهیم الجزائری ثم بعقد ورد بالاسود بالتمر والماء قال اضافنی

يا لنبوة في هذا الحديث ولذلك لما وجد في العالم الجسماني
انتقل معه القوى المثالية الى العالم الجسماني فظهر من العلوم ما لم
يكن بحساب **الحديث الخامس** سألته صلى الله عليه وسلم
سؤالا روحانيا عن معنى قوله كان في عماء ما فوقه هواء وما تحته
هواء في جواب من قال اين كان ربنا قبل ان يخلق خلقه ففاض
على روحي من روحه الكريمة صورة نور عظيم في اعالي بعد
هيولاني قد احاط بمجامع هذا البعد بخطوط شعاعية فقيل هذا
النور هو التجلي المشار اليه بهذا القول وهذا البعد الهيولاني
هو العماء وهذه الاحاطة بالخطوط الشعاعية هو القهر المشار
اليه بقوله تعالى هو القاهر فوق عباده **الحديث السادس** اشار
صلى الله عليه وسلم اشارة روحانية مخاطبا بهذا الفقير ان مراد الحق
فيك ان يجمع الله تعالى شملا من شمل الامة المرحومة بك **الحديث
السابع** سألته صلى الله عليه وسلم سؤالا روحانيا عن التسبب وتركه
ايهما احسن لي ففاض منه على روحي فيض برد بسببه قلبي عن الاسباب
والاولاد ثم انكشف الامر بعد ساعة فرأيت الطبيعة تركن الى الاسباب
ورأيت الروح تركن الى التفويض **الحديث الثامن** سألته
صلى الله عليه وسلم سؤالا روحانيا عن سر تفضيل الشيخين على
علي رضي الله عنهم مع انه اشرفهم نسبا واقضاهم حكما واشجعهم
جنانا والصوفية عن آخرهم ينتسبون اليه ففاض على قلبي منه
صلى الله عليه وسلم انه له صلى الله عليه وسلم وجهين وجها ظاهرا
ووجها باطنا فالوجه الظاهر الى اقامة العدل في الناس وتاليفهم
وارشادهم الى ظاهر الشريعة وهما بمنزلة الجوارح له في ذلك
والوجه الباطن الى مراتب الفناء والبقاء وعلومه المروية
كلها انما تنبع من الوجه الظاهر **الحديث التاسع** سألته
صلى الله عليه وسلم سؤالا روحانيا عن الشيعة فاومى

ظہور تام تھا اور نبوت اسی سے عبارت ہے اس حدیث شریف میں اور اسی واسطے
جب آپ عالم جسمانی میں منتقل ہوئے تو آپکے ساتھ قوائے مثالیہ عالم جسمانی میں آئے سو وہ
علوم ظاہر ہوے جنکا کچھ حساب ہی نہیں **پانچویں حدیث** میں نے روحانی
سوال کیا صلی اللہ علیہ وسلم سے آپکے اس قول کے معنے کا جو آپنے فرمایا کان فی عماء
ما فوقہ ہواء وما تحتہ ہوا جب کسی نے آپ سے دریافت کیا تھا این کان ربنا قبل ان یخلق
خلقہ تو میری روح پر ظاہر ہوئی آپکی روح مکرم سے ایک صورت نور عظیم کی نہایت
بعد ہیولانی کے کہ جسنے احاطہ کر لیا ہے اس بعد کے مجامع کو اپنے خطوط شعاعی سے
پھر کہا گیا کہ یہ نور ہے وہ تجلی جسکی طرف اشارہ کیا گیا ہے اس قول سے اور یہ بعد
ہیولانی وہ عماء ہے اور یہ خطوط شعاعیہ کا احاطہ وہ قہر ہے جسکا اشارہ فرمایا ہے
اللہ تعالے نے ہو القاہر فوق عبادہ **چھٹی حدیث** آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے
روحانی اشارہ سے اس فقیر سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ حق کی مراد ہے کہ تجھ میں
جمع ہوئی شے امت مرحومہ کے جمع کری **ساتویں حدیث** میں نے رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا روحانی کہ میرے واسطے تسبب بہتر ہے یا ترک اسباب تو
آپ سے میری روح کو ایسا فیض ہوا جس سے میرا دل سرد ہو گیا اسباب و اولاد سے پھر منکشف
ہوا بعد ایک ساعت کے تو میں نے دیکھا کہ میری طبیعت تو اسباب کی جانب راغب ہے اور
میری روح تفویض کیطرف مائل ہے **آٹھویں حدیث** میں نے روحانی سوال کیا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے اس سر کا کہ شیخین رضی اللہ عنہما کو حضرت علی رضی اللہ عنہ پر کیوں
فضیلت ہے باوصفیکہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ و رضی اللہ عنہ ان سے نسب میں
اشرف اور حکم میں قضا اور دلمیں شجاع زیادہ ہیں اور جتنے صوفیہ ہیں سب ان سے نسبت
رکھتے ہیں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے میرے دل کو فیض ہوا کہ آپکے
واسطے دو وجہیں ہیں ایک ظاہر اور ایک باطن ظاہر تو لوگوں میں عدل قایم کرنا اور انکی تالیف
اور انکو ارشاد ظاہر شریعت کا کرنا اور یہ دونوں خلیفہ آپکے واسطے بمنزلہ جوارح کے ہیں اس امر میں اور
آپ کی دوسری جہت باطن ہے فنا اور بقا کی طرف اور جسقدر علوم مرویہ ہیں
سب منبع وجہ ظاہری کی ہیں **نویں حدیث** میں نے شیعہ مذہب کا
سوال روحانی کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے تو ایما فرمایا کہ

ان مذهبهم باطل وبطلان مذهبهم يعرف من لفظ
الامام ولما افقت عرفت الامام عندهم هو المعصوم المفترض
الطاعة الموحى اليه وحيا باطنيا وهذا هو معنى النبي فمذهبهم
مستلزم انكار ختم النبوة قبحهم الله تعالى **الحديث العاشر**
سألته صلى الله عليه وسلم من هذه المذاهب وهذه الطرق
ايما اولى عنده بالاخذ واحب ففاض على قلبي منه
ان المذاهب والطرق كلها سواء لا فضل لواحد
على الاخر **الحديث الحادي عشر** رايت العلماء
المحدثين العاملين بعلمهم المهذبين للطائفهم
البارزة احب عنده صلى الله عليه وسلم من كثير من
الصوفية الذين يفضلونهم بتهذيب لطائفهم الكامنة
ولا يفضلونهم في تهذيب لطائفهم البارزة **الحديث
الثاني عشر** اصابتني مجاعة فدعوت الله
ان يكشفها فرايت روحه الكريمة صلى الله عليه
وسلم نزلت من السماء معها رغيف كان الله تعالى
امره ان يطعمني ذلك الرغيف فاعطانيه فانكشف
الحاجة آخر ذلك اليوم او اول الغد والله اعلم
الحديث الثالث عشر عطشت ليلة من الليالي
فالهم بعض اصحابنا ان يهدي الي اناء من لبن فشربته
ثم نمت على الوضوء فرايت روح النبي صلى الله عليه وسلم
فاومأ الي اني انا الذي ارسلت اللبن والقيت الخاطر
في قلب الرجل **الحديث الرابع عشر** اخبرني الذي
انه راى النبي صلى الله عليه وسلم في المنام فبايعه ولقنه
النفي والاثبات على طريقة الصوفية فبايعني
كما بايعه النبي صلى الله عليه وسلم ولقنني كما لقنه النبي

اُن کا مذہب باطل ہے اور اوسکا بطلان لفظ امام سے پہچانا جاتا
ہے جب مجکو افاقہ ہوا تو مین نے جانا کہ اُن کے نزدیک امام اُس شخص
کو کہتے ہین جو معصوم ہو اور اوسکی اطاعت فرض ہے اور اوسپر وحی
باطنی ہوتی ہو اور یہ سب تعریف نبی کی ہے پس اُن کا مذہب
مستلزم ہے انکار ختم نبوت کا قبحہم اللہ تعالی **دسوین حدیث** مینے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ ان مذہبون اور ان
طریقون سے آپکے نزدیک کونسا اولی اور بہت پسند ہے تو آپکی
طرف سے میرے قلب مین فیض ہوا کہ سب مذاہب اور سب طریقے برابر ہین
مین کسی کو کسی پر فضیلت نہین **گیارہوین حدیث** مین نے
دیکھا کہ علما محدثین جو اپنے علم پر عمل کرتے ہین اور اپنے ظاہری لطائف
کی تہذیب کرتے ہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت محبوب ہین اُن اکثر
صوفیون سے جو فضیلت رکھتے ہین اون پر ساتھ تہذیب لطائف باطنی اپنی
کے اور فضیلت نہین رکھتے ہین اون پر بیچ تہذیب لطائف ظاہری اپنی کے
بارہوین حدیث ایک بار مجکو بھوک نے ستایا مین نے اللہ سے دعا کی کہ اسکا
جاتا کرے تو مینے روح مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آسمان سے روٹی
لیے نازل ہوئی گویا خدا نے حکم دیا ہے کہ مجھے وہ روٹی کھلادین پس آپ نے
عنایت کی کہ وہ میری حاجت رفع ہوگئی اُسی دن یا دوسرے روز کے اول وقت
واللہ اعلم **تیرہوین حدیث** ایک رات مین پیاسا تھا تو ہمارے دوستون مین سے
ایک کو الہام ہوا کہ میرے واسطے ایک برتن مین دودھ تحفہ کرکے لایا مین نے
وہ پی لیا پھر مین باوضو سو رہا تو مین نے روح مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو
دیکھا آپنے اشارہ فرمایا کہ ہم نے ہی وہ دودھ بھیجا تھا اور اُس شخص کے
دل مین ڈالا تھا **چودھوین حدیث** جناب والد نے مجھسے کہا کہ مین نے خواب
مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور بیعت کی اور آپنے مجکو نفی اثبات
کا طریقہ تلقین کیا بطور صوفیہ کے اور جناب والد نے بیعت لی مجھسے
اُسی طرح اور اُسی طرح تلقین کیا ذکر نفی و اثبات کا

صلی اللہ علیہ وسلم **الحدیث الخامس عشر** اخبرنی والدی انہ کان مریضا فرای النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی النوم فقال کیف حالک یا بنی ثم بشرہ بالشفاء واعطاہ شعرتین من شعر لحیتہ فتعافی من المرض فی الحال وبقیت الشعرتان عندہ فی الیقظۃ فاعطانی احدھما فھی عندی **الحدیث السادس عشر** امرنی سیدی الوالد بھذہ الصلوۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم اللھم صل علی محمد ن النبی الامی والہ وبارک وسلم وقال قرأتھا فی المنام علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاستحسنھا **الحدیث السابع عشر** اخبرنی سیدی الوالد قال اخبرنی شیخی السید عبد اللہ القاری قال حفظت القران علی قاری زاھد کان یسکن فی البریۃ فبینا نحن نتدارس القران اذ جاء قوم من العرب یقدمھم سیدھم فاستمع قراءۃ القاری وقال بارک اللہ ادیت حق القران ثم رجع وجاء رجل اخر بذلک الزی فاخبرنی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اخبرھم البارحۃ انہ سیذھب الی البریۃ الفلانیۃ لاستماع قراءۃ القاری ھناک فعلمنا ان السید الذی کان یقدمھم ھو النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال وقد رایتہ بعینی ھاتین واللہ اعلم **الحدیث الثامن عشر** اخبرنی سیدی الوالد انہ اراد فی ابتداء طلبہ ان یلتزم دوام الصیام ثم تردد فی ذلک لاختلاف العلماء فیہ فتوجہ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فراہ فی النوم کانہ اعطاہ رغیفا قال فقال ابو بکر الصدیق رضی اللہ عنہ

پندرھوین حدیث مین نے جناب والد سے سنا کہ وہ بیمار ہوئے تو خواب مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے فرمایا کیف حالک یا بنی یعنے بیٹا تیرا کیا حال ہے پھر شفا کی خوشخبری دی اوسکو اور دو تار موے مبارک ریش کرم کے عنایت کئے اسیوقت وہ تندرست ہوگئے اور وہ دونون تار موئے مبارک جب جاگے تو موجود تھے اُن مین سے ایک مجھے دیا وہ میرے پاس موجود ہے **سولھوین حدیث** جناب والد نے مجھے فرمایا کہ درود شریف اس صیغہ سے پڑھا کرو اللھم صل علی محمد النبی الامی والہ وبارک وسلم اور کہا مین نے خواب مین پڑھا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پسند کیا ❊ **سترھوین حدیث** مجھسے بیان کیا جناب والد نے کہ ہمین خبر دی سید عبد اللہ قادری نے کہ مین نے حفظ کیا قرآن شریف قاری ایسے سے کہ وہ بیابان مین رہتے تھے اس اثنا مین کہ ہم دور کر رہے تھے قرآن شریف کی کہ ایک قوم آئی عرب کی کہ اُن کا سردار اُنکے آگے تھا قاری صاحب کی قرأت سنی اور اوس سردار نے فرمایا بارک اللہ قرآن شریف کا تمنے حق ادا کیا پھر وہ تشریف لیگئے اور ایک اور شخص اوسی صورت مین آیا اور کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کل شب کو فرمایا تھا اُن لوگون سے کہ تشریف لیجاوین گے فلانے بیابان مین قاری کی قرأت سننے کو تو ہم نے جانا کہ جو سردار قوم کے آگے آگے تشریف لائے تھے وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم تھے اور کہا مین نے بیشک دیکھا ہے اُن کو ان دونون آنکھون سے **اٹھارھوین حدیث** مجھسے فرمایا جناب والد نے کہ مین نے ابتداء طلب مین ارادہ کیا ہمیشہ روزہ رکھنے کا پھر تردد ہوا اس مین کہ علماء کا اس مین اختلاف ہے تو مین نے توجہ کی طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مین نے آپکو خواب مین دیکھا کہ گویا مجھے روٹی عنایت کی ہے تو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا

الهدایا مشترکة فقدمته الیه فاخذ منه کسرة ثم قال عمر رضی الله عنه الهدایا مشترکة فقدمته الیه فاخذ منه کسرة ثم قال عثمان رضی الله عنه الهدایا مشترکة فقلت ان قسمتم الرغیف بینکم فای شیء یبقی لهذا الفقیر فامسک

الحدیث التاسع عشر اخبرنی سیدی الوالد انه رکب فی رمضان الی مکان فاصابه الحر والتعب فنعس فی تلک الحالة فرای النبی صلی الله علیه فاعطاه طعاما لذیذا متخذا من الارز والحلاوة والزعفران والسمن فاکل حتی شبع واعطاه ماء باردا فشرب حتی روی ثم استیقظ ولا جوع له ولا عطش وفی یده ریح الزعفران

الحدیث العشرون اخبرنی سیدی الوالد قال بلغنی ان النبی صلی الله علیه وسلم قال انا املح واخی یوسف اصبح فتحیرت فی معناه لان الملاحة توجب قلق العشاق اکثر من الصباحة وقد روی فی قصة سیدنا یوسف علیه السلام ان النساء قطعن ایدیهن حین راینه وان الناس ماتوا عند رویته ولم یروَ عن نبینا صلی الله علیه وسلم من هذا الباب شیء فرایت النبی صلی الله علیه وسلم فی المنام فسألته عن ذلک فقال جمالی مستور عن اعین الناس غیرة من الله عز وجل لو ظهر لفعل الناس اکثر مما فعلوا حین راوا یوسف

الحدیث الحادی والعشرون اخبرنی سیدی الوالد قال رایت النبی صلی الله علیه وسلم فی الرویا وظهر علی فی تلک الحالة بعض الکمالات الالهیة الظاهرة به

الہدایا مشترک یعنے تحفہ مین اور بہی شریک ہین مین اُن کے روبرو لیگیا انہون نے اُس مین سے ایک ٹکڑا لیلیا پہر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا الہدایا مشترک مین اُن کے سامنے لیکے حاضر ہوا انہون نے بہی ایک ٹکڑا اسمین سے لیلیا پہر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا الہدایا مشترک پہر مین نے کہا کہ اگر روٹی تمنے آپس مین تقسیم کر لی تو اس فقیر پاس کیا رہیگا تو خاموش ہو نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ

انیسوین حدیث ۱۹ خباب والد نے بیان کیا کہ ماہ رمضان شریف مین کہین جلنے کو سوار ہوا مین تو گرمی و تکلیف بہی بہت ہوئی مین سو گیا اوس حال مین تو زیارت ہوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی آپنے کہانا لذیذ عنایت کیا کہ چانول اور قند و زعفران او رگھی سے طیار ہوا تھا وہ کہایا اور سیر ہوا او ر پانی سرد عطا فرمایا اُسے پیا تشنگی دفع ہوئی پہر جب جاگا تو نہ بہوک تہی نہ پیاس اور ہاتھون سے زعفران کی خوشبو چلی آتی تہی

بیسوین ۲۰ حدیث مجہسے ذکر کیا جناب والد نے کہ مین نے سُنا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے انا املح واخی یوسف اصبح یعنے مجھہ مین ملاحت زیادہ ہے اور میرے بھائی یوسف مین صباحت زیادہ تہی تو اسکے معنے مین مجہکو حیرت ہوئی اس واسطے کہ ملاحت تو اور زیادہ عاشقون کو بیقرار کرتی ہے صباحت سے اور حضرت یوسف علیہ السلام کے قصہ مین روایت ہے کہ زنان مصر نے جب اُن کا جمال دیکھا تو ہاتھہ کاٹ لئے اور لوگ اُن کو دیکھکر مر گئے اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے تو اس باب مین کوئی ایسی روایت نہین ہے تو مین نے خواب مین دیکھا اور سوال کیا اس امر کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے آپنے فرمایا میرا جمال لوگون کی آنکھون سے اللہ نے غیرت کی وجہ سے چہپا رکھا ہے اگر آشکار جلوہ گر ہو تو اوس سے زیادہ حال لوگون کا ہو جو یوسف علیہ السلام کو دیکھہ کر ہوا تھا

اکیسوین ۲۱ حدیث جناب والد نے مجہسے کہا کہ مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا اور اس حالت مین مجہپر ظاہر ہوئی بعضے کمالات الٰہیہ ظاہرہ

علی الاسودین التمر والماء قال اضافنا شیخنا الحافظ ابو العلاء الهمدانی بها علی الاسودین التمر والماء قال اضافنا الشیخ ابو بکر هبة الله بن الفرج الکاتب المعروف بابن اخت الطیب الهمدانی علی الاسودین التمر والماء قال اضافنا ابو جعفر محمد بن حسین

صلی اللہ علیہ وسلم فوقعت ساجدا بین یدیہ
فعض علی اصبعہ ومنعنی عن السجود بذلک
الحدیث الثانی والعشرون اخبرنی سیدی الوالد
قال کنت اصنع فی ایام المولد طعاما صلۃ بالنبی
صلی اللہ علیہ وسلم فلم یفتح لی سنۃ من السنین
شیٔ اصنع بہ طعاما فلم اجد الاحمصا مقلیا فقسمتہ
بین الناس فرایتہ صلی اللہ علیہ وسلم وبین یدیہ
ہذہ الحمص متبہجا بشاشا **الحدیث الثالث**
والعشرون اخبرنی سیدی الوالد قال رایت علیا
رضی اللہ عنہ فی النوم فسألتہ عن نسبتی القلبیۃ
ہل ہی نحو مما کنتم تکسبونہ فی صحبۃ النبی صلی اللہ
علیہ وسلم قال توجہ الی قلبک واستحضر نسبتک
فاستحضرتہا فقال ہی ہی **الحدیث الرابع والعشرون**
اخبرنی سیدی الوالد قال رایت صلی اللہ علیہ وسلم
فی المنام فتصرف فی نفسی فعبرت المقامات حتی
وصلت الی موضع لا یتجاوزہ الا نبیٌّ فاخذ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روحی فی ضمن روحہ
فرایت بحرا من النار ثم ظہرت المقامات السابقۃ من
من الصبر والتوکل ونحوہما الا ان ہذہ اصول
وہالاولی فروع **الحدیث الخامس و**
العشرون اخبرنی سیدی الوالد قال
رایت فی المنام النبی صلی اللہ علیہ وسلم
جالسا مراقبا فی مسجد من یاقوت شفاف
اری باطنہ من ظاہرہ والصحابۃ والاولیاء جالسون
متحلقون عندہ فلما وصلت الباب قام سیدی

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تو مین سجدہ مین گر پڑا آپ نے اونگلی
دانتون مین دبائی اور سجدے سے منع کیا **بائیسوین حدیث**
جناب والد فرماتے تھے کہ مین ایام مولود مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے کہانا پکوایا کرتا تھا میلاد شریف کی خوشی کا ایک سال کچھہ پاس
نہ تھا کہ کہانا پکواؤن کچھہ میسر نہ آیا مگر چنے بہنے ہوئے وہی مین نے
لوگون کو تقسیم کیے تو کیا دیکھتا ہون کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے روبرو وہ بہنے چنے رکھے ہوئے ہین اور آپ
بہت شاد وبشاش ہین **تیئسوین حدیث** جناب
والد نے کہا کہ مین نے حضرت علی رضی اللہ
عنہ کو خواب مین دیکہا اور سوال کیا اپنے قلب کی نسبت کا کہ
وہ جو آپ صحبت نبی صلی اللہ علیہ وسلم مین نسبت حاصل کیا کرتے
تھے وہ ایسے ہی ہوتی تہی فرمایا اپنے قلب کی طرف متوجہ
ہو اور اپنی نسبت کا استحضار کر تو مین نے اپنی نسبت مستحضر
کی پہر آپ نے فرمایا ہی ہی یعنے وہی ہے **چوبیسوین حدیث**
جناب والد نے مجھسے فرمایا کہ مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو
خواب مین دیکہا آپ نے متصرف فرمایا میری نفس مین تو مین عبور
کر گیا سب مقامون کو یہانتک کہ ایسے مقام مین پہنچا کہ اُس سے آگے
سوائے نبی کے اور کوئی نہین جاتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے میری روح کو اپنی روح مکرم کے ضمن مین لے لیا مین نے دیکہا ایک
دریا آگ کا پہر ظاہر ہوئے پہلے مقام صبر وتوکل وغیرہ کے مگر
یہ اصول ہے اور پہلے فروع **پچیسوین حدیث**
جناب والد سے مین نے سُنا ہے وہ کہتے تھے کہ مین نے خواب
مین دیکہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مراقبہ مین بیٹھے ہوئے ہین ایک
مسجد مین یاقوت شفاف کی کہ جسکے باہر سے اندر کا سب حال معلوم ہوتا
ہے اور صحابی اور اولیا آپ کے پاس حلقہ کئے بیٹھے ہین جب مین دروازہ پر پہنچا

عبد القادر الجیلی والشیخ بهاء الدین النقشبندی
فجاءالی وتذاکرا فی فقال سیدی عبد القادر انا اولی
به لان اباءه کانوا اخذین بطریقتی وقال الشیخ بهاء
الدین انا اولی به لانه تولی بروحانیة جدّ ابی امه
وکان اخذ بطریقتی ثم اصطلحا علی ان یتولی لی
اولا الشیخ بهاء الدین ویفید نی بعد ذلک
سیدی عبد القادر بما شاء ثم ادخلنی المسجد الشیخ
بهاء الدین واجلسنی بین یدی النبی صلی الله علیه وسلم
فلما فتح النبی صلی الله علیه وسلم بصره کنت اول
من وقع بصره علیه

الحدیث السادس والعشرون

اخبرنی سیدی الوالد قال شککت فی نسب
رجل یدعی السیادة فرایت النبی صلی الله
علیه وسلم مستلقیاً علی سریر ورایت الرجل
مستلقیا تحت السریر فقال النبی صلی الله علیه وسلم
لو لا نسبه لم یکن ههنا

الحدیث السابع والعشرون

اخبرنی سیدی الوالد قال کان رجل من اصحابنا
لا یمتز التنباک ولکنه کان قد هیأ القلة لاضیافه
فرای النبی صلی الله علیه وسلم فی النوم او الیقظة
لا ادری ای ذلک کان مقبلا الیه ثم اعرض وخرج
من ذلک المکان قال فشذ فشذذت الیه وقلت
یا رسول الله ما ذنبی فقال فی بیتک القلة ونحن نکرهها

الحدیث الثامن والعشرون

اخبرنی سیدی
الوالد قال کان رجلان من الصلحین احدهما عالم عابد
والاخر عابد لیس بعالم فرایا النبی صلی الله علیه وسلم
فی ساعة واحدة علی صورة واحدة کانه اذن للعابد ان

تو حضرت سید عبد القادر جیلانی اور شیخ بہاؤ الدین نقشبند کہڑے
ہوئے اور میری طرف تشریف لائے اور دونو حضرات مین یہ باتین ہوئین
کہ حضرت سید عبد القادر نے فرمایا مین اولی ہون اس شخص کے لینے
مین اسلئے کہ اسکے آبا میرے سلسلہ مین ہین اور حضرت شیخ بہاؤ الدین
نے فرمایا مین اولی ہون اسکے لینے مین کہ اس کی تربیت اسکے
نانانے کی ہے اور وہ میرے طریقہ مین تھا پہر دونون حضرات
کی صلح ہوئی اس امر پر کہ اول حضرت شیخ بہاؤ الدین میری تربیت
کرین بعد اس کے حضرت سید عبد القادر جو چاہین افادہ فرمائین
پہر مجھکو داخل کیا حضرت شیخ بہاؤ الدین نے مسجد مین اور بیٹھایا
روبرو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پہر جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
انکھ کہولی تو سب سے پہلے میرے پر نظر ڈالی

۲۶ چھبیسوین حدیث

جناب والد کہتے تھے کہ مجھکو شک تھا ایک شخص کی نسب مین وہ کہتا تھا
مین سید ہون تو مین نے دیکھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سریر پر لیٹے ہوئے
ہین اور وہ شخص نیچے سریر کے لیٹا ہوا ہے اور آپنے فرمایا اگر اسکا نسب نہوتا
تو یہان نہوتا

۲۷ ستائیسوین حدیث

جناب والد کا بیان ہے
کہ ہمارے یارون مین سے ایک شخص حقہ خود تو نہ پیتا تہا لیکن اُس نے
مہمانون کے واسطے بنا رکھا تہا تو اس نے دیکھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو
سوتے مین یا بیداری مین یہ دریافت نہین کہ آپ تشریف لائے اوسکی
طرف اور منہہ پھیر لیا اور اس مکان سے باہر تشریف لیگئے اور کہا
اُس نے اب گریزان ہوئے مین بہی آپکے پیچھے دوڑا اور عرض کیا
یا رسول اللہ مجھہ سے کیا خطا ہوئی فرمایا تیرے گھر مین حقہ ہے اور
ہمکو برا معلوم ہوتا ہے

۲۸ اٹھائیسوین حدیث

جناب والد نے
مجھسے کہا کہ دو آدمی صالحین مین سے تہے ایک شخص تو عالم بہی تہا اور عابد
بہی اور دوسرا عابد تو تہا عالم نہ تہا دونون نے زیارت کی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی ایک ہی وقت مین اور ایک ہی صورت مین تو گویا عابد کو اجازت دی

يدخل في مجلسه ولم يأذن للعالم فسأل العابد بعض
القوم عن ذلك فقال هو يمد التنباك في النبي صلى الله
عليه وسلم يكرهه فلما كان الغد دخل على العالم فوجده
يبكي لما رأى الليلة فأخبره عن السبب فتاب عن شربه
ثم رأيا النبي صلى الله عليه وسلم من الليلة الآتية على
صورة كأنه أذن للعالم وقربه منه **الحديث**
التاسع والعشرون بلغني عن سيدي العم أنه رأى
في المنام كأنه يمشي في طريق ليس فيها أحد قال فإذا
برجل يشير إلي أن تعال ثم قال يا بطيء السير أنا
علي أرسلني إليك رسول الله صلى الله عليه وسلم
لأوصلك إليه قال فسرنا حتى دخلنا على النبي صلى
الله عليه وسلم قال فجعل علي رضي الله عنه يدي تحت
يده ثم ناول النبي صلى الله عليه وسلم يده وقال
يا رسول الله هذه يد أبي الرضا محمد فبايع النبي صلى
الله عليه وسلم ثم قال علي رضي الله عنه أنا الواسطة
بين النبي صلى الله عليه وسلم وبين الأولياء و
الإشارة إليك قال ثم لقنني الأذكار **الحديث**
الثلاثون بلغني عن سيدي العم أنه قال رأيت
النبي صلى الله عليه وسلم في النوم فلم يزل
يدنيني منه حتى مست نفسه **الحديث الحادي**
والثلاثون أخبرني الشيخ أبو طاهر عن
القشاشي أنه كتب إلى النبي صلى الله عليه وسلم
كتابا في بعض حاجاته صورته يا رسول الله صلى
الله عليه وسلم عليك أنت أقرب إلي مني
فبحق قربك مني وإن بعدت إلا ما شفعت

کہ مجلس مبارک مین داخل ہوا اور عالم کو اجازت نہوئی تو عابد نے بعضے
لوگون سے دریافت کیا کہ کیا سبب ہے عالم کو اجازت نہوئی تو انہون نے کہا
کہ حقہ پیتا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حقہ ناپسند فرماتے ہین
جب دوسرا دن ہوا تو یہ عابد اوس عالم کے پاس گیا تو دیکہا وہ رو
رہا ہے رات کے معاملہ سے کہ اجازت نہوئی تو اوس عابد نے اوسکا
سبب بتایا اوس عالم نے اوسی وقت حقہ سے توبہ کی پہر دوسری
شب دونو نے دیکہا ایسی صورت پر کہ گویا اذن دیا عالم کو اور اپنے
پاس بلایا اوسکو **انتیسوین حدیث** مین نے سنا ہے کہ
جناب چچا صاحب نے خواب مین دیکہا کہ جیسے وہ رستے مین جا رہے
ہین کہ اوس راہ مین اور کوئی نہین ہے کہ اس اثنا مین ایک مرد نے
اون کو اشارہ کیا میری طرف کہ میرے پاس آؤ پہر فرمایا ای سست چال
مین علی ہون مجہے تیری طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہیجا ہے
کہ مین تجہے آپکے پاس لے چلون تو کہا کہ ہم گئے اور داخل ہوئے حضور مین
صلی اللہ علیہ وسلم کے کہا پہر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے میرا ہاتہہ
اپنے ہاتہہ کے نیچے کرکے اور اپنا ہاتہہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو کیا اور کہا یا
رسول اللہ یہ ہاتہہ ابو الرضا محمد کا ہے پہر بیعت لی رسول اللہ علیہ وسلم نے پہر فرمایا حضرت علی رضی
اللہ عنہ نے مین واسطہ ہون نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان اور اولیاء اللہ
کے درمیان اور تیری طرف اشارت کیا پہر ذکر تلقین کئے **تیسوین**
حدیث جناب چچا صاحب فرماتے تہے کہ مین نے نبی صلی اللہ علیہ
وسلم کو خواب مین دیکہا پہر ہمیشہ اپنے نزدیک فرماتے رہے کہ مین قریب مین
آپکا نفس ہوگیا **اکتیسوین حدیث** مجہسے بیان کیا شیخ ابو طاہر نے
کہ قشاشی نے ایک عرضی لکہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی کسی حاجت
کے واسطے اوس کا مضمون یہ کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
آپ بہت اقرب ہین میری طرف مجہسے پس طفیل اپنے قرب کے
مجہسے اگرچہ مین بعید ہوا مگر آپنے میری شفاعت کی ہے اور

فی وفی قضاء حاجتی کلها الدنیویة والاخرویة وهو اجیٰ آمین فلما کان بعد هذا بستة اشهر رای سید محمد بن علوی النبی صلی الله علیه وسلم فی منام یقول سلّم علی احمد القشاشی وبشّره بالشفاعة ثم رای النبی صلی الله علیه وسلم فی اللیلة الآتیة وقال سلّم علی احمد القشاشی وقل له انه جلیسی فی الفردوس

الحدیث الثانی والثلثون

اخبرنی ابو طاهر قال اخبرنا الشیخ احمد النخلی قال امرنی الشیخ عیسی بن کنان الخلوتی ان اکون خلیفة له بمکة المشرفة وان یجتمع عندی السادة الخلوتیة بعد التهجد فیقرء والورد بقراءتی وکنت امیل بقلبی الی طریقة السادة النقشبندیة فثقل علی مخالفة الشیخ عیسی وصعب علی الحال فاستخرت الله تعالی وتوسلت بسید المرسلین صلی الله علیه وسلم فیسر الله تعالی فی ذلک العام زیارة نبیه صلی الله علیه وسلم فلما وصلت الی المدینة المشرفة نمت فی یوم الجمعة قبل الصلوة فرایت فی المنام کانی فی الروضة الشریفة من جهة راس النبی صلی الله علیه وسلم قبالة الباب الذی بین المحراب والقبر فاذا ارای النبی صلی الله علیه وسلم هو والخلفاء الاربعة رضی الله تعالی عنهم من جهة القبلة فی زیادة سیدنا امیر المؤمنین عثمان بن عفان رضی الله عنه التی زادها فی المسجد فبادرت مسرعا بالوصول الی النبی صلی الله علیه وسلم فقبلت یده الشریفة ثم ایدی الخلفاء واحدا بعد واحد فلما اتممت اخذنی النبی صلی الله علیه وسلم بیده الیمنی ورحلنی الی الروضة الشریفة والخلفاء معه

میری حاجتیں روا ہوئی ہیں سب دنیا اور آخرت کی اور جبریل دوست رکھتا ہے مجھکو آمین جب بعد اسکے چھٹے مہینے گذرے تو سید محمد بن علوی نے دیکھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں کہ آپ فرماتے ہیں کہ احمد قشاشی کو ہمارا سلام کہو اور شفاعت کی بشارت دو اور دوسری رات پھر دیکھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اور آپنے فرمایا ہمارا سلام کہو احمد قشاشی کو اور اُس سے کہو تو ہمارا ہمنشین ہے فردوس میں

بتیسوین حدیث

مجھسے کہا ابو طاہر نے کہ ہمکو خبر دی شیخ احمد نخلی نے یہ کہ امر کیا مجھے شیخ عیسیٰ بن کنان خلوتی نے کہ تو ہمارا خلیفہ ہو مکہ مشرفہ میں تیرے پاس جمع ہوں سادات خلوتیہ تہجد کے بعد اور ورد وظیفہ ہمارا پڑہیں اور میرا دل مائل تھا طریقہ حضرات نقشبندیہ کی طرف تو مجھپر بہت دشوار ہوئی مخالفت شیخ عیسیٰ کی اور میرا حال بہت پریشان ہوا میں نے اللہ تعالیٰ سے استخارہ کیا اور وسیلہ لیا سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کا تو آسان کی اللہ تعالیٰ نے اوسی سال میں زیارت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پھر جب میں پہنچا مدینہ مشرفہ کی طرف سو گیا جمعہ کے روز نماز سے پہلے تو میں نے خواب میں دیکھا کہ گویا میں روضہ منورہ میں ہوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سرہانے کی طرف سے آگے اوس دروازہ کے جو محراب مبارک اور روضہ مقدس کے بیچ ہے کہ اس میں دیکھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اور چاروں خلفا کو رضی اللہ تعالیٰ عنہم قبلہ کی طرف بیچ زیادتی حضرت امیر المومنین عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے جو انہوں نے مسجد میں بڑہایا تھا تو میں نے شتابی کی کہ جلدی سے پہنچوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک میں پہنچا اور دست بوسی کی پہلے آپکی پھر خلفا کی ایک کے بعد ایک کی جب میں دست بوسی سے فارغ ہوا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست راست مبارک سے مجھے پکڑا اور پھیرا روضہ منورہ کی طرف اور خلفا سب آپکے ساتھ تھے

واذا هناك سجادة جديدة مثل الذي يصلى عليها الامام
في المحراب مبسوطة عند راس القبر الشريفة محاذية
للصف الاول فقال النبي صلى الله عليه وسلم لي هذه
سجادة الشيخ تاج اجلس عليها وهذا الشيخ تاج رحمه الله
ونفعنا به في الدنيا والآخرة كان وليا لله عارفا به
اقام بمكة المشرفة الى حلول الف واربعين من الهجرة مدة
مديدة ومات به قال الشيخ احمد النخلي فهذه مشيخة
منه صلى الله عليه وسلم لي خاصة وان كان هو صلى الله عليه وسلم
شيخا لجميع المؤمنين والبس النخلي الخرقة للشيخ ابي طاهر
واجازه والبس ابو طاهر الخرقة لهذا الفقير واجازه

الحديث الثالث والثلثون اخبرني الشيخ ابو طاهر
قال اخبرنا الشيخ احمد النخلي قال اخبرنا شيخنا السيد
السند احمد بن عبد القادر قال اخبرنا الشيخ جمال الدين
القيرواني عن شيخه الشيخ يحيى الحطاب المالكي قال اخبرنا
عمي الشيخ بركات الحطاب عن والده عن جده الشيخ محمد
بن عبد الرحمن الحطاب شارح مختصر الخليل قال مشينا
مع شيخنا العارف بالله تعالى الشيخ عبد المعطي التونسي
لزيارة النبي صلى الله عليه وسلم فلما قربنا من الروضة
الشريفة ترجلنا فجعل الشيخ عبد المعطي يمشي خطوات
ويقف حتى وقف تجاه القبر الشريف فتكلم بكلام
لم نفهمه فلما انصرفنا سألناه عن وقفاته فقال كنت
اطلب الاذن من رسول الله صلى الله عليه وسلم في القدوم
عليه فاذا قال لي قدم قدمت ساعة ثم وقفت وهكذا
حتى وصلت اليه فقلت يا رسول الله اكلما رواه البخاري
عنك صحيح فقال صحيح فقلت لم اروه عنك يا رسول الله

تو دیکھا وہان ایک نیا مصلے ہے وہ جا نماز ایسی ہے جسپر امام محراب
مین نماز پڑہتا ہے وہ روضہ منورہ کے سرہانے کے قریب بچھا ہوا ہے
مقابل صف اول کی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ مصلے
شیخ تاج رحمہ اللہ کا ہے اس پر بیٹھ جاؤ اور شیخ تاج اللہ رحم کرے اونپر اور
انکے طفیل ہمکو نفع پہنچائے دنیا اور آخرت مین تھے ولی اللہ عارف باللہ
کہ اقامت کی مکہ شریف مین سنہ ایکہزار چالیس تک اور بہت مدت
مکہ شریف مین رہے اور وہین انتقال کیا شیخ احمد نخلی کا بیان
ہے کہ یہ مشیخت ہمکو خاص ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اور انحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم اگرچہ خود مین شیخ تمام مومنوں کے اور پہنایا شیخ احمد
نخلی نے خرقہ شیخ ابو طاہر کو اور اُن کو اجازت دی اور شیخ ابو طاہر نے
خرقہ پہنایا اس فقیر کو اور اُسکی اجازت دی **۳۳ تینتیسوین حدیث**
خبر دی مجکو شیخ ابو طاہر نے کہا خبر دی ہمکو شیخ احمد نخلی نے کہا خبر دی
ہمکو شیخنا سید السند احمد بن عبد القادر نے کہا خبر دی ہمکو شیخ جمال الدین
قیروانی نے اپنے پیر شیخ یحیی حطاب مالکی سے کہا خبر دی ہمکو ہمارے
چچا شیخ برکات حطاب نے اپنے والد سے دادا شیخ محمد بن عبد الرحمن
حطاب سے جنہوں نے شرح کی ہے کتاب مختصر الخلیل کی کہا ہم گئے اپنے
پیر عارف باللہ شیخ عبد المعطی تونسی کے ہمراہ واسطے زیارت نبی صلی
اللہ علیہ وسلم کے جب ہم قریب پہنچے روضہ منورہ کے تو پیادہ ہوئے
تو شیخ عبد المعطے کا یہ حال تھا کہ چند قدم چلتے اور ٹہیر جاتے یہانتک
کہ روبرو روضہ منورہ کے پہنچے تو کچھہ اس طرح کلام کیا کہ ہماری سمجھہ مین
نہ آیا پھر جب ہم وہان سے پہر آئے تو ہمنے وہ انکے ٹہیر جانے کا سبب پوچھا تو
انہون نے فرمایا کہ مین اذن چاہتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپکی حضور مین
حاضر ہونیکا جب آپ نے ہر قدم پر اذن دیا تو مین چلتا تھا ایک ساعت اور پہر ٹہیر جاتا تھا
یہانتک کہ حضور مین حاضر ہوا اور مین نے عرض کیا یا رسول اللہ جو بخاری نے آپ سے
حدیثین روایت کی ہین وہ صحیح ہین آپنے فرمایا صحیح ہین مین نے عرض کیا مین نے آپ سے

قال ابو معنی وقد اجاز الشیخ عبد المعطی نفعنا الله تعالی به الشیخ محمد الخطاب ان یرویه عنه وهکذا کل واحد اجاز من بعده واجاز سید احمد بن عبد القادر النخلی یرویه عنه بهذا السند واجاز النخلی لابی طاهر واجاز ابو طاهر لنا قلت ووجدت هذا الحدیث بخط الشیخ عبد الحق الدهلوی باسناده عن الشیخ عبد المعطی بمعناه وفیه فلما فرغ من الزیارة وما یتعلق بها سال ان یروی عنه صلی الله علیه وسلم صحیح البخاری وصحیح مسلم فسمع الاجازة من النبی صلی الله علیه وسلم فذکر صحیح مسلم ایضا

الحدیث الرابع والثلثون

اخبرنا ابو طاهر عن الشیخ احمد النخلی عن البابلی عن سالم عن النجم الغیطی عن الشمس محمد بن محمد بن العثمانی انه رای النبی صلی الله علیه وسلم فی النوم فی مکة وقرأ علیه اول سورة النحل فاجاز له ان یرویه روایة سورة النحل وسائر القران واجاز لنا ابو طاهر

الحدیث الخامس والثلثون

شابکنی السید عمر بن بنت الشیخ عبد الله بن سالم وقال شابکنی جدی وقال شابکنی الشیخ محمد بن محمد بن سلیمان وقال شابکنی فمن شابکنی دخل الجنة اذ بذلک شابکنی شیخنا الجزائری وبذلک شابکه ابو عثمان المقریٔ وبذلک شابکه سید احمد محجی وبذلک شابکه ابو سالم التازی عن سید صالح الزواوی عن عز الدین بن جماعة عن الشیخ محمد شیرین عن الشیخ سعد الدین الزعفرانی

اسکو روایت کرون یا رسول اللہ آپنے فرمایا روایت کر اور سے مجھسے اور تحقیق اجازت دی شیخ عبد المعطی نے خدا انکے طفیل ہمکو نفع بخشے شیخ محمد خطاب کو کہ یہ اُن سے روایت کرے اور اسی طور ہر ایک نے اجازت دی اسکو جو اُسکے بعد ہے اور اجازت دی سید احمد بن عبد القادر نے نخلی کو کہ روایت کرے اوسکو اُن سے ساتھ اس سند کے اور اجازت دی نخلی نے ابو طاہر کو اور اجازت دی ابو طاہر نے ہمکو مین کہتا ہون اور پایا مین نے اس حدیث کو ہاتھ سے لکھی ہوئی شیخ عبد الحق محدث دہلوی کے ساتھ اس سند کے جو اُن کی ہے شیخ عبد المعطی سے اُسی کے معنون مین اور بیچ اوسکے ہے کہ جب فراغت ہوئے زیارت سے اور جو اُس سے متعلق ہے تو سوال کیا اس امر کا کہ روایت کرے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح بخاری کو اور صحیح مسلم کو تو سنی اجازت شیخ عبد الحق محدث دہلوی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے تو اُس مین ذکر صحیح مسلم کا بھی ہے

چونتیسوین حدیث

خبر دی ہمین ابو طاہر نے شیخ احمد نخلی سے اُس نے بابلی سے اُس نے سالم سے اُس نے نجم غیطی سے اُس نے شمس محمد بن محمد بن عثمانی سے کہ اُس نے دیکھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین بیچ مکہ شریف کے اور پڑہی آپ سے اول سورہ نحل کے پس اجازت دی راوی کو روایت سورہ نحل کی اور تمام قرآن شریف کی اور ہمکو اجازت دی ابو طاہر نے

پینتیسوین حدیث

مشابکہ کیا مجھ سے سید عمر بن بنت شیخ عبد اللہ بن سالم نے اور کہا مجھسے مشابکہ کیا میرے جد نے اور کہا مجھسے مشابکہ کیا شیخ محمد بن محمد بن سلیمان نے اور کہا مجھسے مشابکہ کر جنے مجھسے مشابکہ کیا داخل ہوا جنت مین اس واسطے کہ اس امر پر مشابکہ کیا ہے ہمارے پیر جزایری اور اسی امر پر مشابکہ کیا اُن سے ابو عثمان مقری نے اور اسی پر اُن سے مشابکہ کیا سید احمد محجی نے اور اسی پر مشابکہ کیا اُن سے ابو سالم تازی نے سید صالح زواوی سے عز الدین بن جماعت سے شیخ محمد شیرین سے شیخ سعد الدین

منہ ف اسمٰعیل ومن اضاف سبعۃ غلقت عنہ سبعۃ ابواب جہنم ومن اضاف ثمانیۃ فتحت لہ ثمانیۃ ابواب الجنۃ ومن اضاف تسعۃ کتب اللہ حسنات بعدد من عصاہ من اول یوم خلق اللہ الدنیا

كما اتفق له رأيت في المنام قوما تشاجروا فيما بينهم وتضاربوا وتشاتموا وتمثل حالهم في ذلك حيوانا تشبيها بانصب فأخذت قصبة لأقتله بها واشتدت خلقه فالتفت إلي أن قتلتني تمثل الشر حيوانا أشد خبثا مني فعجبت منه والتجأت إلى سيدنا لوط عليه السلام فحدث معي ساعة وآنسني حتى ذهب عني ما كنت أجده في نفسي وكان من جملة حديثه حينئذ أن قال إنما كنا معشر الرسل ننهى الأمم عن مثل هذه الشرور التي إذا وجدت لا تزول أبدا إنما تنقلب من طور إلى طور ومن صورة إلى صورة وعند هذا انتهت الرسالة والحمد لله أولا وآخرا وظاهرا وباطنا تمت بعون الله الملك الوهاب والصلوة والسلام على رسوله محمد البشير بالثواب والنذير بالعقاب وعلى آله وأصحابه الذين عدوا بيسير الحساب وأوتوا الحكمة وفصل الخطاب

مجھکو تلقین کیا جس طرح حضرت زکریا نے اُنکو تلقین کیا تھا
مینے دیکھا خواب مین کچھ لوگ آپس مین نزاع کر رہے ہین
اور اُنکا حال مشابہ ایک حیوان کے ہوا ہے جیسے بڑا گوہ تو
مین نے ایک لکڑی لی کہ اُسکو مار ڈالون اور دوڑا اُسکے پیچھے
تو اُسنے مجھے دیکھکر کہا اگر مجھے مارے گا تو شر مجھ سے زیادہ حیوان
کی تمثال بنجائے گا خبث مین تو مین عجب مین آگیا اور التجا کی
حضرت لوط علیہ السلام سے اُنہون نے باتین کین ایک ساعت
مجھ سے اور محبت کی تو وہ ڈر میرے دل سے جاتا رہا اور وہ جو
اُنہون نے باتین کین اس مین یہ بھی کہا کہ ہم گروہ رسولون کے ہین
اپنی امتون کو منع کرتے تھے ایسی شرون سے اگر ہم دفع نکرتے تو
ہمیشہ رہتا منقلب ہوتے چلے گئے ایک طریقے سے دوسرے طریقے پر
اور اب رسالہ ختم ہوا الحمد للہ اولاً و آخراً و ظاہراً و باطناً تمام شد

رسالهٔ انفاس نفیسه

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بدان ارشدک اللہ تعالے فی الدارین اے طالب صادق وای مرید عاشق ہر گاہ
کہ حق سبحانہ تعالیٰ بندہ را بمحض عنایت خود بمضمون حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم
التائب من الذنب کمن لا ذنب لہ است مشرف گرداند باید کہ ہمگی ہمت
مصروف بران دارد کہ ہیچ لحظہ بلکہ لمحہ بے یاد کردن آنحضرت جل ذکرہ نباشد
و دائم عمر در طاعت و عبادت او صرف کند و بیاد مشغول باشد + سخن
نخست موعظت پیر صحبتم این است + کہ از مصاحب ناجنس احتراز
کنید + بدان کہ ناجنس جماعتے اند کہ در طریق این کس نباشند یا کسانی اند کہ روی
از خدا گردانیدہ دنیا را قبلہ خود ساختہ اند ایشان را نیز احمق مے نامند + شعر

زاحمقان بگریز چون عیسےٰ گریخت		صحبت احمق بسے خونہا بریخت

اکابر طریقت قدس اللہ ارواحہم ضرر مصاحبت این جماعت را دریافتہ اند و مریدان
خود را درینباب مبالغہ تمام نمودہ اند عزیزی از سر شفقت قسم یاد کردہ میگوید شعر

ای بذات پاک الله الصمد + بہ بود مار بدی از یار بد + مار بد جان میستاند از سلیم +
یار بد آرد سوی نار جحیم + عزیزی دیگر میفرماید ؎ بگریز از ایشان اگرچہ باشند خویشان
ہر رخ ہر کس نبود داغ غلامی زد دست + گر پدر من بود دشمن و اغیارم دوست
چون این مقدمہ معلوم شد دیگر پنج وقت نماز را در وقت بجماعت باید گذارد کہ حضرت
رسالت صلے اللہ علیہ وسلم در باب جماعت مبالغہ و تاکید بسیار کردہ اند کہ ان
فی الجماعة رحمة ؎ نادرست آنکہ مرد تنہا رو + لطف حق افگند بر وپرتو +
چون عمل خفتن را بجماعت ادا کند بخانہ بیاید متوجہ قبلہ نشیند تا زمانیکہ خواب غلبہ کند آنگاہ سہ
نوبت کلمہ شہادت و سہ بار قل ہو اللہ احد و سہ بار قل اعوذ برب الفلق و سہ بار قل
اعوذ برب الناس بخواند و بر کف دست بدمد و بر اعضای خود بمالد و ثواب آن را
با اہل قبور کہ منتظر خیر زندگان اند بخشد تا بسبب آن آسایش بر ایشان میرسد حق سبحانہ تعالی
بر و بخشایش رحمت کند کہ حضرت رسالت صلے اللہ علیہ وسلم می فرمودند ارحم ترحم
؎ خدا را بر ان بندہ بخشایش ست + کہ خلق از وجودش در آسایش ست + بعد
ازان رو بطرف قبلہ بدست راست بخواب رود و ہر گاہ کہ از خواب بیدار گردد کلمہ
سبحان اللہ تا آخر بخواند بعد ازان طہارت سازد و در شستن ہر عضو سہ بار القادر
توبدیا دعاہائیکہ فرمودہ اند بعد از تمامی وضو این دعا را بخواند اللہم اجعلنی من التوابین
واجعلنی من المتطہرین واجعلنی من عبادک الصالحین واجعلنی من الذین
لاخوف علیہم ولاہم یحزنون بعد ازان دو رکعت نماز شکر وضو گذارد بعد ازان ملاحظہ اوقات
گذشتہ خود بکند کہ از سر غفلت نگذشتہ باشد شکر آن را بجا آورد و آنچہ از سر غفلت و بیکاری
گذشتہ باشد در حسرت و عذر تقصیر او شدہ بازگشت بحضرت حق سبحانہ و تعالی بکند تا توفیق
شکر زیادہ شود مضمون قول حضرت حق سبحانہ و تعالی لئن شکرتم لازیدنکم و این
کلمہ بازگشت سہ بار بزاری و بتضرع و خشوع ہر چہ تمامتر بگوید خداوندا بحضرت تو بازگشتم

از ہر بدی و تقصیری کہ برمن گذشتہ است از دانستہ و نا دانستہ اَشْہَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ یک بار
این را نیز بگوید ابیات چون بدرگاہ تو خود را در پناہ آوردہ ام + یا الٰہ العالمین
بار گناہ آوردہ ام + بر درت زین بار خود پشت دوتا آوردہ ام + عجز و زاری بر در
عالم پناہ آوردہ ام + من نمی گویم کہ بودم سالہا در راہ تو + ہستم آن گمرہ کہ اکنون رو براہ
آوردہ ام + چار چیز آوردہ ام حقا کہ در گنج تو نیست + نیستی و حاجت و عذر و گناہ آوردہ
ام + درد درویشی و دلریشی و بیخویشی بہم + این ہمہ بر دعوی عشقت گواہ آوردہ ام +
چشم رحمت برکشا موی سفید من بہ بین + زانکہ از شرمندگی روے سیاہ آوردہ ام +
بعدہ بہ نیاز تمام صد بار استغفر اللہ ربی من کل ذنب اذنبتہ عمدا او خطاً
سرا او علانیتہ و اتوب الیہ من الذنب الذی اعلم و من الذنب الذی
لا اعلم انک انت علام الغیوب و بعد ازان بنماز تہجد مشغول شود دو رکعت نیت کردہ
دوازدہ رکعات بہ شش سلام بگذارد و در رکعت اول بعد از فاتحہ آیۃ الکرسی و در دوم
آمن الرسول بخواند و در ہشت رکعت سورہ یٰسین بخواند دہ آیت در ہر رکعت ازین
ہشت رکعت در رکعت اول بعد از فاتحہ تا انا نحن نحی الموتیٰ و در دوم تا و مالی لا
اعبد الذی و در سوم تا و اٰیۃ لہم الارض المیتۃ و در رکعت چہارم تا انا حملنا
و در رکعت پنجم تا و نفخ فی الصور و در رکعت ششم تا و لقد اضل منکم و در رکعت
ہفتم تا و اتخذوا من دون اللہ و در رکعت ہشتم تا آخر سورہ و در دو رکعت دیگر
سہ سہ بار سورۂ اخلاص بخواند و این روش خواجہ یوسف ابو ایوب ہمدانی ست کہ پیر سلسلہ
خواجگان ست قدس اللہ تعالیٰ ارواحہم بعضے در ہر رکعت یک نوبت سورہ یٰسین
خواندہ اند و بعد ازان دو رکعت دیگر نشستہ بگذارد و مجموع در حقیقت سیزدہ رکعت
میشود چرا کہ دو رکعت نماز نشستہ بمنزلۂ یک رکعت نماز استادہ میشود و این از برای

آنست کہ ادای نماز طاق واقع شود چراکہ اللہ تعالیٰ سبحانہ فرد است و در کلام مجید
آمدہ است ہر سورہ کہ خواہد بخواند درین دو رکعت بعد از سلام آیۃ الکرسی و آمن الرسول
بخواند و این دعا نیز بخواند اللّٰہم ارزقنا حبک وحب من یحبک وحب ما یقربنا الیک
اللّٰہم انصر من نصر الدین وانصر من نصر اہل الدین اللّٰہم اخذل من خذل الدین واخذل
من خذل اہل الدین اللّٰہم احفظنا من العلۃ فی الغربۃ ومن المذلۃ عند الشیب و من الشقاوۃ
عند الخاتمۃ ومن الفضیحۃ یوم القیٰمۃ اللّٰہم زین ظواہرنا بخدمتک و بواطننا بمحبتک وقلوبنا
بمعرفتک و ارواحنا بمشاہدتک واسرارنا بمعائنۃ جناب قدسک اللّٰہم ارنا الحق حقا وارزقنا
اتباعہ وارنا الباطل باطلا وارزقنا اجتنابہ ولا تکلنا الی انفسنا ولا الی احد من خلقک طرفۃ
عین ولا اقل من ذلک وکن لنا ولیا وناصرا وحافظا وعونا ومعینا وعلی کل خیر دلیلا وملقنا
ومؤیدا اللّٰہم ربنا آتنا ومن حضرنا ومن غاب عنا وکل مؤمن ومؤمنۃ فی الدارین حسنۃ یا
واسع المغفرۃ اللّٰہم ارنا الاشیاء کما ہی اللّٰہم سہل علینا بجودک ویسر علینا بکرمک یا اکرم الاکرمین
ویا ارحم الراحمین اللّٰہم تب علینا حتی نتوب الیک واعصمنا حتی لا نعود وحبب الینا الطاعات
وکرہ الینا الخطیئات بفضلک وکرمک یا ارحم الراحمین وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ
اجمعین ثواب این سیزدہ رکعت نماز را بارواح جمیع اولیا و پدران و مادران خود و جمیع
امت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہ بخشد تا حق سبحانہ وتعالیٰ عوض ہر یک رکعت نماز
ثواب دہ رکعت نماز دہد **نظم** گر یک بد ہے تو دہ دہندت + گر شام دہی نگہ دہندت
ہر دہ بدہ بیاد مولا + تا بر در دوست رہ دہندت + بلکہ عوض ہر یک ہفصد بدہد واگر خواہد
بیحساب بدہد ہمچنان کہ حق سبحانہ وتعالیٰ گفتہ است مثل الذین ینفقون فی سبیل اللہ کمثل حبۃ
انبتت سبع سنابل فی کل سنبلۃ مائۃ حبۃ واللہ یضاعف لمن یشاء. واللہ واسع علیم این
ثوابہا را نیز در راہ رضاے خدای تعالیٰ بارواح آن جماعت ببخشد واز فضل حق
سبحانہ تعالیٰ واز دریای رحمت او طلب عنایت و رحمت کند بلکہ از وجزا و را نطلبد

رباعی

برزندہ دلان بیتو حرامست نفس	از زندگیم بندگی تست ہوس
جاے از تو ہمین ترا خواہد وبس	خواہد ز تو مقصود دل خود ہمہ کس

انگاہ بذکر حق سبحانہ تعالے کہ از پیر خود تلقین گرفتہ است مشغول شود واگر وقت تنگ باشد شش رکعت یا چہار رکعت یا دو رکعت نماز گذارد رواست اگر بنا بر ضرورتی ترک شود باید کہ پیش از نیم روز قضا کند بطریق نفل تہجد گفتن درکارست گویا در وقت ادا کردہ است واگر در سفر باشد ویقین داند کہ سحر نخواہد یافت از اول شب گذاردہ بخواب رود واگر سحر بگاہ باشد در حالت اقامت بجہت دفع غفلت اندکے تکیہ کند بر دست راست متوجہ قبلہ وباز پیش از صبح برخیزد وطہارت تازہ کند وسنت بامداد در خانہ گذارد بجہت روشنے اول این دعا را چہل یکبار بخواند یا رحمن یا رحیم یا حے یا قیوم یا بدیع السموات والارض یا ذا الجلال والاکرام یا لا الہ الا انت اسألک ان تحیے قلبی بنور معرفتک ابدا یا اللہ یا اللہ یا اللہ انگاہ بمسجد رود وفرض فجر را بجماعت گذارد ودر جای نماز خود متوجہ قبلہ نشیند بذکر یا باحضار پیر خود چنانکہ گذشت مشغول باشد تا آفتاب یک قد نیزہ بر آید برخیزد ودو رکعت نماز اشراق نیت کردہ گذارد ودر ہر رکعت بعد از فاتحہ پنج بار سورۂ اخلاص بخواند ثواب آن چنان باشد کہ صد بردہ خریدہ در راہ رضائے خدا تعالے آزاد کردہ باشد وبقول دیگر یک حج وعمرہ تمام گذاردہ باشد وبعد ازان دو رکعت نماز استخارہ نیت کردہ گذارد در رکعت اول از فاتحہ قل یا ایہا الکافرون یکبار ودر دوم اخلاص یکبار واز حق سبحانہ تعالے طلب خیر کند واز دیا د توفیق طلبد حق سبحانہ وتعالے چشم ودل او را بجانب خیر کشاید واگر تقصیر رود کاتب نامہ حسنہ کاتب نامہ سیئہ را نگذارد کہ آن تقصیر را نویسد بامید آنکہ باشد کہ توبہ کند درین میان ندامت پیش آرد وبجانب حق باز گردد وبعد ازان ہر کارے کہ داشتہ

باشد از دنیوی و اُخروی مشغول شود اما بحق سبحانہ حاضر باشد اگر نتواند بہ پیر خود حاضر شود
تا زمانیکہ آفتاب یک نیزہ برآید دران محل چہار رکعت نماز چاشت گذارد در رکعت
اوّل بعد از فاتحہ والشمس وضحٰہا و در دوم واللیل اذا یغشیٰ و در سوم والضحیٰ و در
چہارم الم نشرح واگر نہ در ہر رکعت سہ نوبت اخلاص بخواند واگر وقتے دست دہد
تا دوازدہ رکعت رخصت ست حضرت مولانا یعقوب چرخی قدس سرہ در انسیہ
نوشتہ اند کہ پیغامبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرمود کہ ہرکہ نماز چاشت را دوازدہ رکعت
گذارد حق سبحانہ وتعالےٰ در بہشت قصری از زر و نقرہ برائے او بنا کند بعد از نماز
چاشت سر بسجدہ نہادہ ہفت بار الوہاب بگوید تا ہرچہ محبت غیر و غیریت ست
از دل خبیث بیرون کشد دل صافی شود و دیگر ہر وقت کہ طہارت شکند زود
وضو سازد و شکر وضو گذارد و دعا کند کہ این جملہ از آداب طریق است و دوام
وضو سبب فراخی رزق ست چون وقت نماز دیگر شود بجماعت ادا کردہ شود
سہ نوبت کلمۂ بازگشت و ہفتاد بار استغفر اللہ من کل ذنب تا آخر بخواند تا بمضمون
حدیث نبوی صلے اللہ علیہ وسلم عمل کردہ باشد یعنے لیغان علے قلبی حتی استغفر اللہ
فی کل یوم سبعین مرۃ دیگر سعے و جہد و اہتمام نماید کہ تا وقت نماز خفتن خود را
از گفتن مالا یعنے نگاہدارد و بذکرے کہ جائز است مشغول باشد و اجر آن بمضمون
ان اللہ لا یضیع اجر المحسنین از حق سبحانہ وتعالےٰ چشم دارد و این اعمال بمنزلہ پرہیز ست
تا مادّہ مستعد مسہل شود آنگاہ مسہل خوردہ موادی کہ از رہ گذر نفس و طبیعت
حاصل شدہ اخراج کند خلاص یابد بدان اے طالب صادق ہرگاہ کہ باین
دولت شریف مشرف شوی زنہار ہزار زنہار کہ از مصاحبت و ہمنشینے بد
پرہیز کنے بلکہ گفتگو نیز بشیخ و با مریدان دیگر نکنے اگرچہ آن شیخ ہمرہ پیر این کس
باشد مگر باجازت پیر خود چراکہ در ہمنشینے ایشان ضررہا و نقصانہا بسیار باین کس

عارض مے شود پس بر طالبان این راه باید که از صحبت هم چنین کسان
واز آن جماعتے که غیر از نہا باشند بطریق اولے اجتناب نماید والسلام

تمت

الحمد للہ العظیم والصلوٰۃ علے رسولہ الکریم که درین ہنگام خیر و برکت انضمام نسخه معتبرہ
نافعه یعنے انفاس نفیسه من تالیفات حضرت کاشف الاسرار زبدۃ
الابرار خواجه عبید اللہ الاحرار قدس اللہ اسرارہم الی یوم القرار برائے
افادات طالبین حسب اصرار شائقین حلیۂ انطباع پوشیده سرت
بخش دیدۂ نظارگیان گردید و در دماغ ناظرین معرفت
قرین ہوائے خریدارش بسر پیچید
الحمد للہ علے ہذا الانعام المستزید

فقط
تمت
بالخیر
والعافیۃ

آغاز رسالۂ شریفہ
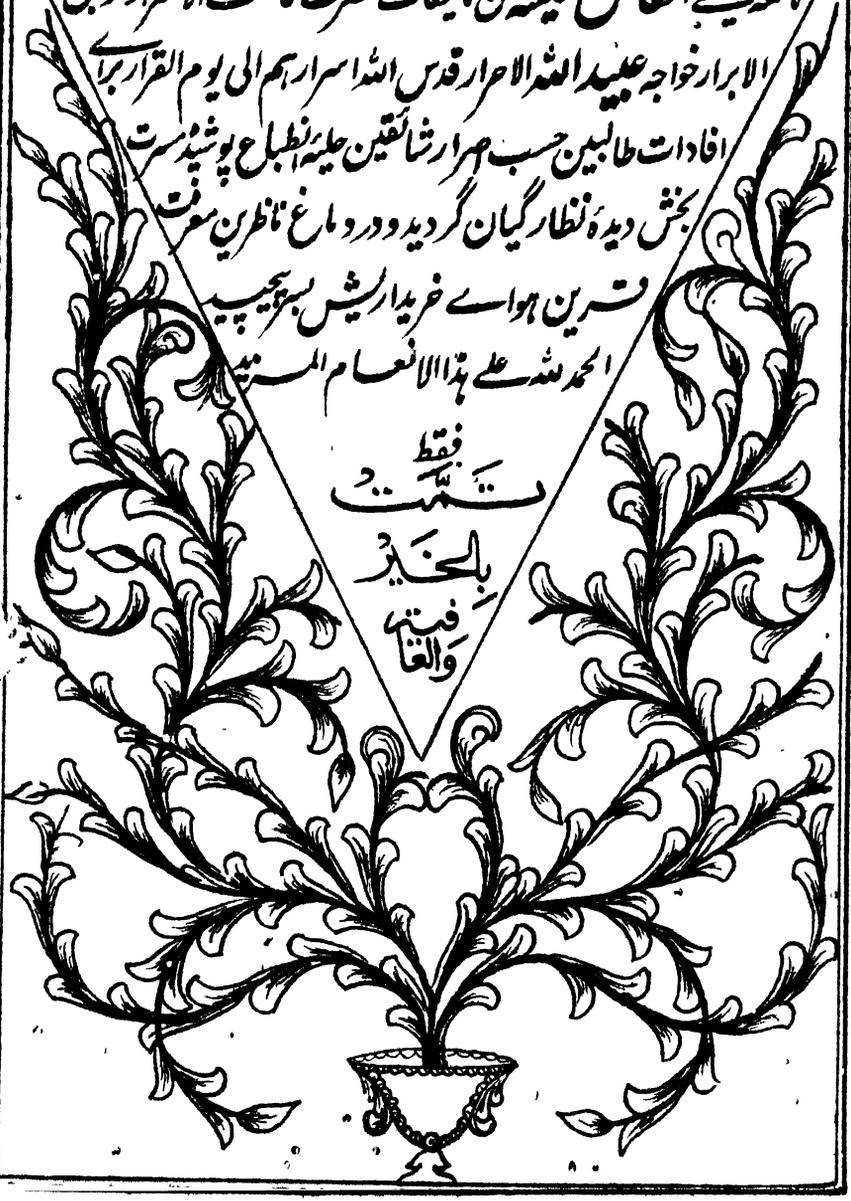
خواجہ عزیزان علی رامتینی قدس سرہٗ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد وآلہ اجمعین بدان ای دوست
خدا ازادک اللہ تعالے صدقاً ویقیناً ودولۃً واقبالاً اعزاً وجلالاً کہ روندہ راہ
رادہ شرط نگاہ داشتنے ست شرط اول آنست کہ باطہارت باشد وطہارت
برچہار انواع است طہارت ظاہر ست وطہارت باطن وطہارت دل وطہارت سر
طہارت ظاہر معلوم خاص وعام ست ولیکن درپاکے وحلالے آب تا امکانست
احتیاط باید کرد ودرپاکے جامہ کہ اثرہا بسیار دارد وطہارت باطن از لقمہ حرام
ومشروبات حرام کہ در حدیث آمدہ است کہ ہرکہ یک لقمہ حرام خورد چہل روز نہ فرض
او قبول است ونہ نافلہ او ونہ دعای او مستجاب وطہارت دل از صفات ناپسندیدہ
واز غل وغش وکینہ وحسد ومکر وخیانت وبغض وعداوت ومحبت دنیا ظاہر کہ منظور
نظر خلق ست تا پاک نمے شود نماز وطاعت او قبول نبود پس منظور نظر خالق تا پاک
نشود بدولت محبت وعشق الٰہی مشرف نگردد وطہارت سر از توجہ کردن ست
بغیر حق سبحانہ بشرط دوم خاموشے زبان ست از کلام ناشایست ومشغول داشتن
آن بقرارت قرآن وامر معروف ونہی منکر واصلاح آدمیان وآموختن علم وآموزانیدن

که رسول صلے الله علیه وسلم فرمود هل یکب الناس علی مناخرهم فی النار الا حصائد
السنتهم یعنی آدمیان که در آتش انداخته میشوند در روی از درودهای زبان ایشان ست
دباعے ایزد چو بنا کرد بجمعیت تن و جان * در هر عضوے مصلحتے کرد نهان *
گر مفسدتے ندیده بودے ز زبان * محبوس نے کرد بزندان دهان * چون
مریم رضی الله عنها خاموشی گزید حق تعالے عیسے علیه السلام را در طفلی بسخن در آورد
که قال انی عبد الله آتانی الکتاب چون مریم تن خاموشی گزیند اگر حق تعالی
عیسے دل را بگویائے در آرد هیچ عجیب و غریب نباشدے تا مریم تن غرق قدسے
نگزیند * بانفخۂ احیا چو مسیحا نتوان بود * در خبر ست که اهل بهشت را هیچ حسرتی
بزرگتر از ان نیست که لحظۂ بر ایشان گذشته باشد در دنیا که در و ذکر حقتعالے نگفته
باشند یا بر پیغامبر صلے الله علیه وسلم صلوٰة نگفته باشند شرط سوم خلوتست و عزلت
از خلق تا دیده در زنان نامحرم نه نگرد که رسول صلے الله علیه وسلم فرموده اند که نظر
در نامحرم تیر زهر آلوده است چو بر دل رسد جز هلاک چه باشد چنانکه حضرت رسالت
صلے الله علیه وسلم فرموده است النظر سهم مسمومة من سهام ابلیس سے ز تیر
شیاطین بد پوش دو چشم * هلاک گردی اگر تیر کارگر یابے * چنانکه در زنان
نامحرم نظر کردن حرام ست در امردان خوبصورت نیز نشاید نظر کردن که حرامست
قال الله تعالے قل للمومنات یغضضن من ابصارهن ویحفظن فروجهن منقول ست
از رسول صلے الله علیه وسلم که مر عائشه صدیقه را رضی الله عنها دعن ابیها دید که
نان بیرون آورده بود تا بدرویش دهد رسول صلے الله علیه وسلم فرمودند که خود
چرا بیرون آوردی که او مردست ام المومنین رضی الله عنها فرمود که این درویش
نابیناست حضرت رسالت صلے الله علیه وسلم فرمودند اگر او نابیناست تو بینائے
و هر که حلال دارد و یا جواز دارد نظر نامحرم کردن را خوف کفر ست دیگر فائد

عزلت بنگاهداشتن دست ست از نا شایست گرفتن و فائده پای باز نا بایست رفتن
وفائده گوش از نا شنیدنی که حبس نفس ست که دشمن ترین دشمنان ست وکشاده
شدن درهای غیب بر دل فائده دیگر نقوش دنیا از روی آئینهٔ دل دور کردن
تا نقوش آخرت پرتو زند چون صافی تمام یابد نور وحدانیت در وی پرتو زند اهل تجلی شود
فریاد برآرد رباعی زان می خوردم که روح خمخانه اوست + مستی شده ام
که عقل پیمانهٔ اوست + دودی بمن آمد آتشی در من زد + زان شمع که آفتاب
پروانهٔ اوست + شرط چهارم روزه است فائدهٔ روزه تشبه است بار وحانیان
وقهر کردن نفس اماره است خصوصیت الصوم لی وانا اجزی به وثواب بی نهایت
انما یوفی الصابرون اجرهم بغیر حساب وراه گذر شیطان را گرفتن وسپر حاصل کردن
که الصوم جنة من النار و درد دل گرسنگان شناختن و بخشودن به دو شادمانی رسیدن
که للصائم فرحتان فرحة عند افطاره و فرحة عند لقاء الرحمان صحت تن حاصل کردن و فائده
روزه بسیار ست و بیشمار خاصه در ایام متبرکه در ماه رجب و ذوالقعده و ذوالحجه و محرم
که در حدیث باسناد صحیح که راوی روایت کرده است وگفته است که هر دو گوشم کر باد
که اگر از فلان نشنوده باشم که رسول صلی الله علیه وسلم فرمود که هر که سه روزه دارد از ماه حرام
که این چهار ماه است که ذکر کرده شد به پنجشنبه و آدینه و شنبه مقصد سالهٔ عبادت
در دیوان عمل وی ثبت گردانند توفیق باد انشاء الله تعالی شرط پنجم ذکر ست
و فاضلترین اذکار گفتن لا اله الا الله ست نظم بر تخت وجود هر که شاهنشاه است +
او را سوی عالم حقیقت راه ست + هر نور یقین که در دل آگاه است + دستش
ز بد و نیک جهان کوتاه است + زین پیش دلی بود هزار اندیشه + اکنون همه
لا اله الا الله ست + ای خواجه ترا غم جمال وجاه است + اندیشه باغ و راغ و خرگاه است
ما سوختگان عالم تجریدیم + ما را غم لا اله الا الله ست + و مرغ ذکر را دو بال و پر می باید

تا پر باز کند بعد ازان پرواز که الیه یصعد الکلم یک پرحضور و یک پر اخلاص و دیگر بدآنکه حضور
آگاہے باشد یعنے داند که حقتعالے دانا و بینا و شنواست اگر بلند و پست میخواند و اخلاص
آن بود که از کردار و گفتار نه دنیا خواہد نه جاه و مال و آنچه بدنیا تعلق دارد و نه عقبے
طلبد از بهشت و حور و قصور و انهار و اشجار و اثمار و درمیان ذکر گوید آلهی مقصود من توئی
از تو ترا میخواهم رسول صلے الله علیه وسلم فرموده اند که هر که گوید لا اله الا الله بیرون آید
از دهان او مرغی سبز و مرو یرا بود بال سفید مکلل برز و یاقوت بر آید بر آسمان تا بعرش
رسد و آواز کند همچون زنبور انگبین فرمان آید مر او را که ساکت باش گوید چگونه ساکت باشم
تا که گوینده من آمرزیده نشود حقتعالے فرمان فرماید مر آن مرغ را که ساکت باش که گوینده
ترا آمرزیدم وای فرشتگان شما نیز گواه باشید که سجلات زلات گوینده این مرغ را باب
غفران محو گردانیدم حقتعالی مر آن جانور را هفتاد زبان کرامت فرماید تا آمرزش خواهد
صاحب خود را تا روز قیامت شود امنا به وصدقنا آن جانور بیاید و دست گوینده
خود را بگیرد و پر د تا بهشت ولیکن تلقین از مرشدے باید گرفتن که او را اجازت باشد
چنانکه تیر از ترکش سلطان باید گرفتن و اگر نی ترکش باید گرفتن قال تعالی یا ایها الذین
امنوا اذکروا الله ذکرا کثیرا در خبر است که روزی هزار اندر هزار نفس زده میشود مر درا از نفسے
سوال خواهند کرد که برچه آوردی و برچه فرود آوردی رباعی ز هر نفس بقیامت
شمار خواهد بود + گنه مکن که گنهگار خوار خواهد بود + بسا سوار که فردا پیاده خواهد شد +
بسا پیاده که فردا سوار خواهد بود + پس بنده را باید که نفسهای گذشته را که بے فائده
بر آورده است قضا کند و این سریست تا صاحب بیعت نشود شما یان را نشاید گفتن
ب سریکه با تو دارم در نامه چون نویسم + اسرار فاش گردد از کلک سر بریده +
شرط ششم نگاهداشت خاطر ست و خاطر چهار قسم است خاطر رحمانی و خاطر ملکانی
و خاطر شیطانی و خاطر نفسانی خاطر رحمانی تنبیه غفلت است و خاطر ملکانی ترغیب طاعت ست و

خاطر شیطانی تزیین معصیت است و خاطر نفسانی مطالبۂ شہوات ست و روندۂ راہ را
خاطرے کہ پیدا میشود در وقت ذکر باید کہ نفی کند و بر کار باشد تا روشن شود کہ قبول
کردن است یا رد کردنست و اگر نتواند تمیز کردن گوید خداوندا میدانی کہ نمیدانم میدانم
کہ میدانے انچہ خیر منست آن کرامت فرمای واین دعا خواند بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اللہم ارنا الحق حقا وارزقنا اتباعہ وارنا الباطل باطلا وارزقنا اجتنابہ ولا تکلنا الی انفسنا
ولا الی احد من خلقک طرفۃ عین ولا اقل من ذلک وکن لنا ولیا وحافظا وناصرا وعونا ومعینا وعلی کل
خیر دلیلا وملقنا مؤیدا ربنا آتنا ومن حضرنا ومن غاب عنا وکل مؤمن ومؤمنۃ فی الدارین حسنۃ
یا واسع المغفرۃ ویا ارحم الراحمین شرط ہفتم رضا دادن ست بحکم خدا یتعالے وتوکل وتفویض
ہم ازین بابست در سر وجہر وشدت درخا درمیان خوف ورجا باید بود درجمیع احوال چون
بکریے ورحیمے وغفوری وستارے حقتعالے نظر کند رجا قوت گیرد وچون بقہاری و
شدید العقابے نظر کند خوف قوت گیرد وچون نظر بر توفیق شود بندہ را رجا پیدا شود کہ اگر
خواست داد واگر نخواستے توفیق ندادے بیت توفیق عزیز ست بہر کس ندہند +
واین گوہر ناسفتہ بہر خس ندہند + وچون بتقصیر خویش نظر کند خوف پیدا شود بیت بندہ ہمان
بہ کہ ز تقصیر خویش + عذر بدرگاہ خدا آورد + ورنہ سزاوار خداوندیش + کس نتواند
کہ بجا آورد + وخیر او در دنیا انیست کہ درمیان خوف ورجا باشد درجمیع احوال اگرچہ در
طاعتی درحضرت اولا تامن واگرچہ درچہ معصیتے از دراو لا تیاس بیت این مباش خواجہ
ونومید ہم مشو + اسلام درمیانۂ خوف ورجا بود + شرط ہشتم اختیار صحبت صالحانست
وہجران مفسدان وہم ضعیفگا ترا در پس حجاب باید بود تا نظر بر نامحرم نیفتد ونامحرم را نیز
بروی نیفتد وسخن عزیز انست رباعی با ہر کہ نشستے ونشد جمع دلت + وز تو نرہید
زحمت آب وگلت + از صحبت او اگر تبرا نکنے + ہرگز نکند روح عزیزان بحلت +
شرط نہم بیداریست ودر وی فوائد بسیارست اول تخلق باخلاق اللہ لا تاخذہ سنۃ

ولا نوم ؎ گفتم بچه خدمت بوصالت برسم ✤ گفتا که تخلقوا باخلاق الله ✤ وشب خلوتخانهٔ عاشقانست که راز و نیاز بحضرت بے نیاز عرضه میدارند بے تشویش اغیار ؎ از صبح وجود بیخبر بود عدم ✤ آنجا که من و عشق تو بودیم بهم ✤ در رز از اگر کسے نیابم محرم ✤ شب هست غمت هست مرا پیش چه غم ✤ هر دولتے و سعادتے که سالکان راه یافتند در شب یافتند ؎ دولت شبگیر خواہے خیز و شب را زنده دار ✤ خفته نابینا بود دولت به بیداران رسد ✤ **شرط دہم** نگاہداشت لقمہ ست باید که لقمهٔ حلال و پاک بود و این از جمله فریضهاست قال الله تعالےٰ کلوا مما فی الارض حلالا طیبا و رسول صلے الله علیه وسلم فرموده اند که عبادت ده جز ست نه جز روزی حلال طلب کردن ست و باقی همه عبادت یک جز ست و حلال آنست که بوقت ورزیدن او بخدای عاصی نشود و طیب آنست که بوقت خوردن او بر نیت قوت طاعت باشد و چون حلال پاک بود اسراف نکند ؎ گرچه خدا گفت کلوا واشربوا ✤ از پے آن گفت ولا تسرفوا ✤ و چون خورد باید که با ذکر بود اگر بغفلت خورد همچنان بود که ذبیحهٔ بے بسمله مے خورد ولا تاکلوا مما لم یذکر اسم الله علیه ظاهر آیة تقاضا مے کند و چون خورد با غافلان همکاسه نشود **رباعی** منشین بابدان که صحبت بد ✤ گرچه پاکے ترا پلید کند ✤ آفتابے بدان بزرگے را ✤ ذرهٔ ابر ناپدید کند ✤ گوهر از ناقصان رہ مطلب ✤ زانکه این مایه کاملے دارد ✤ و باید که پزندهٔ طعام باطهارت و با ذکر بود تا سبب غفلت و تیرگی نشود که خواجه خضر صلوات الله علیه وسلامه بر نزدیک خواجهٔ خواجگان خواجه عبدالخالق عجدوانے قدس الله تعالےٰ روحه آمدند سفره حاضر ساختند خواجه خضر صلوات الله علیه وسلامه نخوردند و گفتند آنکس که خمیر کرده است بے طهارت بوده است این لقمه لایق خلق ما نیست رزقنا الله و جمیع محبینا حلالا طیبا آمین رب العالمین ۞ فقط

تمت الرسالة الشریفة من خواجه عزیزان علی رامیتنے قدس سره

آغاز رسالہ حضرت مولانا یعقوب چرخی قدس اللہ سرہ کہ مسمی برسالہ انسیہ است

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد و ثنا مبدع ارض و سمارا کہ جنس انس را مظہر انواع کمالات گردانید و انبیا و
اولیا را وسائط تکمیل ساخت و محمد رسول اللہ را علیہ الصلوٰۃ والسلام درینباب بمزید
ارشاد برہمہ انسان تفضیل کردہ است و امت او را نیز بنابرین بہترین امم گردانید و بعضے
از امت را بولایت خاصہ محفوظ داشت و دلیل بران متابعت ظاہرہ و باطنہ او را
گردانید قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ و یغفر لکم ذنوبکم واللہ غفور رحیم ۝ و ہر کس
کہ از سعادت متابعت او روی بتافت بشقاوت ابدیہ مستہلک شد کہ قل اطیعوا اللہ
والرسول فان تولوا فان اللہ لا یحب الکافرین پس ہر کہ خواہد کہ بخلعت ولایت خاصہ مشرف
شود ویرا از متابعت او چارہ نباشد بنابراین معنے فقیر حقیر یعقوب بن عثمان
بن محمود الغزنوی ثم الچرخی لازال جدہ کجدہ محمود اخواست کہ شمۂ از سیرت و طریقت
مستقیمہ کہ بوی رسیدہ بود از حضرت مخدومی شیخ الاسلام والمسلمین قطب المشائخ
والاولیا فی العالمین خواجہ بہاء الحق والدین المشتہر المعروف بنقشبند رحمۃ اللہ
تعالے علیہ در قید کتاب آوردہ تا فوائد آن بر روزگار بماند و سبب رشد صحاب و احباب

باشد و ذکر سلسلۂ واحوال عجیبۂ ایشان را بعضے بطریق اختصار کرده شد فاما انچه به نسبت
جذبه ترتیب کرده اند بقلم شرح نتوان داد چون بعنایت بیغایت داعیه طلب درین
فقیر پیدا شد و قائد فضل آلهی بحضرت ایشان کشید در بخارا ملازمت ایشان میکردم و بکرم
عام ایشان التفات مے یافتم تا بهدایت صمدیت یقین شد که از خواص اولیاء الله اند
و کامل مکمل اند بعد از اشارت غیبیه و واقعات کثیره تفاؤل بکلام الله کردم این آیت
آمد که اولئک الذین هدی الله فبهداهم اقتده در فتح آباد که مسکن این فقیر بود متوجه مزار شیخ عالم
سیف الحق والدین الباخرزی رحمة الله علیه نشسته بودم که ناگاه پیک قبول آلهی در
رسید و بیقراری در من پیدا شد قصد حضرت ایشان کردم چون بقریۂ کوشک هندوان
که منزل ایشان بود رسیدم حضرت ایشان را بر سر راه منتظر دیدم تلطفے و احسان نمودند
و بعد از نماز شام صحبت داشتند و هیبت ایشان بر من مستولی شده بود و مجال نظر نبود
گفتند العلم علمان علم القلب فذلک علم الانبیاء والمرسلین و علم اللسان فذلک حجة علے
ابن آدم امید ست که از علم باطن نصیبے بتو رسد فرمودند در حدیث اذا جالستم
اهل الصدق فاجلسوهم بالصدق فانهم جواسیس القلوب یدخلون فی قلوبکم و ینظرون الی
همکم و ما موریم امشب تا اشارت بچه شود تا بآن عمل کنیم چون بامداد کردند گفتند مبارکباد
که اشارت بقبول شد و ما کس را قبول نمی کنیم و اگر میکنیم دیر قبول میکنیم فاما تا هر کرا
چون آید و وقت چون باشد سلسلۂ مشایخ خود را بخواجه عبد الخالق غجدوانی رحمه الله
بیان کردند و این فقیر را بوقوف عددی مشغول کردند و فرمودند که اول علم لدنی
این سبق ست که خواجه عبد الخالق غجدوانی در پیش یکے از کبرا مولانا صدر الدین
تفسیر میخوانده باین آیه رسید که ادعوا ربکم تضرعا و خفیة که حق سبحانه و تعالی بندگان
خود را فرموده است اگر ارادت حق سبحانه و تعالے باشد بتو رسد بعد از ان یکی
از بندگان خاص خدای تعالے بخواجه عبد الخالق رسید و ایشان را این سبق تلقین کرد

و مشهورست که آن بندهٔ بزرگ خضر بود زاده الله تعالے علما و حکمة بعده چند وقت
در ملازمت ایشان می بودم تا غایتے که این فقیر را از بخارا اجازت سفر شد گفتند
که آنچه از ما بتو رسیده است به بندگان خدا تعالے برسان تا سبب سعادت
ایشان باشد و در حال وداع سه بار گفتند که ترا بخدا سپردیم ازین سپارش امید بسیار
شد زیرا که در حدیث ست ان الله تعالے اذا استودع شیئا حفظه و چون از بخارا
ارتحال افتاد بشهر کش سبز رسیده شد و چند وقت آنجا اقامت افتاد خبر وفات ایشان
رسید خاطر مجروح و محزون شد و خوف عظیم مستولی شد که نعوذ بالله مبادا که باز بعالم طبیعت
میل افتد و داعیهٔ طلب نماند و روحانیت ایشان را دیدم که زید بن الحارثه را یاد کردند و
این آیه را خواندند و ما محمد الا رسول قد خلت من قبله الرسل افان مات او قتل انقلبتم علے
اعقابکم و چون از صحبت ایشان محروم شده بودم میل شد که طائفهٔ دیگر را که از درویشان
بودند لاحق شوم و بطریقه ایشان متوجه شوم باز روحانیت ایشان را دیدم که میگوینند
قال زید بن الحارثة الدین واخذ دانستم که اجازت نیست و از میان صحابه زید بن
حارثه را تخصیص کردند زیرا که زید دعی حضرت رسول بود صلے الله علیه وسلم یعنے پسر
خواندهٔ رسول بود صلے الله علیه وسلم حضرت خواجگان ما قدس الله ارواحهم طالبان
را بفرزندے قبول سے کنند پس اصحاب ایشان ادعیای ایشان باشند والله اعلم
بودکرت ایشان را در وقت دیدم گفتم ما شمارا در قیامت بچه یابم فرمودند بتشرع یعنی
عمل کردن بشریعت ازین سه بشارت اشارت شد بانچه در میان خود میفرمودند
که ما هرچه یافتیم بفضل آلهی برکت عمل کردن بآیات قرآن و احادیث مصطفے و طلب
کردن نتیجه از ان عمل و رعایت تقوی و حدود شرعیه و قدم زدن در عزیمت و عمل کردن
سنت و جماعت و اجتناب از بدعت بود و چون در بخارا اجازت میکردند مر ابطلب
خواجه علاء الدین عطار رحمة الله علیه من الملک الجبار فرستادند بطریق اشارت متابعت

یشان فرمودند بموجب سپارش چندسال ملازمت ایشان کرده شد لطف وکرم
یشان را بر ہمہ کس نہایت بود علی الخصوص باین فقیر چون از صحبت شریف ایشان محروم
شدم خواستم که امتثال امرے که خواجهٔ ما رحمه الله کرده اند که انچه از ما بتو رسیده است
بدیگرے برسان بقدر حال بکنیم بطریق خطاب مر حاضران را وکتاب مر غائبان را
واین فقیر خود را مستحق این نمیداند فاما اعتقاد اینست که اشارت بے حکمت نبوده باشد
ے تو چشم خویش را دیدن میاموز ؛ فلک را راست گردیدن میاموز ؛ وازروح
مقدس ایشان مستفید مے شدم ودرین کار عظیم یکے ازان امور که فرمودند دوام
وضو بود وذکر مداومت بر وقت قلبے بود وذکر اشارت بود بنمازہاے نافله در اوقات
شریفه واین وصیتہا را وفوائد آن بیان کرده شد وبعضے از فوائد ایشان وفوائد خواجه
علاء الدین رحمهما الله تعالے آورده شد بعون خالق الکون بدانکه حضرت خواجهٔ ما را قدس
الله تعالے روحه در طریقت نظر قبول از فرزندی از شیخ طریقت خواجه محمد باباسماسی
بود وایشان را از حضرت خواجه علی رامیتنی وایشان را از حضرت خواجه محمد ابوالخیر فغنوی
وایشان را از حضرت خواجه عارف ریوگری وایشان را از حضرت خواجه عبدالخالق
غجدوانی وایشان را از حضرت شیخ ابویعقوب یوسف ہمدانی وایشان را از حضرت
شیخ ابوعلی فارمدی که پیر شیخ امام غزالی رح بوده است وایشان را از حضرت ابوالقاسم
گرگانی وشیخ ابوالقاسم گرگانی را در تصوف انتساب بشیخ جنید بسه واسطه میرسد و
دگر شیخ ابوعلی فارمدی را انتساب بشیخ ابوالحسن خرقانی وایشان را بسلطان العارفین
بایزید بسطامی وایشان را بامام جعفر صادق وایشان را به پدر خود امام محمد باقر وایشانرا
به پدر خود امام زین العابدین وایشان را به پدر خود سید الشهدا امیر المومنین حسین رض
وایشان را به پدر خود امیر المومنین وامام المتقین علی بن ابی طالب کرم الله وجهه وایشانرا
بحضرت رسالت صلے الله علیه وسلم ودیگر امام جعفر صادق رضی الله عنه را انتساب

درعلم باطن به پدر مادر خود قاسم بن محمد بن ابی بکرست که از کبار تابعین بوده است
و قاسم را انتساب درعلم باطن بسلمان فارسی سنت و سلمان را با وجود دریافتن حضرت
رسالت صلے اللہ علیہ وسلم انتساب درعلم باطن بابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نیز بوده
پس حضرت خواجه ما را قدس اللہ تعالے ارواحہم در تصوف نسبت بچهار وجه است
یکے بحضرت خواجه خضر زاده اللہ تعالے علما وحکمة دوم بحضرت شیخ جنید رح سوم
بسلطان العارفین سلطان بایزید تا بحضرت امیر المومنین ابوبکر صدیق و امیر المومنین
علی رضے اللہ عنہما وازبهراین معنے ایشان را نمک مشایخ مے نامند در فضیلت
دوام وضو خواجه ما رحمة اللہ علیہ مے فرمودند که دائم بر طهارت مے باید بود که
حضرت رسول صلے اللہ علیہ وسلم فرموده اند لا یواظب علی الوضوء الا مومن یعنی
همیشه بوضو نتواند بود مگر کسے که مومن باشد قال اللہ تعالے فیہ رجال یحبون ان
یتطہروا واللہ یحب المطہرین یعنے در مسجد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یا در
مسجد قبا مردانند که دوست میدارند خود را که پاک سازند از نجاست بکلوخ و باز
بآب بشویند و بعضے گویند که دوست میدارند آنکه خود را بغسل کردن پاک کنند
از نجاست وخباثت و بشب بخواب نروند وخدایتعالے دوست میدارد
آن کسانے را که خود را پاک سازند ازانجا دانسته شد که در طهارت ساختن و خود
پاک داشتن دوستے خدایتعالے حاصل آید وچه سعادت خوشتر ازین باشد که بنده
دوست خدایتعالے باشد قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اذا توضأ المومن
وغسل وجهه خرج من وجهه کل خطیئة نظر الیہا بعینه مع الماء واذا غسل یده خرج
من یده کل خطیئة بطشتها یداه مع الماء واذا غسل رجلیه خرج کل خطیئة مشتها رجلاه
الماء حتے یخرج نقیا من الذنوب یعنے رسول صلے اللہ علیہ وسلم فرمود که چون
وضو سازد بندهٔ مومن و بشوید روئے خود را بیرون آید باب از دست و

وے ہر گناہے کہ بدست وپاے کردہ باشد تا پاک شود از گناہان وبطہارت
ظاہر طہارت باطن کند و در وقت شستن ہر عضوے کلمۂ شہادت را بخواند ومسواک
را بے ضرورت ترک نکند کہ ثواب بسیارست وچون تمام کند بگوید اشہدان لا اله
الا الله واشہدان محمدا عبده ورسوله اللهم اجعلنی من التوابین واجعلنی من المتطہرین واجعلنی
من الصالحین رسول صلے الله علیه وسلم فرمود کہ بعد از طہارت کردن این بگوید
کشادہ شود بر وے ہشت در بہشت کہ از ہر در کہ خواہد درآید وآیستادہ شود از
آب وضو پارۂ بیاشامد وبگوید اللهم داونی بدوائک واشفنی بشفائک واعصمنی
من الوہن والامراض والاوجاع وبعد ازان دو رکعت تحیت وضو بگذارد و
بعد ازان بمحاسن شانہ کند وآغاز بابر وے راست کند بعضے از مفسران گفتہ
اند درین آیة یابنے آدم خذوا زینتکم مراد ازین زینت محاسن شانہ کردن ست
ودرین دو رکعت نماز نفی خاطر کند وبظاہر وباطن متوجہ باین نماز باشد رسول
صلے الله علیه وسلم فرمود ما من مسلم یتوضا فیحسن الوضوء ثم یقوم فیصلی رکعتین مقبلا
علیہما بوجہہ الا وجب الجنة یعنے ہر مسلمانی کہ وضو بسازد ووضو را نیکو بسازد یعنے
فرائض وسنن وآداب بجا آرد پس برخیزد ودو رکعت نماز بگذارد بحضور تمام نیست
جزاے وے مگر بہشت وحضرت خواجہ بہاء الدین رحمة الله علیه مے گفتند کہ درین
نماز باید کہ خود را بارکان نماز واحکام مشغول دارد واین بہ نسبت مبتدی باشد
در نماز تحیت وضو ثواب بسیارست شیخ شہاب الدین سہروردی رحمة الله
علیه گفتہ اند در ہمہ اوقات بگذارد وشیخ محی الدین عربی رحمة الله علیه گفتہ
کہ در اوقات مکروہ نگذارد واین بمذہب علماے ما موافق است وبعد
از نماز سہ بار بگوید استغفر الله الذے لا اله الا ہو الحے القیوم واتوب الیه بہ نیت

توبہ از گناہان ودعا کند وشب وروز باید کہ با طہارت بود وبطہارت در خواب

رود که رسول صلے اللہ علیہ وسلم فرمود که ما من مؤمن بات طاہر فی شعار
طاہرالا بات فی شعاره ملک فلا یستیقظ ساعة من اللیل الا قال الملک اللہم اغفر
عبدک فلانا فانه قد بات طاہرا یعنے ہر کہ شب بخواب رود بطہارت در جامہ
پاک نگر در جامہ وی باشد فرشتہ ہر ساعت کہ از خواب بیدار شود آن فرشتہ وے را
از خداے تعالے آمرزش خواہد وقال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم النائم الطاہر
کالقائم الصائم یعنے ثواب کسی کہ در خواب رود بطہارت ہمچو ثواب بروزہ دار
وشب طاعت کننده باشد وبے ضرورت جنب بخواب نرود رسول صلی اللہ
علیہ وسلم فرمود لا یدخل الملائکة فی بیت فیه الصورة والکلب والجنب یعنے در
نے آید فرشتہ رحمت در خانہ کہ در وے صورت وسگ یا جنب باشد و
چون خواہد کہ در خواب رود در جاے خواب متوجہ قبلہ بنشیند وآیة الکرسی و
آمن الرسول بخواند وہر بار کہ خواند در میان دو کف دست بدمد وبر ہمہ اعضای
خود بمالد کہ حضرت رسول صلے اللہ علیہ وسلم چنین کرده اند وسہ بار بگوید
استغفر اللہ الذی لا الہ الا ہو الحی القیوم واتوب الیہ در حدیث ست کہ ہر کہ
در وقت خفتن سہ بار استغفار کند حق تعالے ہمہ گناہان وی را بیامرزد وبذکر
مشغول باشد تا غایتے کہ خواب بر وے غلبہ کند بعد از آن بدست راست
روئے سوے قبلہ تکیہ کند وکف دست راست برروے نہد وسہ بار بگوید اللہم
انی سلمت نفسی الیک ووجہت وجہی الیک وفوضت امری الیک
والجأت ظہری الیک رغبة ورہبة الیک لا ملجأ ولا منجا منک الا الیک آمنت
بکتابک الذی انزلت ونبیک الذی ارسلت اللہم ایقظنی فی احب الساعات
الیک واستعملنی باحب الاعمال الیک الذی یقربنی الیک زلفا ویبعدنی
من سخطک بعدا اللہم لا تؤمنی مکرک ولا تولنی غیرک ولا تنسنی ذکرک ولا تجعلنی

درخوردن وخفتن ورفتن وفروختن وخریدن وطہارت ساختن ونمازگذاردن
وقرآن خواندن وکتابت کردن ودرپیش وعظ گفتن باید کہ یک چشم زدن غافل
نباشد تامقصود حاصل آید وکبرا گفتہ اند من غمض عینیہ عن اللہ غمضۃ لایصل الیہ
طول عمرہ یعنے ہر کہ یک چشم زدن از خدائے تعالے غافل شود بانچہ مقصود ست
نرسد درعمر دراز ونگاہداشتن باطن کار مشکل ست فاما بعنایت حق تعالے و
تربیت خاصان حق زود میسر شود **بیت** بے عنایات حق وخاصان حق
+ گرملک باشد سیاہستش ورق + ودرصحبت دوستان خدای تعالے کہ ہم سبق
باشند ومنکر یکدیگر نباشند وشرائط صحبت نگاہدارند زود میسر شود وبیک التفات
باطن شیخ کامل مکمل تصفیہ باطن حاصل آید کہ بریاضات کثیرہ حاصل نیاید چنانکہ
عارف رومے گوید **ع** آنکہ بہ تبریز دید یک نظر شمس دین + طعنہ زند بردہہ
سخرہ کند برچلہ۔ وسخن شیخ ابویوسف ہمدانی ست قدس اللہ سرہ العزیز اصحبوا
مع اللہ فان لم تطیقوا فاصحبوا مع من یصحب مع اللہ یعنے صحبت با خدایتعالی
دارید واگر میسر نشود شمارا با خدایتعالی پس صحبت بکسی دارید کہ مصاحب ست با
خدایتعالے وخواجہ علاء الدین عظم تربتہ مے گفتند کہ این سخن ہمہ از فنا دست
دہد واگر نتوانید صحبت با خدایتعالے داشتن صحبت با اہل فنا دارید ودرین حدیث
کہ اذا تحیرتم فے الامور فاستعینوا باہل القبور نیز مے گفتند کہ اشارت صحبت
اہل فناست فاما اگر از بہر دفع ملامت واغراض فاسدہ وجمع دنیا واستمالت
اہل دنیا باشد از ان صحبت حذر باید کرد وسخن خواجہ عبدالخالق غجدوانی ست
رحمہ اللہ از صحبت بیگانگان بگریز چنانکہ از شیر گریزانی واگر درصحبت بباطن
مشغول مے باشید بظاہر از ملا یعنے نیز حذر کنید وعلامت صحت صحبت باطن
آنست کہ دروے فیض روحانی بدل بندہ برسد واز ماسوی خلاص یابد

چنانکہ گفتہ اندر باعی با ہر کہ نشستی و نشد جمع دلت * وز تو نرہید زحمت آب و گلت * زنہار ز صحبتش گریزان می باش * ورنہ نکند روح عزیزان بحلت * و صحابہ رضی اللہ عنہم گفتندی مریدیکدیگر را تعالوا نجلس فنؤمن ساعۃ بیایید تا نشینیم و یک ساعت بایمان حقیقی مشرف شویم کہ نفی ما سوی ست و فوائد صحبت دوستان خدای تعالی بسیار ست نار خندان باغ را خندان کند * صحبت مردانت از مردان کند * و چون بوقوف قلبی ملازمت نماید خاصہ انچہ در ذکر ست حاصل شود چشم بصیرت کشادہ شود و بارگاہ دل از خار اغیار خالی شود و ذاکر در بحر فنا محو شود و بمقتضای فاذکرونی اذکرکم بشرف مذکوری مشرف شود بحکم وعدہ لا یسعنی ارضی ولا سمائی ولکن یسعنی قلب عبدی المؤمن جمال سلطان الا اللہ تجلی کند و ذاکر سالم از اسم بمسمی مشغول شود و اشتغال باسم بطریق رسم بمنزلہ غفلت ست روزی در صحبت خواجہ ما قدس اللہ روحہ یکی از اصحاب سلوک بہ آواز بلند اللہ گفت خواجہ گفتند این چہ غفلت ست علم من علم وفہم من فہم و در حقایق التفسیر آوردہ اند کہ یکی را از کبرا پرسیدند کہ در بہشت ذکر خواہد بود جواب گفت کہ حقیقت ذکر آنست کہ غفلت نماند و چون غفلت در بہشت نخواہد بود پس ہمہ ذکر باشد بعد ازان گفت سخن اہل تحقیق ست کفانی حو باان انا جیک ذا یا کانی بعید او کانک غائب یعنی گناہ است کہ من در ذکر و مناجات ترا بر زبان یاد کنم یعنی بحضور زیرا کہ من از علم حضرت تو دور نیستم و تو غائب نیستی اشارہ باین آیہ کہ ونحن اقرب الیہ من حبل الورید و در وقوف عددی و قلبی باختیار چشم فراز نکنند و سر دیگر دن شیب نکنند کہ آن سبب اطلاع خلق ست و خواجہ رحمۃ اللہ علیہ ازین منع می کردند و از امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ منقولست کہ مردی را دید کہ سر و گردن فرو انداختہ بود گفت یا رجل ارفع عنقک یعنی

اے مرد گردنت بردار چنان سے باید کہ ہیچکس از اہل مجلس نداند حال اورا بعضے
از کبرا گفتہ اند الصوفی ہو الکائن البائن یعنے صوفی آنکس ست کہ پنہان باشد
و آشکارا یعنے بباطن بحق سبحانہ و تعالے مشغول باشد و بظاہر بخلق و خواجۂ ما رحمۃ اللہ
بسیار مے گفتند ؎ از درون شو آشنا واز برون بیگانہ باش + این چنین زیبا
روش کم مے بود اندر جہان + ؎ مردان رہش بہمت یدہ روند + زان در رہ
عشق ہیچ اثر پیدا نیست + و میگفتند بہ دو و دانشمند دقیق النظر صحبت داشتیم
ایشان باوجود کمال مرا نشناختند زیرا کہ چون بندہ برین صفت رسد شناخت
وے مشکل بود علے الخصوص اہل رسم را حقیقت ذکر خفی بوقوف قلبے میسر مے شود
بجاے میرسد کہ دل نیز نمیداند کہ بذکر مشغول است و سخن کبرا ست کہ اذا علم القلب
انہ ذاکر فاعلم انہ غافل و در حقایق التفسیر آوردہ است درین آیہ کہ واذکر ربک
تضرعا و خیفۃ قال الحسن لا تظہر ذکرک لنفسک فتطلب عوضا واشرف الذکر ما لا تشرف
علیہ الا الحق و بعضی کبرا گفتہ اند ذکر اللسان ہذیان و ذکر القلب وسوسۃ و این نسبت
منتہیان باشد ؎ دل راگفتم بیاد او شاد کنیم + من چون ہمہ او شدم کرا یاد کنیم +
حضرت خواجۂ ما رحمۃ اللہ علیہ گفتند کہ چون از سفر مبارک کعبہ مراجعت افتاد
بولایت طوس رسیدہ شد خواجۂ علاء الدین با صحاب و احباب از بخارا باستقبال
آمدہ بودند از ملک معز الدین حسین کہ والی ہرات بود مکتوبے بدست قاصدے
بما رسید و مضمون مکتوب این بود کہ میخواہیم کہ بشرف ملاقات مشرف شویم
و آمدن ما متعسر ست اگر عنان کرم باین صوب متوجہ سازند تمام بندہ
نوازیست بموجب واما السائل فلا تنہر و بمقتضاے یاداوواذا رایت لی طالبا
فکن لہ خادما متوجہ ہرات شدیم چون بملک رسیدیم پرسید کہ شیخے بشما
بطریق ارث از آبا و اجداد رسیدہ است گفتم نے باز پرسید کہ سماع و ذکر بلند

ے گوئید و خلوت سے نشنید گفتم نے گفت درویشان را انتہا ہست چون
ہ شمار نیست گفتم جذبۂ عنایت حق سبحانہ تعالےٰ بمن رسید و مرا تفضل خود
بے سابقۂ مجاہدہ قبول کرد من باشان حقانیۂ خلفاے خواجہ عبد الخالق
رحمۃ اللہ علیہ پیوستم و ایشان را اصلا ازین چیزہا نبودہ است ملک فرمود
چہ کار بودہ است گفتم بظاہر بخلق باشند و بباطن بحق ملک گفت چنین دست
دہد گفتم آرے حق تعالےٰ مے فرماید رجال لا تلہیہم تجارۃ و لا بیع عن ذکر اللہ
و مے گفتند خلوت شہرت و شہرت آفت و سخن خواجگان ماست کہ خلوت
در انجمن سفر در وطن ہوش در دم نظر در قدم و مے گفتند حضوری و ذوقی
کہ در ذکر بلند و سماع حاصل مے شود دوام ندارد و مدام دست بوقوف
قلبی بجذبہ مے کشند و بجذبہ کار تمام مے شود ع گرمے مجوے الا از آتش
در و نے ❊ وہو الموفق **بیان نماز ہای نافلہ** حضرت خواجہ رحمہ اللہ
بندہ را فرمودند کہ پیش از صبح بسبق باطن مشغول باشی و بآن اشان بود بہ تہجد
کہ بعضے از کبرا گفتہ اند کہ اول حال رسول صلی اللہ علیہ و سلم پیش از صبح بیدار
بودے و نماز بگذاردے و در اول حال نماز تہجد بر ایشان فرض بودے
و بعضے برین اند کہ نماز تہجد در آخر عمر بر رسول صلی اللہ علیہ و سلم فرض نماندہ
و بطریق نفل مے گذاردے و بعضے مے گویند کہ در آخر عمر نیز بر ایشان فرض
بودے قال اللہ تعالےٰ و من اللیل فتہجد بہ نافلۃ لک عسےٰ ان یبعثک ربک
مقاما محمودا یعنی بعضے از شب را بیدار دار اے محمد بقرآن خواندن در نماز
نہ فریضہ باشد مر ترا یا نماز نفل باشد مر ترا شاید کہ برگیرد پروردگار تو مر ترا در
مقام محمود کہ آن تجلی ذاتی باشد یا مقام شفاعت مر اولین و آخرین را پس
مقام محمود محمد را صلی اللہ علیہ و سلم داعبود بحق عزوجل بسبب ہجود در شب فی در آیہ

دیگر فرمود کہ یا ایہا المزمل اے مرد در خود پیچیدہ گلیم قم اللیل اے خیز در شب
بعبادت رب قدیم وصفت شب خیزان در قرآن بسیارست قال اللہ تعالی
ان المتقین فی جنات وعیون بدرستے وراستے کہ پرہیزگاران دران جہان
باشند در بوستانہا وچشمہای آب روان آخذین ما آتاہم ربہم گیرندہ باشند
آن چیز راکہ دادہ باشد ایشان راپروردگار ایشان انہم کانوا قبل ذلک محسنین
بدرستے وراستے کہ بودند این خداترسان در دنیا نیکے کنندگان وبیان
کردآن راکہ کانوا قلیلا من اللیل ما یہجعون بودند کہ در اندکے از شب بخواب
رفتندے وبیشتر از شب بیدار بودندے وبالاسحار ہم یستغفرون ودر سحرہا
آمرزش خواستندے از گناہان در حدیث آمدہ است کہ سحرہا بسیار باید گفت
اللہم اغفرلنا وارحمنا وتب علینا انک انت التواب الرحیم ودر آیہ فرمود
تتجافی جنوبہم عن المضاجع یعنے یکسو مے رود پہلوہاے مومنان خداترس از
خوابگاہا یعنے شب بیدار می باشند یدعون ربہم میخوانند پروردگار شانرا
خوفا وطمعا از بہر ترس از عذابش وطمع داشتن رحمتش ومما رزقناہم ینفقون
وآن چیزہا راکہ روزے کردہ ایم ایشان را نفقہ مے کنند در راہ خدایتعالی
فلا تعلم نفس پس نمے داند ہیچ نفسے از مخلوقات ما اخفی لہم من قرۃ اعین
آن چیزہا کہ پنہان کردہ شدہ است از بہر ایشان کہ از روشنے چشم باشد
یعنے خوش آید جزاء بما کانوا یعملون وباشد آن درجہا ونعمتہا جزاے عملہای
ایشان ورسول صلے اللہ علیہ وسلم صحابہ را گفت علیکم بقیام اللیل فانہ دار
الصالحین قبلکم وہو قربۃ الی ربکم ومکفر السیئات ومنہیات عن الاثم یعنے
بر شما باد کہ شب بیدار باشید کہ آن رفتار صالحان سنت یعنے انبیا ورسل
... رشانہ اختیار کنند شب بیدار بودن

وآن قربت و رحمت حق ست و سبب کفارت گناہان ست و سبب
باز داشتن از گناہان ست و در حدیث دیگر آمده است رسول صلی اللہ
علیہ وسلم فرمود اقرب مایکون اللہ من العبد فی جوف اللیل الآخر فان استطعت ان تکون
ممن یذکر اللہ فی تلک الساعۃ فکن یعنی نزدیک ترین بودن رحمت خدا
بہ بندگان میانہ شب ست کہ بصبح نزدیک باشد اگر تو اسنے کہ باشی از کسانیکہ
یاد مے کنند مر حضرت خدا تعالے را دران وقت بباش از ایشان و در فضیلت
شب خیزان احادیث بسیار ست ادب آن را بتوفیق اللہ تعالے بیان
کنیم در خبر ست کہ رسول صلے اللہ علیہ وسلم چون شب بیدار شدے اوّل
مسواک کردے و وضو ساختے و بخواندے این آیہ ان فی خلق السموات
والارض واختلاف اللیل والنہار تا آخر سورۂ الم اللہ واین دعا بخواند اللہم
لک الحمد انت قیم السموٰت والارض ومن فیہن ولک الحمد انت نور السموات والارض
ومن فیہن ولک الحمد انت الحق ووعدک الحق ولقاءک حق وقولک حق والجنۃ
حق والنار حق والنبیون حق ومحمد حق والساعۃ حق اللہم لک اسلمت وبک آمنت
وعلیک توکلت والیک انبت وبک خاصمت والیک حاکمت فاغفرلے
ماقدمت وما اخرت وما اسررت وما اعلنت وما انت اعلم بہ منی انت المقدم
وانت المؤخر لا الہ الا اللہ بعد ازان دوازدہ رکعت نماز بشش سلام بگذارد
واگر سورۂ یٰس یاد داشتہ باشد در نماز تہجد بخواند حضرت عزیزان رحمہ اللہ
گفتہ اند کہ چون سہ دل جمع شود کار بندۂ مومن برآید دل شب ودل قرآن
ودل بندۂ مومن واگر وقت تنگ باشد ہشت رکعت یا چہار رکعت یا
دو رکعت نماز بگذارد وبعد از نماز دعا کند وبسبق باطن مشغول شود تا صبح
بدمد سنت نماز بامدادرا در منزل خود بگذارد و در رکعت اول فاتحہ وقل یا

ایها الکافرون و در رکعت دوم فاتحه و قل هو الله احد البته بخواند بعد ازان
هفتاد بار استغفر الله الذی لا اله الا هو الحی القیوم و اتوب الیه بگوید و اگر شب پگاه
باشد بعد از تهجد و اشتغال بسبق باطن ساعتی بدست راست روی سوی
قبله تکیه کند باز طهارت نو سازد از برای سنت و فریضه نماز بامداد و در راه
مسجد بگوید استغفر الله من جمیع ما کره الله قولا و فعلا و خاطرا و ناظرا و چون در مسجد
در آید پای راست را پیش نهد و بگوید السلام علی اهل البیت اللهم افتح لی
ابواب رحمتک و چون نماز بامداد را ادا کند بر جای خود بنشیند و بسبق باطن
مشغول گردد تا آفتاب برآید و بعد ازان دو رکعت نماز بگذارد رسول
صلی الله علیه وسلم گفت من صلی الفجر بجماعة ثم قعد یذکر الله تعالی حتی
تطلع الشمس ثم صلی رکعتین کانت له کاجر حجة و عمرة تامة تامة یعنی هر که نماز
بامداد گذارد بجماعت پس بنشیند و یاد کند حق تعالی را تا آفتاب برآید
بعد ازان دو رکعت نماز بگذارد و بنیت استخاره یعنی طلب کند از حق تعالی درین روز توفیق
خیر باشد ش مثل اجر حج و عمرة تامه کامله رسول صلی الله علیه وسلم فرموده حکایة
عن الله عز وجل یا ابن ادم ارکع لی رکعات من اول النهار اکفک اخره
حق سبحانه و تعالی میفرماید ای پسر آدم بگذار برای من دو رکعت نماز
در اول روز تا کفایت کنم آخر روز ترا قال النبی صلی الله علیه وسلم من
قعد فی مصلاه حین ینصرف من صلوة الصبح حتی یصبح یصلی رکعتی الضحی لا
یقول الا خیرا غفر له خطایاه و ان کانت اکثر من زبد البحر هر که نماز بامداد بگذارد
و بنشیند بر جای نماز خود تا دو رکعت نماز اشراق بگذارد نگوید مگر خیر
آمرزیده شود گناهان او اگرچه بیشتر از کف دریا باشد مگر بعضی از مفسران
گفته اند در تفسیر این آیه که ابراهیم الذی وفی یعنی ابراهیم پیغامبر وفا کرد

یعنے نماز اشراق را ترک نکرد چون دو رکعت بگذارد ده بار بگوید لا اله

الا الله وحده لا شریک له له الملک وله الحمد وهو علے کل شئے قدیر و

این ذکر حضرت سیف الدین باخرزی رحمة الله علیه تلقین کردند فقیر را وقتیکه

متوجه مزار ایشان مے بودم بعده دعا کند واز حق تعالے توفیق خواهد و

چون از مسجد بیرون آید اللهم انے اسئلک من فضلک این دعا را بخواند

تا بمنزل خود درآید بعده اگر قرآن بداند مصحف پیش نهد و آن مقدار قرآن

که خواهد بخواند بعد ازان اگر طالب علم باشد بدرس مشغول شود و اگر

سالک باشد بذکر و مراقبه مشغول باشد تا آفتاب بلند برآید چنانکه زمین گرم

شود نماز چاشت دوازده رکعت آمده است قال النبے علیه السلام من

صلے الضحے اثنے عشر رکعة بنے الله له قصرا من ذهب فے الجنة یعنے هر که

نماز چاشت دوازده رکعت بگذارد حق تعالے کوشکے از برائے وی

در بهشت فرماید تا بنا کنند و هشت نیز آمده است و چار و دو نیز آمده است

و بعضے از مفسران بر این آیه که انه کان للاوابین غفورا بدرستے که خدا تعالے

مر اوابین را یعنے کسے که باز گردیده اند از گناهان نیک آمرزنده است گفته

اند مراد از اوابین کسانی اند که نماز چاشت بگذارند و در حدیث ست که صلوة

الاوابین حین ترمض الفصال یعنے رسول صلے الله علیه وسلم گفت که نماز

اوابین وقتے ست که سنگریزه گرم شود با آفتاب و پائے شتر بچه چون بزمین

رسد بسوزد از گرما و بعضے از مفسران گفته اند که نماز اوابین درمیان شام و نماز

خفتن ست شش رکعت و اگر تواند از نماز شام تا نماز خفتن در مسجد بنشیند و

بسبق باطن مشغول باشد که ثواب بسیار ست و حضرت خواجه بنده را باین فرموده

اند و الله تعالے هو الموفق بعضے فوائد که از حضرت خواجه باین فقیر رسیده بود

و از خلیفۂ ایشان خواجہ علاء الدین رحمۃ اللہ علیہ بیان کردہ شد بتوفیق اللہ تعالی
حضرت خواجہ فرمودہ اند کہ امیر خود مرا یک نوبتے گفتند کہ تا لقمہ پاک نہ شود
مقصود حاصل نشود بعضے گفتہ ما دریا شدہ ایم ما را زیان ندارد دروغ گفتہ اند
بلکہ دریای بخشش شدہ اند زیرا کہ رسول صلے اللہ علیہ وسلم احتراز کرد گوشت
گوسفند مغصوب را نخورد خداے تعالے فرماید یا ایہا الذین آمنوا لا تاکلوا
اموالکم بینکم بالباطل یعنے اے مومنان مخورید مالہاے یکدیگر را بہ باطل یعنی بآن
وجہ کہ شریعت بآن حکم نکردہ است و صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین در نماز
زیادتے و روزہ زیادتے چندان اہتمام نمودہ اند کہ در لقمہ و مے
گفتند کہ در حدیث ست العبادۃ عشرۃ اجزاء تسعۃ منہا طلب الحلال یعنی بندگی
کردن خدا یتعالے دہ بخش ست نہ طلب کردن حلال ست و مے گفتند
درویش باید کہ ہمت بلند باشد بما سوی تعالے التفات ننماید و بہ واقعات
مغرور نگردد و دلیل بقبول طاعت پیش ازین نیست ؎ چو غلام آفتابم
ہمہ ز آفتاب گویم + نہ شبم نہ شب پرستم کہ حدیث خواب گویم + و در ان کوشد
کہ مظہر فیض و بسط شود تا سر و فی انفسکم افلا تبصرون معلوم وے شود کہ
القبض والبسط فی الوے کالوحے للنبی و مے گفتند ما ہر چہ یافتیم از علو ہمت
یافتیم و بندہ را وقتے کہ کلاہ مبارک خود دادند گفتند کہ این را نگاہ دارد
ہرگاہ کہ ویرا ببینے ما را یاد کن و برکت این بر خانوادۂ تو باشد خواجہ علاء الدین
رحمۃ اللہ علیہ روزے آمدند و بندہ محزون بود فرمودند چرا حزن دارے گفتم
معلوم شما ست گفتند کہ معنے این سخن چیست ؎

با ذات نہادہ در صفاتیم ہمہ	موصوف صفت سخرۂ ذاتیم ہمہ
تا در صفتیم جملہ مائیم ہمہ	چون رفت صفت عین حیاتیم ہمہ

و این سخن حکیم غزنوی سنائی ست هر کجا معنے گفتند آخر بنده را پرسیدند
که تو چه مے گوئے گفتم این اشان بتجلی ذات ست که ونفخت فیه من روحی
بیان آن می کند بعده گفتند پس غم چراست مصرع جانا تو کجا و ما کجائیم
وحضرت خواجه بنده را فرمودند که صل من قطعک واعط من حرمک واعف
عمن ظلمک که سعادت بسیارست و معنے آنست که بپیوند با آنکه از تو بریده
است و چیزے بده آن را که ترا محروم کرده است و چیزے در وقت احتیاج
بتو نداده است و عفو کن از کسے که بتو ستم رسانیده است و این همه
خلاف هوائے نفس ست و درین حدیث فوائد بسیارست و مے گفتند که در
حدیث ست الفقراء جلساء الله تعالے الے المقربون غایة القرب یعنے فقیران
و صبر کنندگان همنشینان خداوند عزوجل در قیامت یعنے نیک نیک بحرمت
او نزدیک اند و فرموده اند که فقر دو نوع ست اختیاری واضطراری اضطراری
افضل ست زیرا که اختیار نے حق ست بنسبت بنده و مے گفتند بے فقر
ظاهر و باطن کار تمام نمے شود و خواجه علاء الدین رحمه الله مے گفتند که همه
قرآن اشاره بنفی وجود ست و حقیقت متابعت سنت و مخالفت طبیعت
مشکل ست و درین اشارت ست

از آن ما در که من زادم دگر باره شدم جفتش		از آنم گبر میخوانند کز ما در زنا کردم

مراد ازین ما در طبیعت ست و بنده بترک اختیار خود و تفویض جزئیات
و کلیات بخدا بمقام بے نطق و بے بصر میرسد و مراد ازین سخن که حسنات
الابرار سیئات المقربین طاعت ست که آن حسنه نزدیک ابرار سیئه است
نزدیک مقربان و مے فرمودند روندگان راه دو قسم اند بعضے انواع
ریاضات و مجاهدات همه از فضل او مے بینند و عمل را ملاحظه نے کنند

واین طائفہ زود تر بمقصود میرسند الحقیقۃ ترک ملاحظۃ العمل و پیر مربے
مے فرمایند عمل را رہا مکن ولکن گران بہا مکن و خواجہ مارحمۃ اللہ علیہ مے گفتند
کہ ما فضلیانیم دو بیست کس بودیم کہ قدم در کوے طلب نہادیم فضل حقتعالی
بمن رسید یعنے قطب وے مے گفتند بیست سال ست کہ بفضل آلہے بمقام بی
صفتے مشرف شدہ ایم چنانکہ بآن اشارہ شد بآنکہ عنا در صفتیم جملہ مائیم ہمہ
و از خواجہ علاء الدین رحمۃ اللہ علیہ سماع دارم کہ مے فرمودند کہ حضرت خواجہ
محمد علی حکیم ترمذی در بعضے از تصانیف خود ذکر کردہ اند در بخارا مجذوبے پیدا
شود کہ ویرا چہار دانگ از ولایت نبے صلے اللہ علیہ وسلم نصیب باشد
من بودہ ام وے مے گفتند کہ دو کرت تا حجاز رفتم کسے کہ ویرا قابلیت ایمعنی
باشد نیافتم وے مے فرمودند درین آیۃ کہ ابراہیم علیہ السلام گفت رب ارنی
کیف تحیے الموتے قال اولم تومن قال بلے ولکن لیطمئن قلبے مراد از اطمینان
قلب آن بود کہ ابراہیم مظہر صفات احیائے شود وے مے گفتند این آیۃ
لا تخافوا و لا تحزنوا اولیاء اللہ لا خوف علیہم و لا ہم یحزنون بآن آیت کہ
انما المومنون اذا ذکر اللہ وجلت قلوبہم مناقض نیست زیرا کہ دران آیۃ سلب
خوف و حزن از اولیاے نسبت وعدۂ الوہیت و صفت جمالی حق ست
و درین آیۃ نسبت ببندہ و در آیۃ فمن یکفر بالطاغوت و یؤمن باللہ مراد از
طاغوت ماسوے حق ست سبحانہ وے مے فرمودند روزہ ما نفی ماست و
نماز ما کانک تراہ است و این بیت از ایشان باین فقیر رسیدہ

تا روے ترا ندیدم ای شمع طراز	نے کار کنم نہ روزہ دارم نہ نماز
ور بے تو بوم نماز من جملہ مجاز	چون با تو بوم مجاز من جملہ نماز

و معنے آنست کہ بعد از وصول بمقصود معلوم مے شود کہ طاعتے کہ لائق

حضرت باشد نمی توان آوردن که وما قدروا اللہ حق قدرہ اسنے ما
عظموا اللہ تعالے احق تعظیمہ وسے فرمودند کہ اگر یار بے عیب خواہے
بے یار مانے واین بیت مے گفتند

بندہ حلقہ بگوش ار ننوازے برود		لطف کن لطف کہ بیگانہ شود حلقہ بگوش

وسے فرمودند کہ حقیقت اخلاص بعد از فنا دست میدہد تا بشریت غالب ست
میسر نشود واین بیت مے گفتند

ساقے قدحے کہ نیم مستیم مارا تو بما ممان کہ تا ما		مخمور صبوحی الستیم با خویشتنیم بت پرستیم	

لک الحمد یا ذا الجلال والاکرام علے توفیق الاتمام والسلام علی خیر الانام

تمت

تمت الرسالۃ الانسیۃ من تصنیف مولانا محمد یعقوب
چرخی رحمہ اللہ تعالے

فقط

رسالهٔ قدسیه من کلام خواجهٔ خواجگان خواجه بهاء الدین نقشبند که خواجه محمد پارسا نوشته اند از فرمودهٔ خواجه علاء الدین عطار که از اجل خلفای حضرت خواجه اند قدس الله سرهم

بسم الله الرحمن الرحیم

حمد و ثنای بیحد و منتهی شکر و سپاس بی اندازه و قیاس حضرت پادشاهی را جل ذکره که طالبان وصال و مشتاقان جمال او را دلیل وجود او هم وجود اوست و برهان شهود او هم شهود اوست [۱] تو بدو بشناس او را نی بخود ٭ راه از وخیزد بدو نی از خرد ٭ تلطفت باولیائک فعرفوک ٭ ولو تلطفت باعدائک لما جحدوک ٭ وصلوات متعالیات و تسلیمات متوالیات حضرت نبوی را صلی الله علیه وسلم که جمیع انبیا را پیشوای بحق و همه اصفیا را رهنمای مطلق است [۲]

خواجهٔ کونین و سلطان همه	آفتاب جان و ایمان همه

و خلفا و احباب او و بر محبان و بر آل و اصحاب و متابعان او اجمعین الی یوم الدین و بعد این کلمهٔ چندست از انفاس نفیسه و کلمات متبرکهٔ حضرت علیه صدر مسند ارشاد و هدایت جامع نعوت و خصائص ولایت

[۱] یعنی یافت او بطریق ذوق و وجدان میسر نیست مگر با آنکه حق سبحانه و تعالی بنده را بمحض عنایت بخود راه نماید و بر وی تجلی کند ۱۲ [۲] هر یک از انبیا حاجب امت خود است و پیغامبر ما صلی الله علیه وسلم حاجب الحجاب در افاضهٔ معارف و حقایق بر جمیع اولیا و انبیای او بواسطهٔ روحانیت آنحضرت صلی الله علیه وسلم ۱۲ [۳] مراد کونین عالم غیب و شهادت ست و غیب میگویند ماسوای عالم شهادت را و گاه غیب میگویند وجود علمی که مسمی باعیان ثابته ست میخواهند و ماسوای وجود علمی را چه وجود خارجی شهادت و چه وجود روحانی را عالم شهادت میگویند ۱۲ [۴] بنور طلعت تو یافتم وجود ترا ٭ بآفتاب توان دید کآفتاب کجاست ٭ مظهر شمس در عالم ظاهر آفتاب است ۱۲

از زمان قطب اہل حقیقت و عرفان مظہر صفات الله بانفس و مور دا خلاق سبحانہ

گشت بے کبور یا و کینہ	نور قدسے را ز رخش آئینہ
وان لقاے او جواب ہر سوال	مشکل از وی حل شود بی قیل و قال
و علی تفسنن و اصفیہ المحسنہ	یفنی الزمان و فیہ مالم یبعث
اردت لہ مدحا فما من فضلہ	تاملت الا جل عنہا و قلت

عنی قدوۃ العارفین انسان عیون المحققین وارث الانبیاء والمرسلین شیخنا و سیدنا
شیخ بہاء الحق والدین محمد بن محمد البخاری المعروف بنقشبند قدس الله تعالے
روحہ و طیب مشہدہ و نور ضریحہ و نفعنا بمحبتہ والاقتدار بسیرتہ و شمہ ایست از
لطائف معارف کہ در خلال اقوال در مجالس صحبت علے الدوام فی اللیالی
والایام بر زبان مبارک خویش میگذارند و بندہ ضعیف محمد بن محمد الحافظ البخاری
وفقہ الله سبحانہ لما یحب و یرضی بعضے آن کلمات قدسیہ را از سر صدق وارادت
بہ نیت تیمن و استرشاد در قلم مے آورد و اکنون بامر و اشارہ اعزہ و دوستان
متعنا الله تعالے بلقاہم و ادام برکۃ بقاہم حرفے چند از ان انفاس براے
تبرک و استیناس در قید کتابت در آورد تا چون طالبان صادق و محبان محقق
باستماع آن کلمات انتفاع گیرند چنان بود کہ گویا شرف مجالست صحبت ایشان
دریافتہ اند و از ایشان سخن شنیدہ اند

ذکر احوال و مقامات شریفہ و کرامات و آثار عجیبہ

لہ ہر کہ خود از سر او آگہ بدی + فخر رازی راز دان رہ بدی + چون کہ او من لم یذق لم یدر بود + عقل تخیلات او
حیرت فزود ۱۲ سے یعنی ہنج العنون فی نسخۃ المخدومی بخط شریف قدس سرہ ۱۲ سے المراد بالعیون اقطاب یا الانسان
قطب الاقطاب ۱۲ سے و توصیف کلمات بقدسیہ بواسطہ آنست کہ از عالم قدس وارد شدہ و وجود بشریت
دران مدخل نیست و اشارت مے آنکہ بزبان مبارک ایشان مے گذرانید ۱۲

که از مبدا اثر تا منتهای ایشان گذشته است واگر من ان یعد وهی ست اگرچه درین
وقت قوای در خورست و پسندیده تا از نسیمات ریاض احوال عجیبهٔ ایشان
شمهٔ بمشام جان طالبان صادق برسد و دلهای وجانهاے ایشان را ازان
استراحی حاصل باشد و بر موجب عند ذکر الصالحین تنزل الرحمة در ذکر آن امید
وصول الفضل آلہے و نزول فیض نا متناہے باشد اما درینوقت بدین مقدار اختصار افتاد

حدیث معجز تبریز و شمس دین کم گوی | که نیست در خور او گفت عقل سودائی
خموش زیر زبان ختم کن تو باقے را | که هست بر تو موکل غیور لالائے

و خود سخنان این طائفه که از ذوق وحال ست نه از حفظ وقال بحقیقت چنانکه
اہل بصیرت گفته اند فقه الله اکبر و برہانه الاظہر ست و یقینے که اہل بصیرت را
از تامل در سخنان این طائفه حاصل آید اقوے و اعلے بود از یقینے که بمشاهده
خوارق عادات باشد ازینجا گفته اند

موجب ایمان نباشد معجزات | بوے جنسیت کند جذب صفات
معجزات از بهر قهر دشمن ست | بوے جنسیت سپئے دل بردن ست

و چون سخنان این طائفه از تجلے کلام الٰہی بود صفت آن سخن را کماهی در زبان
نتوان آورد یکے از کبرا میگوید الحمد لله الذے جعل الانسان الکامل معلم الملک و
ادار تشریفا و تنویها بانفاسه الفلک و با این همه بعضے از منکران قرآن اساطیر الاولین
خوانده اند یضل به کثیرا و یهدی به کثیرا پس سخنان این طائفه کنیل مصر ماء للمحجوبین و بلاء علی المحجوبین ست

هرکس افسانه بخواند افسانه است | وانکه دیدش نقد خود دُردانه است
آب نیل ست و بقبطے خون نمود | قوم موسئے را نخون بود آب بود
دشمن این حرف این دم در نظر | شد ممثل سرنگون اندر سقر

له خوارق عادات مشترک است میان مومن و مشرک اما یقینی که از سخنان اینطائفه پیدا شود که اهل استقامت اند درانجا هیچ اشتراک نیست ۱۲

جان فشان و خون بگری بازجوی		گر تو مرد رازجوئے رازجوی

بقدر تصفیۂ دل از علائق و عوائق و شواغل و بر مقدار تامل بسیار در سخنان ایشان فہم و معانی ظاہرہ تخم فہم معانی خفیہ میگردد و جمال فہم حقیقت روی می نماید با آنکہ سخنان این طائفہ کہ از عالم علم وراثت و عیانست نہ از علم دراست و بیان از طوریست کہ ہر چند ازان طور بلسان علم و عبارت یا بلسان ذوق و اشارت سخن گفتند بحقیقت شرح آن باکسے کہ بدان نرسیدہ است نتوانستند گفت و ما قدروا

اللہ حق قدرہ و ما زادیا ہم غیر سترۃ فان الاعراب عنہ بغیر ذائقۃ ستر و الاظہار بغیر واجدہ اخفاء و مقصود گویندگان جز بہ تنبیہی و تشویقی بیش نبود زیرا کہ این نوع سخن طلب طالبان را قوت دہد و ہمت ایشان را قوی گرداند و اگر کسے را در سر پنداری بود درہم شکند تا فضل دیگران و افلاس خود بیند سخن بعضے از مشائخ ست قدس اللہ تعالیٰ ارواحہم لا تزن الخلق بمیزانک وزن نفسک بمیزان الصدیقین لتعلم فضلہم و افلاسک شیخ شہید مجد الدین بغدادی قدس اللہ روحہ دعا میکرد و مے فرمود الٰہی کار تو بعلت نیست مرا ازین قوم گردان یا از نظارگیان این قوم گردان کہ قسم دیگر را طاقت ندارم

ذکر ایشان کردہ ام اینم نہ بس		نظم گر نیم مردان ایشان ہیچکس
خوش دلم کین قصہ از جان گفتہ ام		بکر نیم زیشان از یشان گفتہ ام

لہ مراد بعلائق موانع ظاہریست و بعوائق باطنی چون خیالات واوہام فاسدہ ۱۲ ۲ مراد بعلم وراثت علمی ست کہ نتیجۂ عمل ست و اشارت بدین علم ست آنچہ حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وسلم فرمودہ است کہ من عمل بما علم اللہ فی علم مالم یعلم ۱۲ ۳ آنچہ طریق دریافت آن بغیر ذوق ممکن نیست اگر کسی آن را از زبانہا و عبارات فرا گیرد و گمان برد آن چیز دریافتہ است چون در حقیقت غیر آن دریافتہ است جہل مرکب او بود ۱۲ ۴ یعنے بمحض فضل و عنایت است یا آنکہ کار او بعلت نیست یعنی ہمہ افعال مستند باحضرت او باسباب ہر چند ظہور افعال او از پس پردہ اسباب بستہ ۵ بی دفع عطش تشنگان آب کند + بی دفع کلال خفتگان خواب کند + حاشا کہ کند غیر سبب فعلی کاری لیکن ز پس پردہ اسباب کند ۱۲

و شیخ امام عارف ربانی ابو یعقوب یوسف بن ایوب ہمدانی را قدس اللہ تعالی
روحہ پرسیدند چون این طائفہ روی در مقام نقاب آرند چکنیم تا بسلامت
مانیم فرمودند ہر روز از سخنان ایشان بخوانید و یکی از صدیقان میفرماید کسی باید
کہ از و گوید تا من شنوم یا من گویم داو شنود اگر در جنت گفتگوی او نخواہد بود
مرا با جنت چہ کار اقتباس جذوات مواجید از انفاس طیبۂ ایشان توان کرد
ومن احسن قولا ممن دعا الی اللہ وعمل صالحا

گر ندارم از شکر جز نام بہر	این بسی بہتر کہ اندر کام زہر
آخرم زان کاروان گردی رسد	قسم من زان رفتگان دردی رسد
لفظہا نسبت باوتشنہ ست لیک	پیش دیگر فہمہا مغز ست نیک
آسمان نسبت بعرش آمد فرود	ورنہ بس عالیست پیش خاک تود

و این کلمات قدسیہ اگرچہ قصیرۃ المبانی ست کثیرۃ المعانی ست والقلیل یدل علی الکثیر
والجرعۃ تنبئ عن الغدیر قدوۃ الکبار شیخ بزرگوار شیخ عبد الرحمن سلمی نیشاپوری قدس اللہ
تعالی روحہ کہ مصنف حقائق التفسیر وصاحب کتاب طبقات مشائخ اند قدس اللہ
تعالی ارواحہم وغیر ہما در کتاب طبقات از ہر یک ازان مشائخ کبار مقدار بیست
سخن وکما بیش ایراد فرمودہ اند ہمان مقدار را در نظر اولی الابصار واہل بینش وحقائق
دال بر سیرت وطریقت وعلم وحال آن بزرگوار گردانیدہ اند و ازان چند سخن بیان
بعضی از علوم ومعارف ایشان کہ اساس سیر وسلوک بران ست کردہ اند ولنا فیہ
اسوۃ حسنۃ فی تقلیل الکلام مع الدلالۃ علی المرام وحاصل الکلمہ

در نیابد حال پختہ ہیچ خام	پس سخن کوتاہ باید والسلام

بدانکہ این کلمات قدسیہ را در بعضی از مواضع احتیاج باندک شرحی افتاد اولی این
آن بود کہ ان شرح باستعانت واستمداد از کلمات مشائخ وانفاس نفیسۂ اہل اللہ باشد

فان کلام المشائخ یفسر بعضہ بعضاً و درمیان دو سخن کہ شرح و مشروح است دائرہ درخط کشیدہ شود تا فصلے باشد مبنی از وصل زیرا کہ جملہ معشوقست و عاشق پردہ زندہ معشوقست و عاشق مردہ ÷ و این ضعیف در خود سنے بیند کہ بر نمیعنی اقدام نماید اما بحکم اشارہ شریفہ قدوۃ اہل اللہ صفوۃ اصحاب الانتباہ ارباب الطریقہ موضح رموز اہل الحقیقۃ اسوۃ طلاب الیقین خدمت خواجہ علاء الحق والدین محمد بن محمد البخاری المشتہر بعطار اطال اللہ تعالیٰ مدۃ حیاتہ دافاض علی المسترشدین انوار برکاتہ در فرصت در املاء این مجموعہ شروع افتاد اگر مدد ہمت و نظر قبول ایشان زیادہ گرد نظم

این سخن راچون تو مبدا بودۂ
گر فزون گرد د تواش افزودۂ

دیدۂ غیب چو غیبست استاد
کم مبادا از جہان این دید و داد

شرح توحیف ست با اہل جہان
ہمچو راز عشق باید در نہان

لیک گفتم وصف تو تا رہ برند
پیش ازان کز فوت آن حسرت خورند

باشد کہ درین گفتن و نوشتن وجود این ضعیف درمیان نباشد و این جمع و تالیف برکت دعوات صالحہ صاحب نظران سبب درجات قربت گردد و بہ سبحانہ الحول والقوۃ فمن تلک الکلمات القدسیۃ مسلمانی وانقیاد احکام و رعایت تقوی و عمل بعزیمت و دور بودن از رخصتہا بقدر قوت ہمہ نور و صفاست و رحمت ست و واسطۂ وصول بدرجات ولایت بمنازل و مقامات شریفہ اولیاء اللہ از پرورش این صفات میسر آنچہ حضرات خواجہ ما قدس اللہ روحہ درین کلمات فرمودہ اند اشارہ بآن نفسی ست کہ ایشان را از حضرت خواجہ بزرگ خواجہ عبد الخالق غجدوانی قدس اللہ تعالیٰ روحہ رسیدہ است در مشاہدہ و واقعہ کہ حضرت خواجہ ما را قدس اللہ تعالیٰ روحہ واقعہ بودہ است در مبادی جذبات و غلبات احوال ایشان و این واقعہ دران شب بودہ است کہ بسہ مزار از مزارات متبرکہ رسیدہ اند دران سیر و جذ

مزار متبرک که در نواحی بخارا است و منسوب بخواجه محمد بن واسع رضی الله عنه بوده است
از کبار تبع تابعین اند و رسیدن ایشان به بلاد ما وراء النهر بنقل صحیح ثابت شده است
و امر حضرت خواجه بزرگ مر حضرت خواجهٔ ما قدس الله سرهما دران واقعه این بوده است
که قدم در عزیمت زنی و از رخصتها دور باشی و متابعت سنت کنی و از بدعتها اجتناب
نمائی و دیگر سخنان فرموده اند که بمبدأ سلوک و وسط و نهایت تعلق دارد و حضرت خواجهٔ
ما قدس الله روحه علی الدوام در سلوک از سر تحقیق به آن امرها و وصیتها عمل میکردند
و بعنایت حق سبحانه و تعالی نتیجهٔ عمل بهر وصیتی در خود مطالعه مے نموده اند و بر
موجب آنکه دران واقعه مامور بودند بعمل بعزیمت بذکر علانیه عمل نکرده اند و بواسطهٔ
عمل به آن وصیتها ترقی در احوال باطنی خود مشاهده می نموده اند قصهٔ شرح آن واقعه
و سائر احوال و کرامات غریبهٔ ایشان در مقامات ایشان مسطور است که بعضے از
اعزهٔ اصحاب خلص احباب متعنا الله ببقائهم و ایدهم و وفقهم بجمع و تالیف آن قصه
نموده انشاء الله العزیز که علے اکمل الوجوه و اجملها تمام گردد و بذکر نشر آن مقامات
گوشها و زبانهای محبان و مخلصان منور و معطر شود و حضرت خواجهٔ ما قدس الله روحه
در طریقت نظر قبول بفرزندی از خدمت شیخ طریقت خواجه محمد بابا سماسی است که
ایشان از خلفای حضرت عزیزان خواجه علی رامیتنی اند و ایشان از خلفای خواجه محمود
انجیر فغنوی اند و ایشان از خلفای خواجه عارف ریوگری اند و ایشان از خلفای حضرت
خواجهٔ بزرگ خواجه عبد الخالق غجدوانی قدس الله تعالے ارواحهم و نسبت ارادت
و صحبت و تعلیم آداب سلوک و تلقین ذکر ایشان را بخدمت امیر سید کلال رحمة الله علیه
که از خلفای خواجه محمد بابا مذکور است اما نسبت تربیت حضرت خواجهٔ ما قدس الله تعالے
روحه در سلوک بحقیقت از روحانیت خواجه بزرگ خواجه عبد الخالق غجدوانی ست
قدس الله تعالے روحه چنانکه شمهٔ ازان در بیان آید و حضرت خواجه عبد الخالق

غجدوانی از خلفای امام ربانی شیخ یعقوب ابو یوسف همدانی اند و امام ابو یوسف همدانی
را در تصوف انتساب بشیخ طریقت شیخ ابو علی فارمذی طوسی ست که از کبار مشائخ
خراسانند و حجة الاسلام امام محمد غزالی را تربیت در علم باطن از ایشان ست و شیخ ابو علی
فارمدی را در تصوف انتساب بشیخ بزرگوار ابو القاسم گرگانی طوسی ست نسبت ایشان
بسه واسطه بسید الطائفه شیخ جنید بغدادی می پیوندد و دیگر نسبت شیخ ابو القاسم گرگانی
در تصوف بشیخ بزرگوار شیخ ابو الحسن خرقانی ست که پیشوای مشائخ و قطب زمان
خویش بوده اند و چون دران عهدهای گذشته صاحب دولتان حقیقی که کاملان راه
و سالکان طریق انتباه اند بسیار می بوده اند و در دورهای اخیر کمتر بل اعز من الکبریت الاحمر
گشته اند لاجرم وقت بودی که طالبان صادق بعد ازانکه در صحبت و متابعت یکی
از کبرای دین و مقتدایان اهل یقین مرغ روحانیت ایشان از بیضه بشریت
بواسطه تسلیم تصرفات آن مقتدا بکلی بیرون آمده بودی پس از کاملان مکمل دیگر نظر تربیت
و قبول یافتندی و بشرف صحبت و سعادت خدمت ایشان رسیدندی و انوار علوم
و معارف احوال ایشان اقتباس کردندی بسبب این انتساب در تصوف و علم باطن
متعدد و متضاعف شدی و شیخ شهید شیخ مجد الدین بغدادی قدس الله تعالی روحه
اشارة باین معنی فرموده اند که در سند علم باطن هرچند واسطه بیشتر آن اسناد عالی تر زیرا که
مشائخ که مقتبسان انوار حقیقت اند از مشکاة نبوت هرچند انوار بواطن ایشان
را اجتماع بیشتر راه بر طالب بواسطه آن روشن تر که نور علی نور یهدی الله لنوره
من یشاء و ازینجاست که همه مشائخ را اتفاق ست که معروف کرخی را قدس الله
تعالی روحه که سلسله اکثر مشائخ باوی پیوندد انتساب او در علم باطن بدو طرف
یکی بداود طائی ست قدس الله تعالی روحه که نسبت او درین معنی بحبیب
عجمی ست و او را بحسن بصری ست رضی الله عنهما و او را به امیر المؤمنین علی کرم الله وجهه

وایشان را بحضرت رسالت صلی اللہ علیہ وسلم و دیگر معروف کرخی را انتساب در علم
باطن بہ امام علی بن موسی رضاست رضی اللہ تعالیٰ عنہ وایشان را بہ پدر خود امام موسیٰ
کاظم رضی اللہ عنہ وایشان را بہ پدر خود امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ وطریقہ ایشان
طریقہ ائمہ اہل بیت ست ابا عن جد رضی اللہ عنہم اجمعین چنانکہ مشہور ست و سلسلہ ائمہ
اہل بیت را رضی اللہ عنہم در علم ظاہر و علم باطن علمای وکبرای امت رضی اللہ عنہم
بیانا لعزتہا ونفاستہا وتعظیما لشانہا سلسلۃ الذہب نامند و شیخ ابوالحسن خرقانی را انتساب
در تصوف بسلطان العارفین شیخ ابویزید بسطامی ست قدس اللہ روحہ وتربیت
ایشان در سلوک از روحانیت شیخ ابویزید ست و ولادت شیخ ابوالحسن بعد از وفات
شیخ ابویزید بمدتی بودہ است و شیخ ابویزید را انتساب بہ امام جعفر صادق ست
رضی اللہ عنہ وتربیت ایشان ہم از روحانیت امام جعفر ست رضی اللہ عنہ وبنقل صحیح
ثابت شدہ است کہ ولادت شیخ ابویزید بعد از وفات امام جعفر ست رضی اللہ عنہ
و امام جعفر را انتساب در علم باطن بدو طرف ست یکے بہ پدر خود امام محمد باقر
رضی اللہ عنہ و امام محمد باقر را بہ پدر خود امام زین العابدین علی بن الحسین بن علی رضی اللہ
عنہم و امام زین العابدین را بہ پدر خود سید الشہدا حسین بن علی رضی اللہ عنہم وسید الشہدا
حسین بن علی را بہ پدر خود امیر المومنین علی بن ابیطالب رضی اللہ عنہ و امیر المومنین
علی را بحضرت رسالت صلے اللہ علیہ وسلم وعلی آلہ واصحابہ اجمعین دیگر امام جعفر را
انتساب در علم باطن بہ پدر مادر خود قاسم بن محمد بن ابی بکر صدیق ست رضی اللہ عنہم
وقاسم بن محمد از کبار تابعین ست و از فقہاء سبعہ است کہ در میان تابعین مشہور
وآراستہ بعلم ظاہر و باطن وقاسم را رضی اللہ عنہ انتساب در علم باطن بسلمان فارسی ست
رضی اللہ عنہ وسلمان فارسی را با وجود دریافت شرف صحبت رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم وتشریف سلمان من اہل البیت انتساب در علم باطن با بوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

ربوده بعد از انتساب بحضرت رسول صلے اللہ علیہ وسلم وہمچنین اہل تحقیق بر آنند
امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ بعد از حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وسلم از خلفای
سول صلی اللہ علیہ وسلم کہ برامیر المومنین علی رضی اللہ عنہ مقدم بوده اند ہم بہ نسبت
ٔن تربیت یافتہ اند و شیخ الطریقہ شیخ ابوطالب مکی قدس اللہ روحہ در کتاب
ۃ القلوب فرموده است کہ قطب الزمان در ہر عصری الی یوم القیمہ در مرتبہ و
قام نائب مناب حضرت ابوبکر صدیق ست رضی اللہ عنہ وآن سہ دیگر از اوتاد کہ
رد وتنزاز قطب اند در ہر زمان نائب مناب آن سہ خلیفہ دیگر اند حضرت امیر المومنین
روحضرت امیر المومنین عثمان وحضرت امیر المومنین علی رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین
برمثال یقین وصفت وحالت ایشان اند وآن شش دیگر از صدیقان کہ صفت
یشان ست کہ بہم یقوم الارض وبہم یرزقون وبہم یدفع البلاء عن اہل الارض وبہم
طرون در ہر زمانے نائب مناب آن شش دیگر اند از عشرہ مبشرہ رضوان اللہ تعالے
ہم اجمعین وحضرت رسالت صلی اللہ علیہ وسلم در اواخر حیوۃ خطبہ فرمودند ودران
طبہ چنین گفتہ اند امابعد فان اللہ عزوجل اتخذ صاحبکم خلیلا ولو کنت متخذا احدا خلیلا
تخذت ابابکر خلیلا ودر حدیث دیگر فرموده است ان اللہ عزوجل اتخذ ابراہیم خلیلا
موسے نجیا واتخذنے حبیبا ثم قال وعزتے وجلالی لاوثرن حبیبے علے خلیلے ونجی
مضمون این دو حدیث آنست کہ اہل بصیرت وارباب تحقیق گفتہ اند خلت عبارتست
ز دو مقام یکے نہایت مرتبہ محبی واین معنی مرادست در حدیث دوم ودیگر نہایت
رجات مراتب محبوبی ومراد این معنی ست در حدیث اول وہیچکس را با حضرت
رسالت صلی اللہ علیہ وسلم درین مرتبہ شرکت نیست لفظ مقام محمود مشعر باین
ہایت ست ومبنی باین درجہ کمال ست وآنکہ فرموده صلے اللہ علیہ وسلم اگر
کسے را درین مقام خاص بامن شرکت بودی ابوبکر را بودے دلیل ست برآنکہ

ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بحسب ولایت و علم باطن کہ علم باللہ ست اکمل و افضل و اعلم و
اعظم اولیای امت ست بلکہ افضل و اکمل ہمہ صدیقان بعد از پیغامبران صدیق اکبر
است و کبرای اہل بصیرت را قدس اللہ تعالی ارواحہم برین معنی اجتماعیست و
این معنی بکلی دفع خیال کسانی می کند کہ برخلاف این اعتقاد دارند و فضیلت او را
تاویل بر وجہ دیگر می کنند از آنچہ مذکور گشت از احوال حضرت خواجہ ما قدس اللہ تعالی
سرہ درین محل و از بیان سلسلہ مشائخ قدس اللہ ارواحہم معلوم گردد کہ ایشان را
طریقۂ اویسیان بودہ است و بسیار از مشائخ ایشان کہ درین سلسلہ مذکور اند
اویسی بودہ اند و معنی اویسی انیست کہ حضرت شیخ طریقہ شیخ عطار قدس اللہ روحہ
گفتہ اند کہ قومی از اولیا را اللہ عز و جل باشند کہ ایشان را مشائخ طریقت و کبرای
حقیقت اویسیان نامند و ایشان را در ظاہر حاجت بہ پیری نبود زیرا کہ ایشان را
حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وسلم در حجرۂ عنایت خود پرورش میدہد بیواسطۂ غیری
چنانکہ اویس را داد رضی اللہ عنہ و این عظیم مقام بود و بس عالی تا کرا اینجا رسانند
و این دولت بکہ روی نماید ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم
و بسیار از مشائخ این طریق را در اوان سلوک توجہ باین مقام بودہ است چنانکہ
شیخ بزرگوار شیخ ابوالقاسم گرگانی طوسی را کہ سلسلۂ مشائخ ابوالجناب نجم الدین
الکبری قدس اللہ تعالی ارواحہم بایشان می پیوندد و از طبقۂ شیخ ابوسعید
ابوالخیر و شیخ ابوالحسن خرقانی اند قدس اللہ تعالی ارواحہم در ابتدا ذکر این بود کہ
علی الدوام می گفتی اویس رہ و در طریق سلوک ارواح مقدسہ وسائط اند در وصول
فیض ربانی و تجلیات رحمانی اما در طریق جذبہ کہ طریق وجد خاص ست ہیچ واسطہ
درمیان نبود و مقصود از ذکر لا الہ الا اللہ توجہ بوجہ خاص ست کہ ضروری ہمہ موجودات
والتجا و اعتصام بصفت قیومیت ست چنانکہ عطار قدس اللہ سرہ می فرماید غزل

بادشاها دل بخون آغشته ایم	پای تا سر چون فلک سرگشته ایم
گفته من با شمایم روز و شب	یک نفس فارغ مباشید از طلب
چونکه با لطفت چنین همسایه ایم	لطف تو خورشید و ما چون سایه ایم
چون بود جان بخش بے سرمایگان	گر نگهداری حق همسایگان
رهبرم شو زانکه گمراه آمدیم	دولتم ده گرچه بیگاه آمدیم
هرکه در کویت بدولت یار شد	در تو گم گشت و ز خود بیزار شد
مبتلای خویشتن و حیران توام	گر بدم ور نیک هم زان توام
نیستم نومید و هستم بے قرار	بوکه در گیرد یکے از صد هزار

چون سالک را بهر دو صفت جلال و جمال پرورش دهند جلال او را جمال بود و جمال او را جلال باشد در استیلای خوف رجا بود و در غلبه رجا خوف باشد و در عین آن زمان که مظهر صفت جلال گردد بصفت جمال توجه تواند نمود آن نظر سلطان العارفین ابو یزید قدس الله تعالیٰ روحه بر مرید ابو تراب نخشی نظر جلال بود به نسبت تجلی ذات و آن مرید بصفت جمال پرورش یافته بود اگر بهر دو صفت پرورش یافته بودے او را قوت کشیدن بار آن نظر سلطان العارفین بودی و وجود بشریت او متلاشی نگشتے وقتے با محمد زاهد که درویش صادق بود در صحرائی بودیم بکاری بیرون آمده و تیشها با ما بود حاجتے پدید آمد تیشها را گذاشتیم و روی دران بیابان آوردیم و باهم دگر از هر نوع سخن می گفتیم تا سخن بدین جا رسید که سخن در عبودیت و فدا میرفت او گفت فدا تا چه باشد گفتم تا غایتے که اگر درویش را گویند ترا می باید مردن فی الحال بمیرد درین زمان گفتن صفتے در من پدید آمد که روی به محمد زاهد کردم و گفتم بمیر فی الحال محمد زاهد بیفتاد و روح از وی بکلی مفارقت کرد و مدتے برین صفت بگذشت تا چاشت بعد از مفارقت روح بیفتاده بود و نشست بر زمین و روی در آسمان و ماسوی قبله

از چاشت تا نیمروز دران روز هوا بغایت گرم بود و آفتاب در برج میزان بود
ازان صفت قوی مضطرب شدم و نیک متحیر گشتم در نزدیک آنجا سایهٔ بود زمانی
دران سایه در تحیر نشستم و باز از انجا بزودی آمدم و در روی وی نگاه کردم تنگ
و از اثر گرمی هوا سیاه میز دحیرت من زیاده شد ناگاه دران حالت الهامی
بدل من رسید که بگو محمد زاهد زنده شو سه بار این کلمه را گفتم اثر حیوة دران ظاهر شدن
گرفت و در اعضای وی حرکت پدید آمد و در همان ساعت زنده شد و بحال اصل
باز آمد بخدمت امیر سید کلال رفتم و آن قصه را بر ایشان عرض کردم چون در اثنای
قصه گفتم روح از بدن او مفارقت کرد و من متحیر شدم امیر فرمودند ای فرزند چرا
دران حالت نگفتی زنده شو گفتم الهامی بدل من رسید تا چنین گفتم و او بحال خود آمده
اهل تحقیق گفته اند پرورش بهر دو صفت جمال و جلال سالک را وقتی بود که بحقیقت
محبت ذاتی رسد و یکی از علامات رسیدن به محبت ذاتی سالک آن بود که
جهات صفات مقابلهٔ محبوب همچو اعزاز و اذلال و ضرر و نفع نزدیک سالک
یکسان بود و نیز اهل تحقیق گفته اند یعطی الحق سبحانه المحبوب من اولیائه فی الدنیا
اول ما یعطی اهل الجنة فی الآخرة و هو قوله کن فیکون و تلک الکلمة صورة الارادة الکلیة
و در صفت این مقام ست انچه گفته اند نظم

چون چنین خواهی خدا خواهد چنین	مید هد حق آرزوی متقین
کان لله بوده در ما مضی	تا که کان الله پیش آمد جزا

اما کمال معرفت و کمال ادب اقتضای آن کند که آن ولی محبوب ارادت خود را تابع
ارادت حق سبحانه و تعالی گرداند و ارادت حق را تابع ارادت خود نسازد و بشناسد
که آنحضرت تبعیت را نشاید و اگر این صفت از وی ظهور کند بی اختیار وی باشد
یعنی از خواست امتناع نماید بیت

تیر جستہ باز گرداند ز راہ	اولیا را ہست قدرت از آلہ

ونیز گفتہ اندکہ اولیاء اللہ در وقت ظہور مثل این صفت عیسوی المشہد باشند یعنی آن مرتبہ زندہ گردانیدن ایشان را بواسطۂ روحانیت عیسے باشد علیہ الصلوۃ والسلام سلطان العارفین ابویزید قدس اللہ تعالیٰ روحہ مورچہ در زیر قدم مبارک اسپردہ شد از کشتہ شدن آن مورچہ متالم ومتاثر گشت الہامی بدل او رسیدہ کہ در آن مورچہ دم در دم او در دمید مورچہ زندہ شد دران حالت ابویزید عیسوی المشہد بودند ونیز گفتہ اندکہ کاملان اولیاء اللہ را نصیب تمام ست از نور حیوۃ حقیقیہ کہ صفت ذاتیہ جناب احدیت ست وعکسے ازان بر فطرت سلیمۂ انسانیت یافتہ است ایشان اندکہ بر طہارت فطرت اند واز ظلمات طبیعت وصفات بشریت کہ تغیر کنندۂ آن فطرت ست خلاص یافتہ اند وچون ایشان از نور حیوۃ حقیقیہ بہرۂ تمام دارند باین نور بر بواطن واستعدادات وخواطر ونیات واعمال واحوال مخفیہ خلق مطلع میشوند بطریق فراست واز مطالعۂ ہیآت واوضاع بدنیہ آن معانی مخفیہ را ادراک میکنند ودیگر ہم باین نور حیوۃ حقیقیہ کہ نور آلہی ست دلہای طالبان مستعد را زندہ می گردانند وآن زندہ گردانیدن بحیوۃ حقیقیہ شریف تر ست از زندہ بحیوۃ حسیہ اما زندہ گردانیدن بحیوۃ حسیہ ومظہر احیاے حسے شدن کمتر ست ووقوع وے درمیان اولیاء اللہ عظیم تر ست در نفوس خلق بدان التفات نمودند منہا ہمہ دور افتادگی ہاے خلق ازانست کہ خود را دورمے اندازند وباختیار بار برخود زیادہ مے کنند وگرنہ قصور در فیض آلہی نیست خدمت امیر سید کلال تمثیل مے نمودند مے فرمودند کہ تا نم تعلقات دور نشود کوزہ وجود شائستۂ آن نشود کہ او را در خمدان درست در آرند باز چون کوزہا را در خمدان تصرف در آوردند بعضے ازان خمدان درست بدر مے آید وبعضے شکستہ واین بہ نسبت ظہور ارادت ازلیت وبا این ہمہ آن را

که شکسته بیرون آمده است فی الجمله هم امیدی هست که دیگر بار او را آرد سازند و با گلی دیگر یار کنند و کوزه سازند و بار دیگر بخم‌دان برند تا باشد که این بار درست بیرون آید و میفرمودند که امیر در آخر حیات سه شبان روز روی بقبله متوجه نشسته بودند و با کسی سخن نمی گفتند بعد از ان بسخن آمدند و شکر گفتند و فرمودند مقصود ازین توجه آن بود که شناخته

شود که این در را بقبول بازمی کنند یا به رد اولیاء الله را بحکم آیه لهم البشری فی الحیوة

الدنیا و فی الآخرة الآیه هم در دنیا در وقت رفتن از حق سبحانه و تعالی بشارت می بود بقبول و غفران و دیگر آنچه فرمودند همه در اقتادگیهای آخره بنا بر آنست که هر چند بنده را صفت اختیار و خواستهای طبعی کمتر می گردد وجود بشریت بیشتر نفی می شود و از آن نفی قرب بنده بحق سبحانه و تعالی زیاده میگردد زیرا که گفته اند ؎

قرب حق دوریست از بود خویش	بی زیان خود دنیا بی سود خویش

و بمقدار نفی اختیار بنده را با حضرت الوهیت موافقت در تندیر تقدیرات بیشتر میشود و بمقام رضا و سعادت نزدیکتر می گردد همواره بنده بواسطه ترک اختیار ها و خواستهای گوناگون طبیعی و محو گردانیدن آن صفات و تعینات بشریت از خود در درجات قرب ترقی می نماید تا چون بدرجه اعلی بی اختیاری رسد و او را بحقیقت هیچ خواستی نماند انگاه از حضیض بشریت بذروه عبودیت ترقی تواند بود و شایسته آن تواند گشت که بتصرفات جذبات الوهیت او را بمرتبه الفناء فی الله والبقاء به رسانند که اول درجات ولایت خاصه اوست و منتهای سیر الی الله است و مبدء سیر فی الله است عجایب این طور را نهایت نیست و سلوکی که عبارت از سیر الی الله است غالبا بحکم سنت الهی شرط این جذبه است که در سیر فی الله است نه آنکه هر که علی القطع طلب کند یا هر که سلوک کند به مقصود رسد

نه هر صدف که خورد قطره باران	درون سینه او گشت جای دردانه
صدف بباید و باران و بحر و چندین سال	هنوز نیست محقق که می شود یا نه

قلیل یطلع قلبا تے الی الحمے	کثیر وا اما الواصلون قلیل
غواصان را اگرچہ ستیمے نبود	در هر صدفے دُر یتیمے نبود
در عمر بنادر آنچنان سے افتد	وین دولت هر سیه گلیمی نبود

این سیر فی الله را مقام وصول خوانند و در سیر الے الله سیر عاشق ست بمعشوق و سیر فی الله سیر معشوق ست در عاشق واین سعادت بعد از فنای صفات بشریت وبے اختیاری حقیقی میسر گرددچنانکه در هر دو عالم اورا هیچ مرادے و واسطۂ نباشد جز او و این بے اختیاری حقیقی بواسطه بے اختیاری در تسلیم ولایت شیخ بود تسلیم ارادت شیخ نردبان تسلیم احکام قضا و قدر ست چون اینجا از عهدۂ تسلیم بیرون آید آنجا تسلیم تواند بود و چون از عهدۂ تسلیم در تصرفات ولایت شیخ بیرون آید حق عزت از پیش جمال حقیقت بکشاید و قاصد بمقصود و مرید بمراد رسد قال الجنید رح الاتصال بالحق بقدر الانفصال عن الخلق ومنها اثر توجه بروحانیت اویس قرنی رضی الله عنه انقطاع تمام و تجرد کلی از علائق ظاهری و باطنی بود و هرگاه که توجه بروحانیت قدوة الاولیا خواجه محمد علی حکیم ترمذی قدس الله روحه نموده شدی اثر آن توجه ظهور بے صفتے محض بودے و هرچند دران توجه سیر افتادی هیچ اثری وگردی وصفتے مطالعه نمے افتاد و چون آن وجود روحانیت در انوار حقیقت بے نهایت محو شود هرچند آدمی از خود وجودی طلبد وانچه سرمایۂ ادراک ست از خویشتن بجوید جز بے صفتے وبے نهایتے چیزی دیگر نه بیند آین سخن را وقتے سے فرمودند که از مبادی سلوک واحوال خود حکایت سے کردند و توجهات خود بارواح طیبه مشایخ کبار رضی الله عنهم وظهور اثر هر توجهی را در بیان آوردند گفته اند اولیاء الله مختلف اند بعضے بے صفت اند وبے نشان و بعضے بصفت اند و بعضے از صفات نشان مند گشته اند مثلاً گویند ایشان اهل معرفت اند یا اهل معامله اند یا اهل

مجملات اندیا اہل توحید اند وکمال حال ونہایت درجات اولیارا در بے صفتے
وبے نشانے گفته اند بی صفتے اشارت بکشف ذاتی ست که مقام بس بلند ست
و درجه بس شریف ست وعبارت واشارت ازکنه آن مرتبه قاصرست واین سخنان
نسبت بمتوسطانست که ادراک بیصفتی میتوانند کرد نه نسبت حال مبتدیان که ازادراک قاصراند

نظم

برتر از علم ست و بیرون از عیان — ذاتش اندر ہستے خود بے نشان
زو نشان جز بے نشانے کس نیافت — جان جز جان فشانے کس نیافت
گر عیان جوئی نهان انگه بود — ور نهان جوئی عیان انگه بود
ور بهم جوئے چو بیچون ست او — آن زمان از هر دو بیرون ست او
صد هزاران طور از جان برترست — هرچه خواهم گفت او زان برترست
عجز ازان همراه شد با معرفت — کو نه در شرح آید و نه در صفت

وکمال این مرتبه بے صفتے حضرت سید المرسلین است صلی الله علیه وسلم وهمه انبیا واولیا
علی حسب مراتبهم خوشه چینان خرمن سعادت اوئید و باستمداد از باطن مقدس او در درجات
این مرتبه ترقی مینمایند ومقام محمود که مخصوص بحضرت اوست صلی الله علیه وسلم اشارت
بکمال این مرتبه است واز خواص مرتبه بے صفتے آنست که صاحب این مرتبه از
اهل تمکین بود واز صحبت قلب بصحبت مقلب قلب پیوسته باشد وبجمیع صفات واخلاق
الٰهی متخلق ومتصف گشته باشد ومتصرف بود در احوال باطنی وبنابرین اورا ابوالوقت
گویند واز صفتے بصفتے باختیار خود انتقال تواند نمودن واز بقایای وجود بشریت بکلی صافی

شده باشد وازین معنے گفته اند

لیک صافی فارغ ست از وقت حال — صوفی ابن الوقت باشد در مثال
بسته بر رای جهان آرای اوست — حالها موقوف عزم ورای اوست

ومنها حدیث اجمعوا وضوءکم جمع الله شملکم
اشارت ست بآنکه وضوء باطن را با وضوء ظاهر جمع کنید تا استقامت باطن بحال آید

ستقامت باطن آنست که در جنب کلمهٔ توحید همه تعلقات روحانی وجسمانی منفی گردد
آن همه تعلقات استقامت احوال ست ودلیل بر استقامت احوال استقامت
ال ست که امتثال امر ونهی خداوندست وتعظیم فرمانهای حضرت او جل ذکره است
ز باستقامت افعال استقامت احوال معلوم نمی گردد ورونده راه را همه آیینه
ش وکوشش می باید تا کار او بجای رسد روش یعنی رعایت ادب با اهل الله
شش یعنی سعی نمودن در کارهای حق سبحانه وتعالی وعمل کردن بانچه او را معلوم شده
ست هرچه میگوئیم از لوازم است که بآن عمل کنیم لم تقولون ما لا تفعلون کاری مشکلست
ذکر و نفی اذکر کم ذکر حق سبحانه وتعالی یا ذکر دوست بدان هر آیتی که مذکورست
هرچه دیده شد و دانسته شده همه غیرست وحجابست بحقیقت کلمهٔ لا آنرا نفی باید کردن
ی خواطر که شرط اعظم سلوک ست سبب تصرف عدم در وجود سالک که آن تصرف
م از نتیجهٔ جذبهٔ الهی ست بکمال میسر نگردد ووقوف قلبی برای آنست که اثر آن حق
طالعه کرده شود وآن اثر در دل قرار گیرد و رعایت عدد در ذکر قلبی برای جمع
اطر متفرقه است و در ذکر قلبی چون عدد از بیست ویک بگذرد واثر ظاهر نشود
یل باشد بر بیحاصلی آن عمل واثر ذکر آن بود که در زمان نفی وجود بشریت منفی شود
ور اثبات اثری از آثار تصرفات جذبات الوهیت مطالعه افتد آنکه خداوند جل
کره در کلام مجید میفرماید ما عندکم ینفد وما عند الله باق در معنی این آیه چنان باید
انستن که اعمال صالحه وافعال حسنه که از اهل ایمان در وجود می آید وقتی عند الله
می گردد که در محل قبول حضرت او جل ذکره افتد وعلامت قبول عمل نفی شدن
جود بشریت است در آن عمل وظاهر شدن اثر تصرفات جذبهٔ الهیست بدان
وفقک الله تعالی ذرتمه بعضی ازین فوائد که اهل بصیرت روح الله ارواحهم
گفته اند مقصود از سرهمه عبادات ذکر خداوندست عزوجل وبسعادت عظمی کسی رفتن

که ازین عالم انس و محبت حق سبحانه و تعالی بروی غالب بود و غلبه انس و محبت او جز
بدوام ذکر او عز وجل نبود و اصل مسلمانی کلمه لا اله الا الله ست و وی عین ذکرست و همه
عبادات دیگر تاکید این ذکرست و روح نماز تازه کردن ذکر حق ست سبحانه بر دل
به سبیل هیبت و تعظیم و مقصود از روزه کسر شهوتست تا چون دل از مزاحمت شهوات
خلاص یابد صافی گردد و قرارگاه ذکر شود و مقصود از حج ذکر خداوندخانه است و شوق
بلقای وی و ترک دنیا و ترک شهوات و معاصی برای فراغت ذکرست پس مقصود
از امر و نهی ذکرست و حقیقت ذکر آن بود که از همه گسسته شود و از محبت حضرت الهی
بهیچ چیز دیگر التفات ننماید و او را هیچ معبودی نماند که طاعت او بر دجز حق سبحانه و تعالی
و هوای معبود وی نبود و علامت حقیقت ذکر آن بود که در وقت امر و نهی خداوند را
عز وجل فراموش نکند و امتثال فرمان بجا آورد و گرنه نشان آن بود که ذکر او جز حدیث
نفس پیش نبوده است پس می باید که اساس مواظبت بر ذکر بر توبه نصوح باشد از
جمله معاصی ظاهری و باطنی به نسبت خلق و نسبت حق سبحانه تعالی که ذکر با وجود
مخالفت مذکور را اثر حقیقی نبود و دیگر از شرائط آنست که در طلب صادق بود و در طلب
و داعیه سلوک راه او را کمال حاصل باشد تا هرچه او را از سلوک مانع آید و مشغول گرداند
از آن متوحش گردد و نفور شود و از وجود نیز گریزان شود تا از همه روی تواند گردانید
و مشغول ذکر حق سبحانه و تعالی تواند گشت شعر

سیر آمده از خویشتن می باید	برخاسته از جان و تن می باید
و شیخ عطار قدس الله سره العزیز میفرماید	شعر یاد او مغز همه سرمایه است
ذکر او ار واح را پیرایه است	تو زننگ خویش نگذشتی دمی
بر تهور نام او گویی همی	و فائده کلی از ذکر آنگاه حاصل شود

که از شیخ کامل صاحب تصرف تعین گرفته باشد تا از آن تخم ذکر حقیقی که در طالب

مستعد وتلقین وتصرف صاحب ولایت افتاده باشد ثمرهٔ ولایت بکمال حاصل آید تو تا
کلمه بقدر نورانیت دلیست ونورانیت دل بقدر زوال هواست وشیخ کامل هوا را
تتبع نبود دل او را نورانیت تمام بود و اول راه آن بود که صفات مذمومه را از
باطن خویش بقدر وسع دفع کنند تا چون زمین اول از خار وخاشاک طبیعت خالی
گردد شایستهٔ آن شود که تخم ذکر دران پاشیدن گردد لیکن صفت ذمیمه پیش مبتلا بود
جهد دفع آن نیز کند اگرچه اول در تصفیه دل باید کوشیدن در مبدای بکلی به تبدیل اخلاق
مشغول نباید شدن زیرا که چون توجه بشرط حاصل آید و بر مراقبه ادامت شود تصفیه
دل دست دهد بامداد فیض حق سبحانه وتعالی چندانی به تبدیل اخلاق وتحصیل صفات
دل میسر گردد که بعمرها بمجاهدت دست ندهد و چون این معنی بفیض فضل حق سبحانه وتعالی
بحاصل آید بحد اعتدال وطریق صواب باشد و هرچه او را از رفتن راه مشغول گرداند
از پیش بردارد زیرا که راه نتوان رفتن الا بدل فارغ و چون این همه گرچه مشکل و چون
مشکل کسے بود که طهارت کرد اکنون او را با امام حاجت بود که با واقتدا کند
و آن پیر راه و کامل تصرف است بسبب آنکه راه حق سبحانه تعالی پوشیده است و راه
های شیطان براه حق آمیخته راه حق یکیست و راه باطل هزار ولا تتبعوا السبل فتفرق بکم عن سبیله

قطعہ

نیست ممکن در رہ عشق اے پسر
راہ بردن بے دلیل راہ بر
رو بجو یار رحمدانیے را تو زود
چون چنین کردے خدا یار تو بود
گر ز تنهائے تو نومیدے شوی
زیر ظل یار خورشیدے شوے
وانکه در خلوت نظر بر دوخته است
آخر آن را هم زیار آموخته است
خلوت از اغیار باید نه زیار
پوستین بهر دے آمد نے بهار
یار آئینه است جان را در حزن
در رخ آئینه اے جان دم مزن
تا بنوشد روے خود را از دست
دم فرو خوردن بباید هر دست

در کلام مجید فرموده است اتقوا الله وکونوا مع الصادقین

گر نتوانی ز خود بریدن	در پهلوی پهلوان ما باش
هم درین معنی گفته اند	در پهلوی راستین نشین تا بدل رسی
پهلوی چیش نیابی از هر که پرسی	و چون سعادت صحبت او را دریافت

تصرف خود را فانی کند و در باطن او هیچ تصرف نبود کار خود جمله با و گذارد و بدانکه منفعت در خطای مقتدا بیش ازانست که در صواب او اگرچه وجه آن نداند حضرت خواجهٔ ما قدس الله روحه میفرمودند که یکی از فوائد مشورت باهل دل و مردم عزیزانست که اگر در آخر ام وجه صواب در انکار ظاهر شود وجود تو در میان نباشد و اگر خلاف صواب ظاهر شود هم وجود تو در میان نباشد مشائخ طریقت قدس الله تعالی ارواحهم از جمله اذکار ذکر لا اله الا الله را اختیار کرده اند حدیث نبوی چنین وارد است که افضل الذکر لا اله الا الله وصورت این ذکر مرکبست از نفی و اثبات و بحقیقت راه بحضرت عزت باین کلمه توان برد حجب رونده گان نتیجه نسیان ست و حقیقت حجاب انتقاش صور کونیه است در دل و در انتقاش نفی حق و اثبات غیر ست و بحکم المعالجة بالاضداد درین کلمه نفی ماسوای حق سبحانه تعالی ست و خلاص از شرک خفی جز از مداومت و ملازمت بر معنی این کلمه حاصل نیاید پس ذاکر باید که در طرف نفی جمیع محدثات را بنظر فنا و ناخواستن مطالعه میکند و از معنی ذکر می اندیشد و نفی خواطر دیگر می کند و در طرف اثبات وجود قدیم حضرت عزت را جل ذکره بنظر بقا و مقصودے و مطلوبے و محبوبے مشاهده می فرماید در هر ذکر در اول و آخر حاضر می باشد و هر چیزے که دل را با آن پیوندی بیند بنفی آن پیوند را باطل می کند و باثبات محبت حق را قائم مقام آن محبت مے گرداند تا بتدریج دل از جمله محبوبات و مالوفات فارغ شود و هستے ذاکر در نور ذکر مضمحل گردد و بعلائق و عوائق وجود بشریت از و برخیزد و گفته اند بازداشتن

نفس در وقت ذکر سبب ظهور آثار لطف ست و مفید شرح صدر و اطمینان دست
دیاری دهنده است در نفی خواطر و حادث که آن باز داشت نفس سبب وجدان
حلاوت عظیمه است در ذکر و واسطهٔ بسیاری از فوائد دیگر و حضرت خواجهٔ ما قدس الله
روحه در ذکر باز داشتن نفس را لازم می شمردند چنانکه رعایت اعداد را لازم نمی شمرده اند
اما رعایت وقوف قلبی را هم میداشتند و لازم می شمردند زیرا که خلاصهٔ آنچه مقصود ست
از ذکر در وقوف قلبی ست و واسطهٔ مطالعهٔ جمیع مکونات و محدثات بنظر فنا و مشاهدهٔ وجود
قدیم حق سبحانه بنظر بقا و ملازمت برین معنی صورت حقیقت توحید در دل ذاکر قرار گیرد
و چشم بصیرت وی کشاده گردد تا او را میان عقل و توحید هیچ تناقض نماید و درین مقام
حقیقت ذکر صفت لازم دل گردد و بعد ازان بجای رسد که حقیقت ذکر با جوهر دل
یکی گردد و هیچ اندیشه غیر حق سبحانه نماند و ذاکر در ذکر و ذکر در مذکور فانی گردد و چون بارگاه
دل از زحمت اغیار خالی گردد و به حکم لا یسعنی ارضی ولا سمائی ولکن یسعنی قلب عبدی المؤمن
الحدیث جمال سلطان الا الله تجلی نماید بر حکم دعوة اذکرکم مجرد از لباس حرف و صوت
و خاصیت کل شیء هالک الا وجهه آشکارا گردد و ذکر در ح با ذاکر و جود او در بحر نا متناهی
اذکرکم مستغرق و مستهلک گردد

ذکر کن ذکر تا ترا جان ست — پاکی دل ز ذکر یزدان ست
چون تو فارغ شوی ز ذکر بذکر — ذکر خفیه که گفته اند آن ست

یاد کرد و بازگشت و نگهداشت
و یادداشت مقصود از ذکر لسانی و قلبی و نگهداشت که مراقبهٔ خواطر ست یادداشت
است که مشاهده و فانی شدن و ذکر خفیه است علی الحقیقة و ذکر لسانی و ذکر قلبی بمنزلهٔ
تعلیم الف و با ست تا ملکهٔ خواندنی او را حاصل آید و اگر معلم حاذق بود و در طالب
صادق قابلیت استعداد آن یابد شاید که در قدم اول او را خواننده گرداند و بمرتبهٔ
یادداشت بی زحمت تعلم الف و با برساند اما اغلب طالبان آنانند که ایشان را بر یاد د

دلالت کردن پیش از ذکر لسانی و قلبی بمنزلهٔ آنست که یکی پر و بال ندارد و داورا
تکلیف مے کنند و می گویند بر پر و بر بام برآے

قطعه
ما بپر عشق میپریم سوی فلک — زانکه عرشیست اصل جوهر ما
ساکنان فلک نظر کنند — از صفات خوش و هنر ما
گل ما بجیست و شکر ما — دلبرے ما شدست دلبر ما
ما همیشه میان گل شکریم — زان دل ما قوی ست در بر ما
زهره دارد هوا دشت طبعی — که بگردد بگرد شکر ما
ذره هاے هوا بریزد روح — از دم عشق روح پرور ما

وگفته اند حقیقة الذکر عبارة عن تجلیته بذاته سبحانه من حیث اسم المتکلم اظهار الصفاته الکالیة
و وصفا بنعوته الجمالیة والجلالیة و ذکر بے شرک خفی اکنون دست دهد و سر کلمهٔ شهد الله
انه لا اله الا هو آشکارا گردد ـــه تا ز خود بشنود نه از من و تو + لمن الملک الواحد القهار
روح در بدایت فطرت اگرچه حق سبحانه را به یگانگی دانست اما بیگانگی نشناخت
زیرا که شناخت از شهود خیزد و شهود از وجود درست نباشد که شهود ضد وجود ست
چون وجود روح پدید آید عین وجود او دوگانگی اثبات گردد و در شرح این اطنابی دارد
و مقصود آنست که اشارت شود بچیزی از معنی آنچه حضرت خواجهٔ ما قدس الله روحه
فرموده اند در معنے اذکرکم و ذکر حق سبحانه بنده را توفیق یاد کرده است بران
مراتبی که ذکر راست یعنی ذکر زبان و ذکر دل و ذکر روح و ذکر سر و ذکر خفی دل واسطه
دو عالم جسمانی و روحانی ست و روح را واسطهٔ دو عالم دل و سر ست و مرتبهٔ سر نزد
طائفهٔ اهل الله برتر از مرتبهٔ روح و قلب ست و نزد طائفهٔ برتر از مرتبهٔ قلب و
فروتر از مرتبهٔ روح ست و بحقیقت سر عین روح و دل ست در نهایت مقام و هریک
چون در مقام خود متجلی گردند و بوصف غیریت متصف باشند و آن صفت غیریت سر باشد

به نسبت کسی که بآن نهایت دل و روح که ذکر کرده شد نرسیده باشد و خفی بروحی نسبت
خاص حضرت که خاصان حضرت را دهند که واید هم بروح منته تا واسطه گردد میان عالم
صفات خداوندی و میان سر تا بواسطهٔ آن راه یابند بعالم صفات الوہیت مصرع
که رستم را کشد هم رخش رستم ❊ لا یحمل عطایا الملک الا مطایا الملک و ذکر در مرتبهٔ خفی تا
بحقیقة ذکر خفیه و سر آن چنانچه خلفای خانوادهٔ حضرت خواجهٔ بزرگ خواجه عبد الخالق
غجدوانی قدس الله تعالی روحه بآن اشارت فرموده اند یکیست زیرا که تا وجود
روحانیت باقیست و بمرتبهٔ فنا نرسیده است آن ذکر بحقیقت خفیه نیست سخن کبرا که لا
یطلع علیه ملک فیکتبه ولا النفس فتعجب به اشارت بآنست چون بحقیقت فنا برسد اینجا بود
که باطن او از نفی باستد و جز اثبات نتواند بود و ذکرا و الله الله شود اینجا بحقیقت کلمه و
و سر او برسد و حضرت خواجهٔ ما قدس الله تعالی روحه در بیان این معنی بسیار فرموده اند
که حقیقة الذکر الخروج عن میدان الغفلة الی فضاء المشاهدة و مشاهده در تجلی ذات بود
و مکاشفه در تجلی صفات و محاضره در تجلی افعال و مقصود از ذکر لسانی توجه کلیست بجمیع
قوای روحانی و جسمانی تا نفی خواطر شود باین توجه کلی از ملازمت و مداومت باین ذکر
بدل برسد و از زبان بدل باز منتقل شود و در دوام ذکر قلبی نوری از انوار الٰهی متجلی گردد
و باطن بنده را مستعد تجلیات صفاتی و اسمائی و قابل تجلیات ذاتی گرداند والله
الموفق و کمال درجات و مراتب ذکر آنست که مذکور بدل مستولی شود مذکور ماند و بس
و همگی دل او دوست گردد فرقست میان آنکه همگی دل ذکر دوست گردد و آنکه همگی
دل دوست گردد نتیجهٔ محبت مفرط بود که آن را عشق خوانند عاشق گرم و همگی او را
معشوق دارد و باشد که از غایت مشغولی بمعشوق نام معشوق را نیز فراموش کند و چون
چنین مستغرق گردد که وجود خود را و هر چه هست جز خدا تعالی فراموش کند بحقیقت
این معنی رسد که واذکر ربک اذا نسیت غیره و نسیت نفسک لان تحقیق المذکور و شهوده

بوجب نفی الغیر فاثباتک تثبت الغیریة فاثنینیتک تثبت الغیریة و چون بحقیقت این معنی
برسد که خود را و هرچه هست جز حق تعالی فراموش کند و این حالت را فنا و نیستی گویند و
نهایت سیر الی الله بود و اکنون با دل راه تصوف و عالم توحید و وحدانیت و مبدأ
درجات ولایت خاصه رسیده باشد و این جا گفته اند

قطعه چیست معراج فلک این نیستی		عاشقان را مذهب و دین نیستی
هیچکس را تا نگردد او فنا		نیست ره در بارگاه کبریا

و اینجا بود که صورت ملکوت بروی روشن گردد و ارواح انبیا و اولیا و جواهر ملائک
علیهم الصلوة والسلام بصورتهای نیکو نمودن گیرند و آنچه خواص حضرت الوهیت ست
پیدا آمدن گیرد و احوال عظیمه پدید آید و از مشاهدهٔ صورت بدرجاتی ترقی کند که عبارت
ازان نتوان کرد و هر کس را چیزی دیگر پیش آید و درین گفتن فائده نیست این راه
رفتن ست نه راه گفتن اما مقصود اهل الله از شرح این نوع سخنان ترغیب طالبانست
و در وجود روحانی نیز فانی گردد تا از رویت جلال و کشف عظمت الهیت بر دل و
غلبات اینحال دینی و عقل فراموش گردد و احوال و مقامات در نظر همت او حقیر نماید
از عقل و نفس فانی گردد از فنا نیز فانی گردد اندرین حین فنا زبانش ناطق گردد و تن خاضع
و خاشع گردد و درعین این فنا حیرت و بے نشانے بود فخفیة فی کسوة الآیة ب

کس را ندهد ز تو نشانے		اینست نشان بے نشانے	

و اگر کسی در ذکر باین درجه نرسد و این احوال و مکاشفات وی را نبود لیکن ذکر بر دے
مستولی گردد و در دل متمکن شود و معنی کلمهٔ توحید آن معنی که دران حرف نبود و عربی و
فارسی نباشد بر دل غالب آید و دل بذکر و معنی او قرار گیرد چنانکه دل را بتکلف بجای
دیگر باید برد و این نیز اعظم بود که چون دل بنور ذکر آراسته گشت کمال سعادت را مهیا
باشد هرچه درین جهان پیدا نیاید در آن جهان پیدا آید و چون زمین دل از خار و ساوس

دنیا خالی کرد تخم ذکر در وی ودیعت نهاد اکنون هیچ نماند که باختیار تعلق دارد واختیار
آنا انیجا بود پس بعد از آن منتظر می باشد تا چه پیدا آید و غالب آن بود که این تخم ضایع نماند
که من کان یرید حرث الآخرة نزد له فی حرثه و ذکر بر دوام کلید عجایب ملکوت ست
و قرب حضرت الٰهیست و ذکر بر دوام نه آنست که بزبان یا بدل بود بلکه آنست که
همیشه ملازم و مراقب دل باشد و دل را بعد از انکه صافی گردانیده باشد از عداوت
خلق و ذکر ایشان و از ذکر ماضی و مستقبل و از مشغله محسوسات و از غضب و اخلاق بد
و شهوات دنیا و طلب آن با حق تعالی دارد و هیچ غافل نباشد که حقیقت ذکر نزد بعضی
غفلت ست که گفتن دل هم حدیث نفس بود و غلاف و پوست حقیقت ذکر باشد و
دوام مراقبه دولت بزرگیست و علامت صحت مراقبه موافقت احکام الٰهیست و نیک
دشوار بود همیشه دل خویش را بر یک صفت و بیک حالت داشتن و مداومت مراقبه
طریق ست موصل بحقائق و دوام مراقبه بی مقدمهٔ قطع علائق و عوائق و صبر بر مخالفت
نفس و احتراز از صحبت اغیار میسر نگردد و شیخ بزرگوار شیخ شهاب الحق والدین السهروردی
قدس الله سره العزیز فرموده اند که مبتدی بر فرائض و سنن اقتصار نماید و اوقات دیگر
بذکر بسر برد و متوسط را مداومت بر تلاوت قرآن بعد از ادای فرائض و سنن اولی ست و
همان خاصیت که اهل هدایت را از ملازمت ذکر روی نماید و را از تلاوت حاصل گردد
با زوائد دیگر چون تجلیات صفات مختلفه بواسطهٔ تلاوت آیات مختلفة المعانی و دقائق
فهوم و حقائق علوم و منتهی را که نور ذکر صفت ذاتی او گشته است فاضلتر وردی و
کاملتر عملی نماز ست که عبادت تامه جامعه است و حضرت خواجه امام محمد بن علی حکیم
ترمذی قدس الله تعالی روحهما از سفیان ثوری رضی الله عنه نقل کرده اند باسناد خود
که فرموده سمعنا ان تلاوة القران افضل من الذکر و انگاه در تقویت این سخن فرموده و چه
نیک غوصی کرده است گوینده این سخن برای آنکه بکلام حق سبحانه ذکر حق کردن فاضلتر

ازان باشد که بکلام خود فان القرآن لم یخلق منذ نزل الی العباد ولا یخلق ولا یدنس

فهو علی طراوته وطیبه وطهارته وله کسوة الی نور عظیم لائق بجناب المتکلم وهو الله عز وجل و

ذکر الذی یذکره العبد مبتدعا من تلقاء قلبه من علمه بربه لا کسوة واگر کسی معنی قرآن نداند

باید که دل حاضر دارد در خواندن ونگذارد تا حدیث النفس او را بهر جانب برد ودل را

بنور تعظیم وتوقیر آراسته دارد و در دل وی حاضر بود عظمت قرآن که سخن خدایست

عز وجل وصفت ویست وقدیم ست اگر حقیقت معانی این حروف آشکارا شود بهفت

آسمان وهفت زمین را طاقت تجلی آن نباشد وامام احمد حنبل رحمة الله علیه می گوید

خداوند عز وجل را بخواب دیدم گفتم یارب تقرب بتو بچه چیز فاضلتر گفت بکلام من قرآن

گفتم اگر معنی فهم کنند واگر نه گفت اگر فهم کنند واگر نه یحیی از کبرا میگوید قدس الله ارواحهم

کسیکه دارو خورد و نداند که چه میخورد اثر کند قرآن نیز اثر کند وهر حرفی از قرآن بمنزله کویست

که بر وجود بشریت واقع میشود و او را فنا می کند وآثار او را دفع می کند وچون نور قرآن

بنور دل مومن جمع شود نورانیت زیاده شود وجود بشریت بیشتر متلاشی گردد خواجه

امام محمد بن علی حکیم ترمذی قدس الله روحها فرموده اند که جمله وظیفه تلاوت قرآن در شب

فاتحه وقل یا ایها الکافرون وقل هو الله احد وقل اعوذ برب الفلق وقل اعوذ برب الناس

وخاتمه سوره حشر وخاتمه سوره بقره ست وجمله وظیفه سوره یس ست وحضرت عزیزان

خواجه علی رامیتنی قدس الله روحه فرموده اند که هرگاه سه دل جمع آید کار بسته مومن

برآید دل قرآن ودل بنده مومن ودل شب وحضرت امام ربانی خواجه یوسف

بن ایوب همدانی قدس الله روحها که سلسله مشائخ خواجه ما قدس الله تعالی ارواحهم

بایشان می پیوند وچنین فرموده اند طالب را باید که شب وروز را مستغرق کلمه

لا اله الا الله گرداند وخواب وبیداری بر گفتگوی وی نفقه کند دست از نوافل نمازها

وذکرها وتسبیحها بدارد واقتصار برین کلمه کند جائیکه علم لدنی وحکمت الهی بود خدمت نفل

رحمت بود هر روز و شبی بلکه هر ساعت و لحظه پندارد که در لا آله الا الله نور مسلمانی ست
زهر چه جز لا آله الا الله ست الا نماز فرض و سنت اِحتراز کند بکلی از چنان لا آله الله را لا بد و
ناچار داند و مابقی را بلا و محنت شناسد تهی گردد از اندیشهٔ کلی کائنات و تعلق گیرد بذکر لا آله
الا الله در همه حالات و ساعات و در قطع علائق مخلوقات هیچ آلتی از افعال و اذکار
ظاهری و باطنی کاملتر و شافی تر از قول لا آله الا الله نیست شیخ شهید مجد الدین بغدادی
قدس الله تعالی روحه گفته اند اتفق المشائخ قدس الله تعالی ارواحهم علی ان المرید
السالم یسلک طریق لا اله الا الله مدة قریبة باربعین سنة لا یصل الیٰ حقیقة الا الله و حضرت
خواجه امام محمد بن علی حکیم ترمذی قدس الله تعالی روحها فرموده اند کسیکه دوام دولت
ایمان طلبد باید که در هر کاری و در هر حالی عادت وی گفتن لا آله الا الله بود و ظلمت
شرک خفی را بأین کلمه همواره دور می کند از خود و ظهور نور ایمان را بر دل خود تازه میدارد
چنانکه رسول صلی الله علیه وسلم فرموده اند جددوا ایمانکم بلا اله الا الله الحدیث و منها اهل
تلوین را مرتبه ندماست تا ایشان را بی اختیار ایشان بحضرت سلطنت ندارند بار نیابند
و اهل تمکین را مرتبهٔ وزراست که حضرت سلطنت ایشان را نائب مناب خویشتن ساخته است
و در تصرف ملک اختیار داده و مطلق العنان گردانیده پس اهل تمکین حال ایشان از زوال
ایمن بود و هر گاه که خواهند باختیار از صفتی بصفتی و از حالتی بحالتی منتقل گردند اهل
تمکین را نیز تلوینات احوال هست اما فرق ست ایشان بر احوال باطنی خویش غالب اند و
متصرف می توانند شد و آنکه طائفه از اهل الله گفته اند که مقصود از وعید تخفیف ست
این سخن از ایشان در وقت مطالعهٔ الطاف ربوبیت بوده باشد و در زمان غلبه و تصرف
آن حال بر ایشان اما طائفه از اهل الله که بر احوال باطنی خویش متصرف باشند آن احوال
را بمیزان شرع سنجند اگر موافق قانون شریعت بود بران اعتماد نمایند و بظهور آرند و
اگر نه بران اعتماد نکنند یکی از کبرا قدس الله ارواحهم میگوید لا اقبل من قلبی الا بشاهدین

عدلین الکتاب والسنة وآن شام که عبدالله خجندی با پیوست در آخر آن دوازده سال
بعداز واقعه که خواجه محمد علی حکیم ترمذی قدس الله تعالی روحه در ترمذ با ونموده بود و باد دران
واقعه فرموده که خود را تشویش مده این زمان وقت ظهور آنچه می طلبی نیست این معنی در بخارا
بعداز دوازده سال ترا خواهد بظهور آمدن و بصحبت آنکس خواهی رسیدن وقصهٔ واقعه
خود را تمام بگذاردند و اظهار طلب کردند دران واقعه دیده شد که مرا براندند و بگنج خانه
رسانیدند دریچه دران گنج خانه پدید آمد بران دریچه زنجیری و قفلی کلید آن قفل بیاوردند
و بمن تسلیم کردند مرا میل آن شد که قفل را بگشایم اندکی بگشادیم شعلهٔ بزرگ بران آمد با خود نیز
گفتم اگراین در را حالیا تمام بگشایم کس را قوت این شعلها نتواند بود کلید با منست هر وقت
که اختیار باشد بمقدار مصلحت میتوان کشود در صفت اهل تمکین گفته اند از رق تصرف احوال
آزاد شده اند و حجاب از پیش بصیرت ایشان بکلی برخاسته است هیچ سببی از اسباب تغیر
و ضعفی بحال ایشان راه نیابد و هیچ چیز از ممکنات سر ایشان را از مشاهدهٔ محبوب و اشتغال
بآن مشغول نتواند کرد اختلاط با خلق و مشاهدهٔ احوال ایشان در ایشان اثر نکند وصفت ایشانرا
تغیر نتواند کرد چنانکه اهل تلوین و اهل تمکین را به ندما و وزرا تشبیه فرموده اند ولی عزلت و
ولی عشرت هم بوزیر و ندیم تشبیه کرده اند ولی عزلت اشرف ست به نسبت حال و ولی
عشرت افضل ست بحسب کمال و هم چنین ملک مقرب اشرفست از انسان ناقص و انسان کامل افضل
و اکمل ست از وی و آنکه در صحیح وارد ست در حدیث قدسی وان ذکرنی فی ملأ ذکرته فی ملأ
خیر منهم و هم چنین آنچه وارد ست در حدیث قدسی دیگر در وصف ولی عزلت ست ان من غبط
اولیائی عندی مؤمن خفیف الحاذ و آنچه دران حدیث دیگر وارد ست که رسول صلی الله علیه
وسلم فرمود ان لله تعالی عباداً لیسوا بانبیاء ولا شهداء یغبطهم النبیون والشهداء لقربهم و مکانهم من الله
عز و جل ولقد تمنی اثنا عشر نبیاً انهم کانوا من امتی و آنچه وارد ست در احادیث دیگر که مثل این
احادیث ست موهم تفضیل خواص ملک بر خواص بشر است و موهم تفضیل ولی بر نبی ست در فع

آن وہم وتحقیق جواب ازان شبہہ بنا براین معنی ست کہ فرق ست میان شرف جال و میان فضیلت وکمال **ومنہا** طریقۂ اہل اللہ برانواع ست بعضے برخصت عمل کردند ایشان را مقصود از رخصت نفع خلق بودنہ وجود خود وبعضے عمل بعزیمت کردند مقصود ایشان نیز نفع خلق بودنہ وجود خود اما نفع خلق در عمل بعزیمت بیشتر ست وظہور دران تمام تر واز خطر دور تر ہمہ در کار اند ہر آدمی مثال درختی ست درخت بے نتیجہ نبود یا میوہ دہد اگرچہ میوہ مختلف طعم باشند یا در سایۂ او بیاسایند یا از حسن وطراوت او بنظر اعتبار بہرہ گیرند **نظم**

ہر کس بدرت در آرزوئی دگراست	اندر تگ وپوے وجست وجوی دگراست
گرچہ کس را ہیچ کار و بار نیست	جملہ بیکار اند وکس بیکار نیست

کمال وجود اہل اللہ ورای عقیدۂ خلق ست وزیادہ ازانست از عقیدۂ خلق جز بار خاطر چیزی دیگر نیست مقصود ازان عقیدہ واظہار کمال البتہ تربیت وجود خلق است بار ہستے برای منفعت دیگران می باید کشید ودر باطن آن ہستی را از خود نفی مے باید کرد نسبت تربیت ومنفعت وجود ایشان در اظہار کمال قصور ونقصان ست در باطن ایشان ازین معنی در دعا آمدہ است اللہم لا تحدث لی عزا ظاہرا الا احدثت لے ذلۃ باطنۃ بقدرہ ولا ترفعنی عند الناس درجۃ الا حططتنے عند نفسے مثلہا داعیۂ طلب کہ در یکے پدید مے آید وصحبت اہل اللہ را طالب مے شود محض فضل الٰہیست در حق آنکس زیرا کہ ع منشور غمش بہر دل وجان ندہند* باید کہ قدر آن نعمت بزرگ را بشناسد واگر ہمہ آن بود کہ زبانی گوش دل را بہ سخن اہل اللہ دارد وتوفیق آن یابد وآن داعیہ تربیت دہد و تقویت کند ونظر اہل اللہ بران داعیۂ طلب کہ بے اختیار ایشان در یکے پدید آید و ظہور کند بیشتر ست چہ اگر باختیار ایشان در یکے آن داعیۂ طلب ظہور کند آن اختیار از ایشان محل خطر بود ونفی آن اختیار در باطن بر ایشان لازم می گردد تا بے اختیار ایشان از غیب چہ پدید آید وبپسندیان واہل طلب را بنزدیک خداوند سبحانہ وتعالیٰ

ونزدیک اہل اللہ تعظیم ونفاذ قولیست وبرای انیست کہ یاد آور دازراذ ارایت سے
طالبا فکن لہ خادما ظہور داعیہ طلب دولتے بزرگ ست زیراکہ تا حق سبحانہ وتعالے
بصفت ارادت بروح بندہ تجلے نکند عکس ارادت اپنے در دل بندہ پدید نیاید
وطالب حق سبحانہ وتعالی وطالب صحبت دوستان وی نگردد

ع جوینده ازان نہ کہ جویان تو نیست		در جویاے بدان ترا جویان ست

وتربیت وتقویت این صفت دران بود کہ تسلیم تصرفات ولایت شیخ کامل مکمل گردد
تا بعنایت خداوند عزوجل مقصود زود بحصول پیوند دواگرنہ نظر آن دارد کہ آن صفت
طلب دروی بقا نیابد ومنہا طریقہ اہل باطن کم دیدن وکم زدن ونیستے وافتقارست
ودید قصور اعمال ومشاہدہ نقصان احوال وجود بشریت ہیچ چیز چنان ستفی نگردد
کہ بدید قصور یکے از حکمتہاے کہ بنابران زلت برانبیا گذرانیدند این بود وحقیقت استغفار
آنست کہ استغفار از وجود بشریت بود کہ اصل ہمہ گناہان ست بعد ازانکہ وجود بشریت
را بشناسد والم بقاے آن رادرخود دریابد دوران آن دورماندگی از سر تضرع
در حضرت صمدیت جل ذکرہ بنالد تا حقیقت استغفار بود **نظم**

خلق ترسد از تو من ترسم ز خود		کز تو نیکی دیدہ ام وز خویش بد
دولت در دمسلمانیسم دہ		نیستی نفس ظلمانیسم دہ

در گذرانیدن قصور بر اہل اللہ ہم حکمت نفی وجود بشریت ایشان است واعتراض
موسیٰ بر خضر علیہ السلام کہ بجہت غیرت شریعت بود یکے از حکمتہا کہ دران نفی وجود
موسیٰ بود علیہ الصلوۃ والسلام مرشدے علی الحقیقۃ جل ذکرہ ہر یک از دوستان
خود را نسبت بحال او تربیت مے فرماید وچون اولیاے امت را از نسبت ولایت
سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم بہرہ ایست ہر آئینہ از نسبت ولایت پیغامبران دیگر
علیہم السلام نیز بہرہ بود اولیاے امت را بہرہ از علم لدنی بہ نسبت مشرب خضرست

علیہ الصلوٰۃ والسلام و بہ نسبت استمداد از روحانیت او اگرچہ اولیاء رحمۃ اللہ علیہم
بواسطہ صورت جسمانیت وقتی باشد کہ غافل باشند از ان استمداد اولیای امت
را اقتباس انوار از مشکوٰۃ روحانیت بعضے از انبیاء علیہم السلام مے باشد واستمداد
باطن از روح آن نبی منافی تبعیت حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وسلم نیست زیراکہ
ہمہ انبیاء علیہم السلام کہ بودہ اند مقتبسان انوار حقیقت از مشکوٰۃ نبوت حضرت رسالت
اند صلی اللہ علیہ وسلم و مستمد اند از باطن مقدس او صلی اللہ علیہ وسلم ارواح ہمہ در تحت
احاطت روحانیت او داخل ست و علم لدنی علمی بود کہ اہل قرب را بتعلیم الٰہی و تفہیم
ربانی بیواسطہ معلوم و مفہوم گردد و آن علم را بمعرفت ذات و صفات حضرت عزت
جل ذکرہ تعلق باشد و آن علم را عالم غیب در دل ایشان در اندازد قل ان ربی
یقذف بالحق علام الغیوب و آن علم بشہادت وجد و ذوق بود نہ بدلالت عقل و نقل
و در وقتی باشد کہ نور حقیقت ظہور کند و مباشر دل گردد بے حجاب صفات بشریت
و لوح دل از نقوش علوم روحانی و عقلی و سمعی بکلی صاف شدہ باشد و بندہ از وجود
بشریت بدر آمدہ از لدن خویش بلدن حق سبحانہ رسیدہ و از آنحضرت در معرفت ذات
وصفات او جل ذکرہ ادراک معانی و فہم کلمات توانستہ

نظم

چون ملائک گوے لاعلم لنا	تا بگیرد دست تو علمتنا
گر درین مکتب ندانے تو ہجا	ہمچو احمد پُرے از نور حجی
دانشے باید کہ اصلش زان سرست	زانکہ ہر فرعے باصلش رہبرست
ہر پرے بر عرض دریا کے پرد	تا لدن علم لدنے مے پرد

و منہا نسبت باطنی درین طریقہ چنان افتادہ است کہ جمعیت در ملا و صورت تفرقہ
بیشتر از ان بود کہ در خلوت و صورت جمعیت بر مثال جوہر یست کہ ہرچند پوشیدہ
تر بود جوہریت او صافی تر گردد و درین معنی گفتہ اند ع از درون سو آشنا و

بر دن بیگانہ وش * این چنین رہ بار وش کم مے بود اندر جہان * حقیقت نیت کہ بحقیقت تحت اختیار نیست درین طریقہ درین صورت افتادہ است روح صورت ہر عملی نیت ست واگر نیت نبود چشم داشت نتیجہ نبود ہیچ عملے نتیجہ ندہد اگرچہ در کسب اخلاص خود را از نظر بہ نتیجہ نگاہ مے باید داشت اینکہ فرمودہ اند عمل بے چشمداشت نتیجہ ندہد معنے آنحدیث ست کہ وارد شدہ است عن بعض الصحابہ رضی اللہ عنہم وروی ایضاً مرفوعاً لا اجر لمن لا حسبۃ لہ حسبت واحتساب چشمداشت ثواب و نتیجہ باشد و اجر نتیجہ عمل صالح ہم در دنیا بود و ہم در عقبے و ازینجا فرمودہ است ابو سلیمان دارانی قدس اللہ روحہ کل عمل لیس لہ ثواب فی الدنیا لیس لہ جزاء فی الآخرۃ و منہا معلوم نیست کہ در چہ صفت دارند و ختم بر کدام صفت خواہد بود گاہے ایمنے و گاہے اضطراب کار یست بے تدبیر و حیرتیست ضروری ہر کس از کسب صفتی بکمال رسیدہ اند اما عاقبت کار ہمہ تحیر بود تن در می باید دادن و تسلیم تصرفات غیب بودن و وجود خود را بکلی بحضرت واجب الوجود جل ذکرہ تفویض نمودن کہ ابتدا و وسط معلوم ست اما انتہا معلوم نیست کہ ختم کار بر چہ صفت ست و بر چہ حالت ست ہمہ برین بودہ اند

شیخ عطار قدس روحہ میفرماید نظم

پیش دانایان کہ رہ بین آمدند	گاہ بے گاہ از پے کین آمدند
جان خود را عین حیرت ساختند	ہمرہ جان عجز و حیرت ساختند
در تگ این بحر بے پایان بسی	غرق گشتند و خبر نہ از کسے
تو چنان دانی کہ این آسان بود	بلکہ کمتر چیز ترک جان بود
والہ و حیران شدم یکبارگے	مے ندانم چارہ جز بیچارگے
چند گویم جز خموشے راہ نیست	زانکہ کس را زہرہ یک آہ نیست

اولیاے خداے عز و جل خود را بکلی تسلیم تصرفات الٰہی گردانیدہ اند و دامن ہمت

راز التفات بوجودی که طالب حظ جسمانی یا روحانی بود پاک افشانده اند بغابرین
حزن وخوف را که سبب ظهور این در صفت طلب حظ روحانی یا جسمانی ست زیرا که
حزن بجهت فوات حظوظ بود در ماضی یا در حال وخوف بجهت فوات آن در
استقبال از ایشان پرداخته واین تشریف مرایشان را ارزانی داشته که الا ان
اولیاء الله لاخوف علیهم ولاهم یحزنون الآیه وحقیقت درین زمان اسم ولایت بر
ایشان مطلق شده است زیراکه درجۂ ولایت که الفناء فی الله والبقاء به است
بعد از فنا مطلق بود از همه حظوظ وتعلقات جسمانی وروحانی وباین همه در مقام ولایت
اولیا خدا اوند را خشیت وهیبت وعظمت وجلال الوهیت بجا لی خوف وحزن تشبیه
است وبحسب ترقی در درجات ولایت ادای حق عظمت آلهی لازم ذات شده وازین معنی
سید اولیا وسند انبیا صلی الله علیه وسلم فرموده است انا اعلمکم بالله واخشاکم بالله
وخواجه محمد بن علی حکیم ترمذی قدس الله تعالی روحه فرموده اند الانبیاء والرسل
صلوات الله وسلامه علیهم لم یامنوا المکر بعد البشری ولیس المکر عندنا الذی یفعله
العامة فالذی یفعله العامة خوف التحویل فهذا غیر مامون فاذا ادمن وبشر ان
فاما المکر الذی لایجوز امنه فاعظم شانا ومنهاچون سالک را بعد از بلوغ تفرقه
میان دل وزبان می شود یعنی اشتغال ظاهر از اعمال باطنه مانع نیاید وعمل باطن
از شغل ظاهر حجاب نگردد اجازت دعوت خلق بود وبلوغ سالک عبارت است
از تصرف وجود فنا در وی ورسیدن در سیر فی الله که مقام جذبه است
وچون سالک تصرفات جذبات الوهیت را در خود مشاهده کرده بود و
کیفیات آثار جذبات را در خود دیده ومظهر صفت جذبۂ آلهی شده لاجرم بصفت
جذبه در باطن دیگرے تصرف تواند کرد وآن تصرف وے تصرف حق سبحانه
باشد گفته اند حقیقت ولایت که در باطن نبوة است تصرف است در خلق بحق ولی

بحقیقت مظہر تصرف نبی ست و علامت صحت حال ولی متابعت اوست نبی خود را
و متصرف بحقیقت جزوی نیست و گفتہ اند واصلان و کاملان دو قسم اند جماعتی از مستقربان
حضرت جلال آنانند کہ بعد از وصول بدرجۂ کمال حوالہ تکمیل دیگران بایشان نرفتہ است
غرقۂ بحر جمع گشتند و در شکم ماہی فنا مستہلک شدند قباب غیرت و قطان دریای
حیرت اند ایشان را از وجود خود آگہی نبود بدیگری بچہ پردازند در ایشان گنجائی
آن کے بود کہ دیگران بایمان جناب آشنا توانند کر داین طائفہ را از اذواق طور
نبوۃ بہرہ نبود قسم دوم از واصلان و کاملان آنانند کہ چون ایشان ازایشان بر بانید
باز تصرفات جمال ازلی ایشان را از ایشان دہد و خلعت نیابت پوشاند و حکم ایشانرا
در مملکت نافذ گرداند فضل و عنایت ازلی ایشان را بعد از استغراق در عین جمع و لجۂ
توحید از شکم ماہی فنا بساحل تفرقہ و میدان بقا خلاصی و مناصی ارزانی دارد تا خلق
را بنجات و درجات دعوت کنند این طائفہ اند کاملان مکمل کہ بواسطۂ کمال متابعت
رسول صلی اللہ علیہ وسلم مرتبۂ وصول یافتہ اند و بعد از ان در رجوع براثر
دعوت بدعوت خلق بطریق متابعت ماذون و مامور شدند قل ہذہ سبیلی ادعوا الی اللہ
علی بصیرۃ انا و من اتبعنی الآیۃ ہر کجا فرو ماندہ در ظلمت بیابان تحیر لطلب برخاست
حوالہ او را در اقتباس جذوات و مواجید بانفاس طیبہ ایشان فرمودہ اند مقام ایشان
آن بود کہ گویند

عیسی منم و معجز من این نفس ست	ہر دل کہ شنید این نفسم زندہ شود

و من احسن قولا ممن دعا الی اللہ و عمل صالحا و قال اننی من المسلمین و جعلنا منہم ائمۃ
یہدون بامرنا لما صبروا و کانوا بآیاتنا یوقنون و در صفت این طائفہ گفتہ اند

ای بسا کوہ احد کز راہ دل برکندہ اند	ای بسا وصف احد کاندر نظر بنمودہ اند
این ہمہ دعویست یعنی وی زدعوی پیشتر	وی دو صد چندانکہ دعوی کردہ بنمودہ اند

ایشانند اولیای عشرت ایشان را از اذواق طور نبوۃ نصیبی ہست بر حسب مراتب
و درجات ایشان و منہا وجود عدم شاید کہ عوذ کند بوجود بشریت اما وجود فنا ہرگز
بوجود عدم و وجود بشریت عوذ نکند ہیچ چیز از ممکنات وجود فنا را تغیر نتواند کرد
و مراد از وجود بشریت وجود طبعی اصلیست نہ وجود طبعی عارضی عود وجود عارضی
حقیقت فنا را زیان ندارد و آن صورت طبیعت بود نہ حقیقت طبیعت قطعہ

موسی اندر درخت آتش دید	سبز تر مے شد آن درخت از نار
شہوت و حرص مرد صاحبدل	ہمچنان دان و ہمچنان انگار

حدیث صحیح وارد شدہ است انما انا بشر اغضب کما یغضب البشر وارضی کما یرضی البشر
و ناطق ست بصحت این معنی و اہل معرفت چون بعد از مرتبۂ فنا فے اللہ مرتبۂ بقا باللہ
میرسند انچہ مے بینند در خود مے بینند وانچہ مے شناسند در خود مے شناسند

وحیرت ایشان در وجود خود ست و فے انفسکم افلا تبصرون من عرف نفسہ فقد
عرف ربہ الحدیث مراد از وجود عدم دوام این دو صفت ست و مراد از عدم
آن صفتے ست کہ گفتہ اند ع

ز ذوق این عدم آمد جہان جان بوجود	زہے عدم کہ چو آمد وجود از وافزود

ونیز گفتہ اند کہ این نہ آن نیستے ست کہ او را محو مے نام ست بلکہ آن نیستی ست
کہ ہمہ ہستیہا او را غلام ست واول کسے کہ عبارت از حال فنا و بقا بدین دو
لفظ کردو طریقت خود را درین دو عبارت مندرج گردانید لسان التصوف
شیخ ابو سعید احمد بن الخراز بود قدس اللہ تعالے سرہ کہ از کبار ائمہ واجل مشائخ
اہل تصوف ست از مشائخ مصر بودہ است و در کتاب طبقات مذکور ست
صحبت او با ذوالنون مصری وسری سقطی و بشر حافی و غیر ایشان از مشائخ کبار
قدس اللہ تعالے ارواحہم بود و وفات وی در سنہ سبعۃ وسبعین ومائتین پیش

از وفات سید الطائفہ جنید قدس اللہ تعالیٰ روحہ بہ بیست و دو سال و در تجرید
وانقطاع شان عظیم داشت و در علم باطن تصانیف بزرگ و کلام و رموز عالے
گفتہ اند فنا عبارت ست از نہایت سیر الے اللہ و بقا عبارت ست از بدایت
سیر فی اللہ و سیر الے اللہ وقتے منتہے شود کہ سالک از وطن مالوف و حظوظ
بشریت بکلے بیرون آید و در راہ طلب توجہ راست بحق بیارد و بادیہ ہستے
را بقدم صدق بیکبارگی قطع کند تا بکعبہ وصال رسد **نظم**

الیک یا منتہے ہمے و مقصدے	ان حج قوم الے ترب و احجار

و سیر فی اللہ انگاہ محقق شود کہ بندہ را بعد از فنای مطلق کہ فنائے صفات و فنائے
ذات ست وجود حقانی ارزانی دارند تا بدان وجود حقانی بعالم اتصاف باوصاف
الٰہی و تخلق باخلاق ربانی ترقی تواند نمود و این مرتبہ بی یسمع و بی یبصر و بی یبطش و
بی یعقل کہ ذات و صفات فانیہ درین مقام درکسوت وجود باقی از قبر خفا در محشر
ظہور برانگیختہ شدہ باشد و تصرفات جذبات حق سبحانہ و تعالے بر باطن بندہ
مستولی شدہ و باطن او را از جمیع وساوس و ہواجس فانی گردانیدہ بصفات ذاتی
خود در باطن بندہ متصرف گشتہ و او را از آنکہ بخودے خود تصرفے کند عزل کردہ
و درین مقام ہر آئینہ بندہ محفوظ بود در رعایت وظائف شریعت و اقامت
امر و نہی دلیل بکلی صحت حال فنا این بود و اگر محفوظ نبود در رعایت انچہ مر حق را
عز و جل بر ویست دلیل عدم صحت حال فنا این بود ابو سعید خراز قدس اللہ روحہ
درین معنی فرمودہ است کل باطن یخالفہ الظاہر فہو باطل و وساوس و ہواجس نسبت
باکسی ست کہ ہنوز از مقام فنا نگذشتہ شرک ظاہر باشد خفی بود و بہ نسبت باکسے
کہ بہ بقا بعد الفنا رسیدہ باشد شرک نبود و آنکہ ہنوز در بدایت حال فنا بود بسکرش
از احساس غائب گردانند و چون در مقام مشاہدہ ذات و صفات تمکین یافتہ بود

از سکر حال فنا بصحو آید و غیبت از احساس درین مقام تمکین لازم دل نبود و شاید
که بعضے را اتفاق افتد و بعضے را نی بلکہ باطن وی غرقۂ لجۂ فنا بود و ظاہر وی حاضر
انچہ میرود و از احوال و افعال باشد اہل فنا و بقا بعد از طلب و مجاہدت بہ طمانینت و
وجدان و سرور مشاہدت رسیدہ باشد و در عین مراد نامراد گشتہ مقامات و کرامات
را حجاب دانستہ و مشرب دل از کل حظوظ جسمانی و روحانی صافی کردہ و رسیدن
بمرتبۂ فنا نشان رسیدن بحقیقت ذاتی بود و مقام فنا موہبت محض ست و اختصاص
الٰہیست و سنت الٰہی رفتہ است کہ از عطای محض کہ بحقیقت موہبت باشد و صورت
عطا و عاریت نبود ہر آئینہ رجوع نفرماید و ازینجا گفتہ اند الفانی لا یرد الی اوصافہ
ذو النون مصری قدس اللہ تعالے روحہ فرمودہ است ما رجع من رجع الا من الطریق
و ما وصل الی اللہ احد فلا یرجع عنہ این ست معنی سخن حضرت خواجۂ ما قدس اللہ تعالے
روحہ کہ فرمودہ اند وجود فنا ہرگز بوجود بشریت عود نکند و مقام فنای مطلق اگرچہ موہبتی ست
اما ظہور این مقام بتدریج بحصول شرایط ست و شرط رسیدن بفنای مطلق توجہ تام ست
بجناب حق سبحانہ بواسطۂ محبت ذاتی و اجتناب از انچہ مقتضای محبت ذاتی نبود و مراد
از فنا جہت بشریت و خلقیت و فنای این جہت است در ظہور سلطان ربوبیت و
حقیقت و این معنی را تمثیل کردہ اند بآنکہ ہرچہ اندر سلطان آتش افتد تقہر وی و صفت
وی گردد اما این تصرف آتش مثلا اندر صفت آہن ست عین آہن ہمانست آہن
ہرگز آتش نگردد ۵ تو او نشوی ولیکن ار جہد کنی + جائی برسی کز تو دوئی برخیزد +
راہ علم و عقل تا بساحل دریای فنا بیش نیست بعد ازان حیرت و بی نشانی ست و تجلی
این ظہور را نہایت نیست و احوال او جز بسلوک در رسیدن معلوم نگردد ع عاشقے
جز رسیدہ را نبود + و ازینجا مبدأ شہود عالم وحدت و وحدانیت بودہ فالحق سبحانہ
یتحد الکل من حیث کون شئی موجود ابہ متعدد ا بنفسہ لا من حیث ان لہ وجود ا خالصا

اتحاد بہ فانہ محال و بعد از رسیدن بدرجۂ فنافی اللہ و بقا باللہ حکم تعین و تقیید مطلقا
از بندہ مرتفع نشود و در مرتبۂ بقا باللہ در اتصاف بصفات ربانی او را تعینات حقانی
باشد ابراہیم بن شیبان کہ از مشائخ طبقات ست قدس اللہ تعالے ارواحہم میگوید
الفناء والبقاء یدور علی خلاص الواحدانیۃ وصحۃ العبودیۃ وما سوی ذلک فمغالیط وزندقہ
و فنای فنا کہ در میان اہل اللہ متعارف است آن بود کہ چنانکہ از وجود جسمانی فانی
گشتہ اند وجود روحانی نیز فانی گردد تا در رویت جلال و کشف عظمت الوہیت و
غلبات آن حال دنیا و عقبی فراموش گردد و احوال و مقامات در نظر ہمت او حقیر نماید
از عقل و نفس فانی گردد و از فنا نیز فانی گردد و اندر عین فنا زبانش بحق ناطق شود و تن
خاضع و خاشع گردد و در عین فنا این ہمہ حیرت و بے نشانی بود ✤ بیت
کس می ندہد ز تو نشانی ✤ اینست نشان بی نشانی ✤ تحفیہ فی کسوۃ الآیہ از حضرت
خواجۂ ما قدس اللہ تعالی روحہ سوال کردند کہ فنا بر چند وجہ است جواب فرمودند کہ
بر دو وجہ است اگر زیادہ گفتہ باشند اما بازگشت این ہمہ دو وجہ ست یکے فنا از
وجود ظلمانی طبعی و دیگر فنا از وجود نورانی روحانیست و حدیث نبوی علیہ السلام باین
دو وجہ ناطق ست کہ ان للہ تعالی سبعین الف حجاب من نور و ظلمۃ و بعضے از کبرا
قدس اللہ تعالی ارواحہم ہمہ در بیان این دو وجہ فنا چنین فرمودہ اند کہ خطوتان
وقد وصلت و گاہ گاہ حضرت خواجۂ ما قدس اللہ تعالی روحہ در بیان این طریق سیر
الی اللہ ہمہ حجب را بہ یکے باز می آوردند و می فرمودند حجاب تو وجود تو ہست
دع نفسک و تعال خود را بر در بمان وانگہ در رو ✤ از تو تا دوست ان بسی نیست تو ئی
✤ در راہ تو خاشاک و خسے نیست توئی ✤ و از اینجاست کہ بعضے کبرا قدس اللہ تعالے
ارواحہم فرمودند لا حجاب الا وجودک و در حدیث نبوی علیہ الصلوۃ والسلام کہ در ہیچ
وارد ست اماطۃ الاذی عن الطریق اماطۃ اذی اشارت بنفی وجود بشریت ست و

وصول محب بمحبوب که نهایت جمیع احوال شریف ست بعد از فنا و بقای مذکور
صورت بندد و قبل الفنا امکان وصول نیست آنجا که سطوات انوار قدم تابیدن
آرد ظلمات حدثات را چه مجال ماند وهمچنین در فنا وصول متصور نشود اما بعد
از بقای وجود محب بمحبوب وصول تواند بود وجود محب که بقا یافته است بمحبوب
از سطوات تجلی مضمحل و ناچیز نگردد بلکه قوت گیرد نظم

در تو کجا رسد کسی تا نزد و بپای تو	مرغ تو چون شود ولی تا نپرد ببال تو

فنا برین معنی اهل وصول را در مشاهدات قوای ایشان از تلاشی محفوظ بود ع

یحترق بالنار من یمسها	ومن هو النار کیف یحترق

وهمچنین ایشان از تغیر بسبب مخالطت با خلق محفوظ باشند یا هیچ چیز از ممکنات سر واصل
را از مشاهدهٔ محبوب واشتغال با و مشغول نتواند کرد چه رجوع واصل در احوال
بمحبوب خود بود نه شهود حق سبحانه وتعالی نه او را حجاب خلق گردد نه خلق حجاب شهود
حق سبحانه وتعالی چنانکه صاحب فنا را نه مخالطت خلق او را حجاب حق سبحانه وتعالی
گردد تا رسیدگان منزل فنا بلکه هر یک را در مقام خود بحجاب دیگرے گردد
ومشاهده کنند و فنا و بقا در وی باهم مجموع بود در فنا باقی بود و در بقا فانی
الا آنکه در حال ظهور بقا فنا بطریق علم در وی مندرج بود و مرتبهٔ وصول را که مراتب
سیر فی الله است نهایت نیست زیرا که کمال اوصاف محبوب را نهایت نیست
و هر چه در دنیا بآن برسند از مراتب وصول هنوز اول مرتبه باشد از ان مراتب
بنسبت با آنچه مانده است و بعمر ابدی در آخرت نهایت آن مراتب نتوان رسید
وازینجا شیخ طریقه شیخ عطار قدس الله سره می فرماید نظم

اندرین حق جمله ادب باید بود	تا جان باقیست در طلب باید بود
یکدم اگر هزار دریا بچشی	کم باید کرد و خشک لب باید بود

و سیر فی الله مقام بقا بعد ازان ست و سیر عن الله بالله مقام تنزل ست بمبالغ
بعقول خلق برای دعوت ایشان بحق و این مقام خاصهٔ پیغامبران مرسل ست
صلوات الله علیه وسلامه علیهم اجمعین و مارمیت اذ رمیت ولکن الله رمے و
درین مقام تنزل در هر امری ایشان را رجوع بحق و استغفار دوام لازم بود
و اولیا را ازین مقام به تبعیت انبیا علیهم الصلوٰة والسلام بهره بود چنانکه
فرموده اند قل هذه سبیلی ادعوا الی الله علی بصیرة انا ومن اتبعنی و
سبحان الله وما انا من المشرکین والله یهدی و صلی الله علی خیر خلقه محمد و آله
و اصحابه اجمعین وسلم تسلیما کثیرا کثیرا برحمتک یا ارحم الراحمین ۞
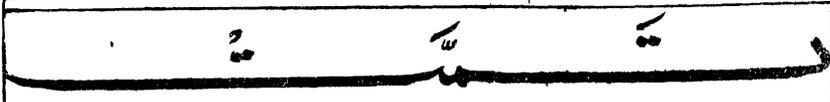
تمت

رسالهٔ قدسیه من کلام خواجهٔ خواجگان خواجه بهاء الدین نقشبند که
خواجه محمد پارسا نوشته اند از فرمودهٔ خواجهٔ علاء الدین
عطار که از اجل خلفاے حضرت خواجه اند
قدس الله سرهم
فقط

رسالہ نور وحدت تصنیف حضرت خواجہ عبید اللہ المعروف

بخواجہ خرد خلف حضرت خواجہ باقی باللہ قدس سرہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

این رسالہ نور وحدت من تصنیفات حضرت قدوۃ المحققین برہان المدققین عارف
باللہ خواجہ عبید اللہ المعروف بخواجہ خرد قدس اللہ روحہ وافاض علی الطالبین
فتوحہ شب جمعہ مبارک روز عرس خواجہ بہاء الحق والملۃ والدین المعروف بنقشبند
قدس اللہ تعالی سرہ العزیز سوم ربیع الاول سنہ ہزار وپنجاہ وسہ اتفاق شروع
در اظہار این اسرار واقع شد الحمد للہ کہ حقیقت از آفتاب روشن ترست وجمال
وحدت از مرآت کثرت بہمہ حال در نظر آما بعد این رسالہ از حقیقت تو بسوی تست
اگر بچشم ہمت مطالعہ او فرمائی چنان دانم کہ از صورت بحقیقت برسی و وجد موہوم
از میانہ برخیزد اے سید یکے از بعد خبر دہد آن را وجہی بود و دیگری از قرب
نشان مندگرداند آن را نیز سببی باشد حقیقت تو کہ بزبان این رسالہ با تو حرف
میزند بر وحدت اطلاع دہد کہ آنجا نہ بعدست ونہ قرب چون وحدت طلوع فرماید
بعد وقرب عین وحدت باشد اے سید ہر فرقہ با فرقہ دیگر در نزاع وجدال ست

مگر اهل وحدت که ایشان با همه یکے اند اگرچه هیچکدام با ایشان یکی نیست ای سید
اهل وحدت از مذاهب مختلفه متضاده و مشارب متنوعه تنها قصنه مشربی عذب لطیف
روحانی و مذهب عام و شامل حال وجدانی انتزاع نمایند و ایشان را جز این مذهب
خاص و مشربی مخصوص نیز باشد چنانچه در گفتگو در آید و گفته شود که متکلم چنین گفت و حکیم
چنین و صوفی چنان اے سید وحدت باطن کثرت ست و کثرت ظاهر وحدت
و حقیقت در هر دو یکی ست اے سید موجود یکی ست که بصورت کثرت موهوم
می نماید اے سید ترا از وحدت بکثرت آورده اند و از یگانگی بدوئی و انمود بجهت
حکمتے که او سبحانه داند و بندگان خاص او نیز باعلام او دانند و ترا چنان ساختند
که از وحدت سابقه هیچ خبری نداری و از ان حال اثری در تو پیدا نیست بلکه
تمام عالم را حق سبحانه و تعالی از وحدت بکثرت آورده بعد ازان چندی از بندگان
را بیواسطه بخود آشنا کرده از کثرت بوحدت برده و راه وصول از کثرت بوحدت
تعلیم فرموده بکثرت فرستاده چنانکه ایشان در کثرت وحدت میدیدند و ایشانرا
فرمود که بدیگران تعلیم این طریقه نمایند ایشان امتثال امر نموده اعلام آن طریق نمودند
هر که بران راه عمل کرده و پیروی آن جماعه بزرگواران نموده از کثرت بوحدت
پیوست و از دوگانگی به یگانگی رسید آن جماعهٔ بزرگواران انبیا اند و آن راه وصول
شریعت و طریقت ست اے سید شریعت عبارت از فعلے چند و ترکے
چند ست که آن را در کتب فقهی بیان کرده اند و طریقت عبارت از تهذیب اخلاق ست
یعنی تبدیل اوصاف ذمیمه باوصاف حمیده که آن را سفر در وطن نیز گویند و تعبیر
بسلوک نمایند و آن در کتب مشائخ مخصوص در کتب امام محمد رح غزالی تفصیل مذکور ست
و بعضے از آداب و اشغال که مشائخ آن را وضع کرده اند داخل طریقت ست
اے سید احکام شرعی که بنای آن شنیدنی ست بخاصه موصل بوحدت ست

سر آن را خداوند خاصان اویس در ایصال اعمال که مربوط بکثرت بود بسوی وحدت
شارتست بانکه کثرت عین وحدت ست تفہیم ای سید نماز و روزه و زکوٰة و حج
اشال آن که موصل بوحدت اند بخاصیت وایصال آنها بوحدت وقتے ست
که خالصاً لله مؤدی شوند چنانچه شرط کرده اند و معنی لله درینباب همه کس را تفهیم در نگنجد
هر کس را تا کدام معنی بخاطر رسد اما آنچه طالب وحدت را ضروریست آنست که تصور کنند
نیت کردم که نماز گذارم یا روزه گیرم مثلاً برای حقیقت خود وجود یعنی یافت
و که او را گم کرده ام و میخواهم که بوسیلهٔ این عبادت وحدت که عین الله ست ظهور
نماید ای سید عابد اوست و معبود اوست عابد ست در مرتبهٔ تقید و معبود ست در مرتبه
طلاق و مراتب و تمیز در مراتب از امور عقلیه ست وجود نیست مگر یک حقیقت که هستے
صرفست تفہیم ای سید چون نیک نگری اخلاق ذمیمه که رفع آنها در طریقت واجبست
همه مبنی و مشعر ست از بیگانگی و دوئی و اخلاق حمیده که تحصیل آنها لازم همه مجرد معلم ست
از اشیای یگانگی پس طالب وحدت را چاره نیست از شریعت و طریقت اگرچه سر ایصال
در اول او را معلوم نباشد و در ثانی اگر تاملی نماید بشرط مناسبت غالباً بفهم آید چنانچه اشارتی
کردیم بآن ای سید این همه اشغال و اذکار و مراقبات و توجهات و طرق سلوک که
مشائخ وضع فرموده اند برای رفع اثنینیت موهومه است پس بدانکه فاصل میان
وحدت که حق ست و کثرت که خلق ست جز وهم و خیال نیست بحقیقت وحدت ست
که بصورت کثرت می نماید و یکی ست که بسیار در نظر می در آید چنانچه احول یکی را دو می بیند
و چنانچه نقطهٔ جواله بصورت دائره دیده مے شود و چنانچه قطرهٔ باران نازله بشکل خط
در نظر در آید پس وحدت عین کثرت ست و کثرت عین وحدت یعنی عابد که در
کثرت ست همان وحدت ست بذات و صفات خود و افعال و آثار ای سید.
عارف رفیع المرتبه مے فرمود که درویشی تصحیح خیال ست یعنی غیر حق در دل نماند

الحق خوب میفرمودآمی سید چون حجاب جز خیال نیست رفع حجاب نیز بخیال باید کرد
وشب وروز در خیال وحدت باید بود اے سید اگر سیادت میخواہے واحد شو و
واحد باش و واحد شدن آنست که توهم از دوئی برآئی و واحد بودن آنست که بر وحدت
ودر وحدت ہمیشه باشی تفرقه خاطر وغم واندوه همه از دوئیست چون دوئی از نظر برخیزد
آرام وقرار میسر گردد چنانکه تا ابد ہیچ غم مبتلا نگردد و درد وجهان آسودگے
حاصل شود چه آسودگی در عدم ست اے سید چون بحقیقت توحید برسی و وحدت
صفت تو گردد دانی که نسبت تو بحق بعد از سلوک ہیچ نیفزوده است ہمان نسبت
که پیش از سلوک بوده بلکه نسبت تو پیش از وجود و بعد از وجود نیز یکیست اے سید
دانستے پیدا کردی ویقینے بہم رسانیدی که ہیچ آب وآتش زائل نگردد از ازل
تا ابد حق موجودست وبس ہرگز دیگری موجود نشده وتوہم باطل اعتباری ندارد زید را
بیماری پیدا شد که خود را عمرو دانست واز مردم اوصاف زید شنیده در طلب او شد
چون بعلاج ہای خوب بیماری او رفع شد عمرو ہیچ جا نبود زید بود پس سیمرغ قصد
سیمرغ نمودند چون بمنزل گاه رسیدند خود را سیمرغ دیدند پس حقتعالی خود را بصفت
ہای خود میدانست این حقیقتہای چیزہاست بعد ازان بآن صفتہا خود را دانمود آن
عالم انیست اینجا غیر کجاست وغیر کجا موجود شد اے سید چون حقیقت کار اینچنین
دانستی ومعلوم تو شد که قرب وبعد ومساوات همه از توهم ست ہے که دوری بود
تا نزدیکے حاصل شود کے جدائی داشتی تا پیوستگے پیدا کند در عالم اگر ہزار سال فکر کنی
غیر حقیقت مطلقه که عین وحدت ست ہیچ چیز نیابی بلکه ہیچ ذاتی وہیچ صفتے و
ہیچ جنسے وہیچ جہتے چه خارجی وچه ذہنی وچه وہمے بہم نرسد که غیر او بود همه اوست
واوست همه اے سید ہرچه در ادراک مے درآید اوست وہرچه در ادراک نمے
درآید ہم اوست انچه او را وجود گویند ظہور اوست وانچه او را عدم گویند بطون اوست

اول اوست آخر اوست باطن اوست ظاهر اوست مطلق اوست مقید اوست کلی اوست
جزئی اوست منزه اوست مشبه اوست آے سید باآنکه همه اوست از همه
پاک ست این اطلاق اونسبتی دیگرست غیر ان اطلاق که او همه است یا عین درین
اطلاق هیچ کشفی وعقلی وفهمی نرسد ویحذرکم الله نفسه اینجاست آے سید شهود در
مراتب ظهور ست وگاهے از مراتب بیرون بود واین شهود کالبرق الخاطف باشد
ودوام او مستحیل ست وحصول او وعدم او مقتضای جامعیت انسانی ست که مظهر اتم است
آے سید عارف را بالاتر ازین مقام نیست ودرین مقام فنای کلی وانعدام
صرف ست واین از اقسام کلیه قیامت ست آے سید این معارف درین مقام
بتقریب نوشته شد آنچه سالک را ضروری ست همان فکر وحدت ست که بالا نوشته شد
باید که شب وروز درین سعی باشد که کثرت موهومه که بعنوان غیریت در نظر می درآید
از نظر ساقط شده مرآت وحدت شود وسالک جز یکے نه بیند وجز یکے نداند وجز یکی
نخواند آے سید طریق دیگر آنیست که لااله یعنے همه چیزها که مشهود اند نیستند یعنی
که گم اند در وحدت ذات ومستهلک اند در وی الا الله یعنے وحدت ذات بصورت
این چیزها ظاهرست در نظرها مشهود پس اشیاء باطن اند واو ظاهرست در اشیا پس
او هم ظاهر اشیا باشد وهم باطن اشیا ودر اشیا جز ظاهر وباطن چیزی دیگر نیست پس
اشیا اشیا نباشند بلکه حق باشد ونام اشیا بر اشیاء اعتباری بود که آن نیز عین حق ست
آے سید طریق مراقبه از کلمات سابقه بوجوه مختلفه میتوان فهمید مراقبه عبارت از ملاحظه
معنے وحدت ست بهر وجه که تواں کرد اگر ملاحظه الفاظ وتخیل آنها واسطه تعقل معانی گرد
آن را ذکر گویند الفاظ هرچه بود خواه لااله الا الله وخواه لفظ الله تنها واگر بی تخیل الفاظ
تعقل معانی کند مراقبه وتوجه بود ووجوه آن بسیارست چنانچه از کتب بزرگان معلوم
تواند کرد مقصود آنست که معنے وحدت در دل قرار گیرد وذکر لفظ الله چنانست که

بحقیقت قلبیہ و بتوسط تصور مضغہ متوجہ گشتہ ازین حیثیت کہ آن حقیقت قلبیہ مظہر حقیقت
تخیل لفظ اللہ کنند و بروی اطلاق نمایند اے سید اگر بخود متوجہ شوی و توانی این
توجہ را درست کرد کار باسانی صورت میگیرد اے سید بدن تو صورت و مظہر
روح تست و غیر او نیست و روح تو مظہر و صورت حق ست و غیر او نیست و این ہر دو
صورت جسمی و روحی موہوم اند چون لفظ اللہ بخیال گوئی و باآن حقیقت کہ بصورت
این دو موہوم ظاہر ست متوجہ گردی و دانی کہ من ہمانم امید ست کہ شہود شہادت
وحدت در کثرت میسر شود و ہر چہ در نظر تو در آید باید کہ بدانی کہ صورتی دارد و روحی دارد
و حقیقتے دارد چہ صورت او ملک ناسوت اوست و روح او ملکوت اوست و حقیقت
او جبروت و لاہوت اوست کہ عبارت از ذات و صفات حق ست یعنے توجہ خاص
بآن شئے کہ عین حقیقت مطلقہ است اے سید جبروت صفات ست و لاہوت
ذات ست و صفات غیر ذات نیست آری در کشف و شہود اعتباری مغایرتی
روی می دہد و آن در مقام حصول تجلیات صفاتیہ و ذاتیہ است و تا اینجا ذات و
صفات را در یک مرتبہ اعتبار کردیم بجہت عینیۃ اے سید عالم علم حق ست کہ
بتجلی ذات کہ الف اشارت باوست ظہور نمودہ و علم عین ذات ست ای سید
حقیقت مطلقہ ظہورات بے نہایت دارد اما کلیات او پنج ست ظہور اول
ظہور علم اجمالیست ظہور دوم ظہور علم تفصیلی ظہور سوم ظہور صور روحانیہ است
ظہور چہارم ظہور صور مثالیہ ظہور پنجم ظہور صور جسمانیہ است و اگر ظہور انسانی را
جدا گیری ظہورات کلیہ شش بود و این ظہورات را تنزلات خمسہ یا ستہ گویند و حضرات
نیز گویند اے سید انسان جامع ہمہ ظہورات ست و بیان این جامعیت بوجوہ
کثیرہ مے توان کرد اے سید باید کہ بدانی کہ حقیقت انسانی در ہمہ مراتب بصورتے
کہ مناسب آن مرتبہ ظہوری دارد و ہمہ حقائق صور آن حقیقت ست و این حقیقت بمرتبہ

مقدم ست بر همه حقایق اگرچه بظهور پایان از همه افتاده است اے سید سورۂ فاتحه که
اول قرآن مجید ست الحمد للہ واقع شده و معنی او آنست که جنس حامدیه و محمودیه
مخصوص اوست یعنے حامد اوست و محمود اوست بهر حال و بهر صفت و بهر جا و بهر
صورت غیر او حامدی و محمودی نیست اے سید اول سورۂ بقر الٓمٓ واقع شده الف
اشارت ست باحدیه که الف اول اوست و لام اشاره است بعلم که لام وسط اوست
و میم اشاره است بعالم که میم آخر اوست یعنے احدیه بصورت علم گرفت و علم صورت
عالم اے سید آنچه تراحضوریست بتعقل معانی وحدت نست و پیوسته دران مراقب
بودن و تفصیل این معارف وا رسیدن در اول امر هیچ در کار نیست چون بعنایت
الٰهی معنے وحدت در دل نشیند و خیال دوئی مرتفع گردد ترا صفائی رو خواهد داد که
همه علوم و حقائق بر تو مکشوف خواهد شد و خافیه نخواهد ماند تا کثرت از نظر نرفته و توهم
دوئی باقی ست علوم صحیحه مشکل ست که روی نماید اے سید چند روزی ریاضتی که بود
باید گرفت و انفاس مصروف این اندیشه باید ساخت تا خیال باطل از میان بررود
و خیال حق بجای آن نشیند اے سید تا این خیال در تو قرار نگرفته است و ظاهر
و باطن ترا فرو نگرفته بهیچ چیز متوجه نباید شد چون اینحال قرار گرفت و تفرقه و دو سے
برطرف شد هیچ چیز ترا مزاحم نمی تواند شد چه موهوم و باطل موجود و حق را مزاحم نشود
اے سید نسبت حق بعالم چون نسبت آب به برف بلکه نزدیک تر ازان باید داشت
و یا چون نسبت طلا بزیورها که از و راست کنند یا چون نسبت گل بظروف که از گل
ساخته شود و اینها همه یکنیست اے سید رابطه میان عالم و حق همه کلمهٔ مَن ست
چه عالم از و ناشی ست و او باری و هم کلمهٔ اِلی ست چه عالم بسوی او راجع ست و این
صدور و رجوع هم در ازل و هم در ابد ست و هم در جمیع آنات زمانی چه در هر آن
عالم بحقیقت رود و از حقیقت برآید چون موج از دریا و هم کلمهٔ فی ست چه عالم در حق ست

وحق در عالم کہ بوجہی آن مظہرست و بوجہی این مظہر واسم کلمۂ مع است چہ معیت ذاتی
وصفاتی وفعلی بی شبہہ متحقق ست واسم کلمۂ ہو چہ عالم عین حق ست وحق عین عالم واسم کلمۂ
لیس چہ بوجہی عالم عالم ست وحق حق نہ عالم حق ست و نہ حق عالم آے سید بوجہی
از ہمہ رابطہ منزہ است و میان عالم وحق رابطہ نیست این اعتبار را لاتعین گویند ای
سید ہر کہ حق را باین وجہ بشناسد حق را بوجہی ممکن شناختہ باشد آے سید اول
سالک را باسم ظاہر متوجہ باید شد و بہ یقین باید دانست کہ اوست پیدا بہمہ صورت
ومعانی و ہیچ صورتی و ہیچ معنی نیست کہ جز او بود این معنی را اگر نوشتہ ام بجہت تاکید
باز می نویسم مقصود آنست کہ فکر وحدت لازم خود باید داشت و خود را دران فکر گم میباید کرد
چون درین فکر استغراق حاصل شود از اسم باطن نیز بہرہ مندی خواہد یافت ای سید
اگر سالہا بعبادت وطاعت واذکار اشتغال نمائی واز وحدت غافل باشی از وصل
محرومی اگرچہ احوال وکیفیات غریبہ روی نماید وانوار و واقعات جلوہ گر گردد ای سید
حالی کہ آن را وصل تو ہم کنی وثمرۂ آن حال علم وحدت نباشد بحقیقت آن وصل نیست آنچہ
ظاہر شدہ مرتبہ ایست از مراتب ظہور نہ مقصود حقیقی کہ مطلق ست وظاہر در ہمہ وعین ہمہ
تا چیزے ظاہر شود و بوجہی از وجود باشی از اشیا مغایرت دارد وآن منزل مقصود نیست
آے سید ہر گاہ حقیقت این چنین باشد از اول ترا مراقبہ مطلق ضروریست تا
مسافت نماند آے سید تفرقہ وجدائی تا زمانی ست کہ ہمہ را یکے نمیدانے و
نمے بینے چون ہمہ را یکے دانستے و دیدی از تفرقہ دوئی خلاص شدی وصل
عریان میسر شد آے سید چون ہمہ را یکے دیدی ہمہ نماند بلکہ یکے ماند وبس
اے سید میان تو و مقصود راہے نیست ورا ہے کہ ہست ہمین ست کہ تو او را
جدا از خود وغیر از خود میدانی چون دانستی کہ تو نیستی اوست وبس راہ نماند جمعیت دل و
آرزوی دلی ومعرفت نفس ومعرفت حق وفنای مطلق و وصل وکمال قرب اینجا

حاصل شد و کار تمام گشت ای سید چون باین مقام رسیدی که خود را ندیدی
و او را دیدی آسودی دنیا و آخرت در حق تو یکی شد و فنا و بقا و خیر و شر و وجود و
عدم و کفر و اسلام و موت و حیات و طاعت و معصیت عقب ماند بساط زمان و مکان
در نور دیده شد ای سید چون تو نماندی هیچ چیز نماند که همه چیزها بتو و باندیشه
تو وابسته است ای سید بدانکه همه چیز در تست و همه چیز بیرون از تو وجودی
ندارد چون تو خود را از همه چیز خالی کردی هیچ چیز نماند ای سید ترا وجود جز در
حق نیست و همه چیزها در تو موجود اند چون خود را بحق بردی و در آن دریای بیکران خود را
انداختی یعنی باین صفت آگاه شدی همه چیزها با تو در آن دریا گم شد ای سید اگر نیک
در وی بنگری بدانی که انانیت که از تو سر میزند از تو نیست و تو آن جسم و روح نیستی
در تمام عالم یک اناگوست که انانیت او از همه جا ظهور جلوه گرست ای سید علامت
وصول بحقیقت مطلقه آنست که انانیت که هر سر تو میزند از همه چیزها انا توانی گفت اینجا
معلوم شود که حجاب جز تعین انانیت نیست ای سید یک ذات ست که تمام
عالم صفت اوست و قائم بدو و آن ذات باین صفات ظاهر و پیداست ای سید
همان یک ذات ست که ذاتها شد و همان ذات ست که اول علم خود شده و دیگر بار
بصورت علمهای جهان شده و همان ذات ست که قدرت خود و قدرتهاست و
همان ذات ست که ارادت خود و ارادتهاست و همان ذات ست که سمع خود و سمعها
و بصر خود و بصرهاست و حیات خود و حیاتهاست فعل خود و فعلهاست و کلام خود و
کلامهاست و علی هذا القیاس همان ذات ست که هستی خود و هستیهاست ای سید
هرچه بعالم ظهور آمده در ذات پوشیده بعد از آن ذات بصورت او در علم خود اولا و در عین
خود ثانیا جلوه فرمود ذات رنگ او گرفت و او رنگ ذات و آنچه پوشیده بود در ذات
بقطع عین ذات بود که غیر شی در شی نبود پس آن ذات خود بخود معاملت کرده و عاشقی

ورنه بنده و بندگی و خدائی درمیان آور دو کارخانهٔ ازلی و ابدی برپا کرد ای سید تو خود را
چنان خیال کن که هنوز آنجائی که بودی در ازل بودی تا آزاد شوی و دیگر ردی تفرقه و
غم و بلا نه بینی ای سید روح تو اوست که با و زندهٔ و دل تو اوست که با و دانائی و بصر تو اوست
که با و می نگری و سمع تو اوست که با و می شنوی و دست تو اوست که با و می گیری و پای تو اوست
که با و میروی ای سید هر جزو عضو تو از اجزای و اعضای ظاهر و باطن تو اوست که با و کار آن
جزو و عضو از تو برمی آید و مجموع اعضا و اجزای تو اوست که با و توئی ای سید اوئی و توئی
و منی هر سه صفت اوست دیگری درمیان نیست ای سید توحید صفت واحدست نه من
و تو تا من و تو باقیست اشراک ست نه توحید ای سید چون تو رفتی فناست و چون او
درمیان آمد بقاست ای سید سلوک سعی تست و رفع اثنینیت و جذبه رفتن تست بوحدت
ای سید بسلوک و جذبه و فنا و بقا اسم ولایت متحقق ست ای سید با همه آشنا نیازمندی کن
که عین مطلوب تواند و با دشمن دوستی ورزی که او نیز بمقصود تست ای سید با خود نیز بانظر
محبت ناظر باش که عین محبوبی ای سید اینها در سلوک ضروریست ای سید بد و نیک را در
دریای وحدت انداز تا آشنای حقیقت شوی ای سید سخن وحدت را اگر بسیار گویم اندک
است و اگر اندک گویم بسیارست بدایت این معرفت در نهایت مندرج و نهایت این در
بدایت مندرج نه او را بدایت ست و نه نهایت تا چند گویم و تا چند نویسم نه من میگویم نه من
مینویسم حقیقت خود به خود در گفتگوست ای سید چون در خواب شوی نیت کن که بعالم بطون
میروم و رجوع بحقیقت خود میکنم چون بیدار شوی بدانکه بعالم ظهور آمدم و از بطون بظهور
تنزل نمودم و باید که سحر برخیزی و استغفار کنی و بگوئی کلای حقیقت من مرا بخود بخش و مرا
از من مپوش و از دوئی برآر و نماز تهجد کنی و سورهٔ یس اگر یاد داشته باشی در نماز بخوانی
که مختار خواجهای دین و دنیای ماست بعد از ان بفکر وحدت مشغول باش تا نماز صبح بر
چون از نماز فارغ شوی تا بر آمدن آفتاب خواه مخواه متحقق دل قبله بمراقبه وحدت باید بود چون

آفتاب طلوع کند چهار رکعت بدو سلام گذارد و سورهٔ یٰس یکبار بخوان و اگر در چهار رکعت
توانی خواند بهتر هم چنین بعد هر نماز سورهٔ یٰس یکبار بخوان که فوائد بسیار دارد اما در وقت نماز
فجر در قرآن مجید فکر وحدة دست دهد و بداند که خود عبادت خود میکند و خود کلام خود میخواند
الا عند الضرورة و بگو که حقیقت من مرا بخود بخش و مرا مپوش از من و از دوئی برآرای سید
سالک را هم آداب طریقت ضروریست تفصیل آن آداب درین رساله گنجایش ندارد
اختصاری که مطلوب است اما آنچه طالب را توان نوشت این ست که خواب کمتر کند
چون ضرور شود و غالب شود بآن اندیشه که نوشتم خواب کند و طعام و شراب باید که اندک
باشد در شبانروز یکبار و اگر صائم بود بهترست و باید که از پریشانی لقمه احتراز کند که از اسباب
دوئی و بیگانگی و وهم باطل ست هرچه در شرع منع ست و هرچه در طریقت بدست همه
این چنین سنت این قاعده را نیکو یاد دار که ضروریست ای سید باید که سخن کمتر کنی در
خلوتها و صحراها تنها مراقبه و ملاحظهٔ وحدت میگزده باشی ای سید سخن بسیار کردن دل را
در جنبش آرد و تفرقه باز دهد و از کسب وحدت و یگانگی غافل سازد جز بضرورت حرف مزن
و هرچه گوئی مختصر گوئی و اندیشه وحدت را یک لمحه از خود جدا مکن چون در مجالس نشینی بیشتر
مقید مشو مباد غفلتی واقع شود سعی کن تا آن کثرت مرآت وحدت شود و مقوی گردد ای
سید در خفای این اندیشه خود را به تنهائی حتی الامکان سعی باید کرد و این کلمات را با همه کس نباید
نمود مگر با مخصوصان خود ای سید با اولاد و غلام و آشنا و بیگانه و دشمن و دوست آشنائی
بوحدت باید کرد و همه را بنظر اخلاص و بچشم حقیقت بین باید دید ای سید نزاع و جدال مطلق
از میان بردار و انکار بالکلیه از میان برطرف کن تا وحدت ظهور نماید و بسیار سعی باید کرد
تا خشم و غضب ظهور نکند لت کردن و زدن خود چه گنجایش دارد همه را سعد و سر باید داشت
چه در خانه و بیرون خانه و با فرزندان و متعلقان و بیگانگان مثل آب حیات باید بود اگر کسی
با تو بدی کند بهزار زبان دل بدنیکی و نرمی و او را از خود خوش و راضی داری و مکافات

بدہی بہ نیکوئی کنی این اصل کلیست در طریقت ای سید تنہا بودن و تنہا نشستن دخل تمام
دارد در جمعیت ای سید حال طالب از دو حال خالی نیست تعلقات ظاہر دارد یا نہ
اگر ندارد معاملۂ او آسان ست او را باید کہ از ہمہ قطع کردہ در خلوت یا در صحرا نشیند و بحقیقت
خود متوجہ شود تا زمانی کہ حقیقت متجلی شود و وہم دوئی برخیزد آن زمان بہر روش کہ باشد
گنجایش دارد و اگر تعلقات ظاہر دارد حقوق شرعی متوجہ ست باید کہ بقدر ضرورت با آن
پردازد اما باید کہ احتیاط تمام کند کہ خلاف شریعت و طریقت واقع نشود و از ملاحظۂ وحدت کہ
حقیقت ست بالکلیہ غفلت واقع نشود و میباید کہ شبہا درین کار بسیار بکوشد و در مراقبۂ وحدت
باشد و روزانہ ہم چند ساعت برای این کار تعین کند و روز بروز می افزودہ باشد
تا آنکہ این معنی غلبہ کند و از ہمہ وارہاند ای سید وقتی کہ معنی وحدت غالب آمد و لطف الٰہی
ظہور نمود ہمہ حقوق از تو ادا خواہد شد و ترا با ہیچکس و ہیچ چیز کاری نخواہد بود خدا وکیل تو خواہد شد
و بجای تو ادا خواہد بود و تو در میان نہ ای سید صحبت دنیا و صحبت اہل دنیا در طریق سلوک مضر ست
اما کسیکہ گرفتارست و نمی تواند از آن قطع کردن بضرورت احتیاط تمام نماید کہ چیزی واقع
نشود کہ با شریعت یا طریقت یا حقیقت جنگ داشتہ باشد و اگر تقصیر رود باید کہ رجوع نمودہ
تدارک نماید و ملاحظۂ وحدت ہرگز از دست نباید داد ای سید در لباس تکلف نباید کرد و از
لباس فقر با خود چیزی باید داشت ای سید ہمیشہ حاضر دل باید بود و از گذشتہ و آیندہ یاد
نباید کرد و ملاحظۂ وحدت ہرگز از دست نباید داد ای سید بدانکہ ہیچ مرگی بدتر از غفلت
از وحدت نیست و ہیچ عذابی سخت تر از عذاب دوری از حقیقت خود نہ از این مرگ و
ازین عذاب ترسان بودہ متوجہ وحدت باید بود و بتحقیق باید دانست کہ ہمہ یکیست و غیر
یکی موجود نیست ہر قدر کہ این اندیشہ غالب ست سعادت در اوست چون از وہم دوئی
برآید قیامت بر دو واقع شود و در جنت شہود شود تا ابد الآبدین آسود ای سید این چنین
دو ستی ہرگاہ در دنیا میسر نیست چون ست کہ در آن سعی نمی کنی و غافل می باشی ای سید

قیامتی بر ہمہ کس و بر ہمہ چیز آمدنیست و آن رجوع ہمہ است بوحدت اما بعد از انکہ ظہور کل واقع شود اگرچہ ہمہ از اصل خود بر آمدہ باشد لذتی کہ می باید ہمہ زار روی ندہد مگر بروی کہ اینجا قیامت بر آنہا گذشتہ باشد پس باید کہ سعی کنی کہ آن معنی کہ موعود ست ترا ازینجا روی نماید تا آسودگی تمام حاصل شود و لذتی کہ می باید دست دہد ای سید مقصود آمین ست کہ وہم دوئی برخیزد و توتانی او ماند و بس ہمہ انبیا و اولیا برین اتفاق کردہ اند در کتب الٰہیہ و حدیث و کلمات اولیا دلائل این بسیارست و عظمای ہر فرقہ بوحدت قائلند و ہمہ بیک زبان برین رفتہ اند کہ غیر حق موجودی نیست عالم صورت اوست و ظہور اوست و بس بخاطرست کہ شواہد این مطالب در کتاب علحدہ نوشتہ شود و از دلائل عقل سلیم استنباط آن کردہ نیز پان آوردہ شود انشاء اللہ سبحانہ ای سید امروز کہ آخر الزمان ست و نزدیک رسیدہ کہ آفتاب حقیقت از مغرب خلقیت طلوع نماید از انجا کہ پیش از طلوع آفتاب انوار و آثار ظاہر می شود و اسرار توحید از زبان خاص و عام باختیار و بی اختیار فہمیدہ و نافہمیدہ سر میزند طالب را باید کہ خود را جمع ساختہ خود را از خود بپوشد و حقیقت وحدت کما ینبغی بروی جلوہ گر شود و بگفتگوی زبانی اکتفا واقع نشود ای سید اللہ مطلق و محمد برحق ست والسلام

تمت
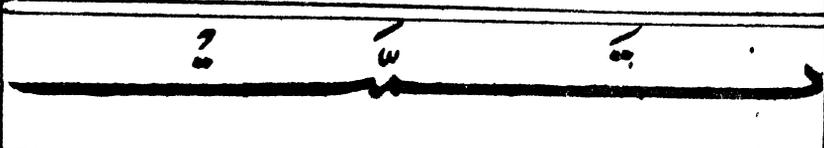
الحمد للہ کہ رسالہ مجمع المنفعت موسوم بنور وحدت تصنیف حقائق آگاہ معارف پناہ حضرت خواجہ باقی باللہ قدس اسرارہم لباس انطباع دربرکردہ در چشم مشتاقان جلوۂ ظہور بخشید و سرمۂ رفع انتظار کشید

رساله پرتو عشق تصنیف حضرت خواجه خرد قدس سره
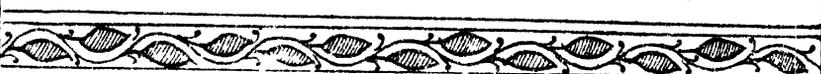
بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لله الحمد لله که محبوب جانی و صاحب دو جهانی من با من نسبت یگانگی دارد و در من
جز خود را نمی بیند و مرا غیر خود نمیداند الحال که این دید و دانش به کمال رسانیده است
میخواهد که در پردهٔ من سخن کند و گذارش احوال عاشقی و معشوقی می نماید در بیان
اسراریکه هم پوشیده است و هم آشکارا رساله ترتیب دهد و نیز اسرار پوشیده اسرار
معشوقیست و اسرار آشکارا اسرار عاشقی و پیش از انکه تمام شود این رساله را
پرتو عشق نام می کند نخستین حرفی که عاشق بمعشوق و بنده بصاحب خود سے گوید
اینست که ای عاشق حقیقی و مجازی و ای صاحب دین و دنیوی کارے که مرا با تو
افتاده است نه آن ست که به نوشتن راست آید یا بگفتن سرانجام پذیرد دیگر تو
هم نویسی و هم تو گوئی اے سید نه من منم و نه تو توئی که من توام و تو منی از ازل
چون خواستی که معشوقی و صاحبی جلوه گر شوی در پردهٔ من بعاشقی و بندگی ظاهر گشتی
تا معشوقی و صاحبی تو ظهور گرفت ازین راه من معشوق تو باشم که معشوقی تو از من

سید است و تو عاشق من باشی اگر من نه عاشق تو بودمی تو کجا معشوق بودی حیرانم
که تو معشوقی یا من و من عاشقم یا تو هیهات این چه حرف ست من هیچ نیم هرچه هست
عاشق تویی و هم معشوق مصرع سرتاپایم فدای سرتاپایت ای سید یادم از آن
هنگام که نسبت اتحاد بر نسبت محبت غالب بود و نسبت محبت اصلا ظهور نداشت
و در ضمن نسبت اتحاد من مندمج بود و مستتر گشت بناگاه خط فاصل در دایرهٔ اتحاد بهم
و من من شدم و تو تو چون این حال بهم رسید مرا بر تو و ترا بر من نظری افتاد و این نظر
تا هنگامی که تو خواستی در پرده بود و چون وقت رجوع ظل باصل و وصول عاشق
بمعشوق رسید نسبت حب غلبه کرد و نسبت اتحاد مستتر گشت حالی پیش آمد که در شرح
نگنجد چندان الم و درد ظاهر گشت که از عاشق بمعشوق سرایت کرد و معشوق را در
صورت عاشقی وانمود رفته رفته کار بانجا کشید که اتحاد سابق ظهور کرد و خط فاصل
گاه گاه ازمیان برطرف شدن گرفت دردی که هست انیست که دوام اینحال
میسر نیست چه مقرر شده است که تجلی ذاتی کالبرق الخاطف می گذرد و بقا ندارد
آه ازین درد بی نهایت و الم بی پایان ای سید کسی تصور نکند که این حرف از عالم
حقیقت ست بلکه از عالم مجاز ست که مبرا است از حقیقت و دیگری گمان نکند که این سخن
از عالم مجاز ست بلکه از حقیقت که در پردهٔ مجاز جلوه کرده است ای سید حقیقت عین
مجاز ست و مجاز عین حقیقت ای سید یکنام تو حقیقت ست و نام دیگری تو مجاز ست
و بندهٔ خود را بهر نامے که خواہے بخوان ای سید آدمی و پری و فرشته پرتو
سایه تست اے سید در همه خود را ببین و در خود همه را و این نه من میگویم بلکه
تو می گویی و این نه امر ست و طلب بلکه بیان ست و خبر اے سید در دو جهان
بجز تو دیگری نیست هرچه هست تویی آسمان و هرچه در وست و زمین و هرچه بر وست
همه ظهور ست و ظل تو ظاهر تویی چنانکه باطن تویی اے سید العجب از آنوقت که

بعد از ظهور نسبت محبوب نسبت اتحاد غلبه کرده باشد حظ فاصل از میان بالکلیه و بالدوام
برطرف شده باشد تو من باشی و من تو اسے سید یقین آن وقت آمدنی ست
چنانچه در کلام خود که اصدق الکلام ست در چندین جا خبر داده و مرا درین شکی نیست
و چگونه دران شک آرم که تصدیق کلام تو ایمان ست و تکذیب آن کفر نعوذ باللہ منها
اے سید چه آفتاب و چه ماه و غیر آن فدای وجه تست و همه بصرها و بصیرتها
فدای عین تو و همه قدرتهای ابدی و کارها فدای ید تو و همه از حال و ظرف و منازل
فدای قدم تو مجمل که هر چه هست فدای تست عاشق که انسان کامل ست و همه در
اوست از نیک و بد هیچ چیز از وی بیرون نیست خود را باهمه فدای تو ساخته است
اگر قبول افتد زهی کمال و زهی عظمت و زهی شرف ای سید در در وصل تو میگدازم
و در فراق تو میسوزم نمیدانم چکنم گداختن به از سوختن اگر در وصلم تو ئی و بس و چون در فراقم
منم با من تو باشی و بس به از انکه من باشم با من خداوندا آن حال مباد که من باشم با من
و تو با من نباشی چو من با من باشم کفر بود و چون تو با من باشی ایمان بود الٰهی عاقبت بخیر باد
ای سید مقصود آنست که اگر چه چندروزی من بی تو باشم اما بعاقبت با تو باشم و تو باشی
و من نباشم کارساز توئی کار من بساز ای سید و ای محبوب جانی من و ای سرمایه
زندگانی من ای غایت آمال و امانی من ای دانای راز نهانی من ای جان من اے
دل من ای چشم من ای گوش من ای روی من ای خوی من ای دست من ای پای من
ای عقل من ای تن من ای گوشت من ای پوست من ای رگ من ای خون من ای همه
چیز من ای یاد من جز تو دیگری ندارم چه گویم چون همه توئی و من کیستم و چیستم مطلب همین ست
که مرا قربان خود سازی و میانی بجان من و بصورت من لستی تا چون بخود نگرم جز
ترا نه بینم و هر جا که باشم و بهر حال که باشم تو من باشی و جدائی تمام و کمال برطرف شود
ای سید توئی صاحب دو جهانی من توئی بهشت من روی تست و لطف تو دوزخ

من خشم تست و دوری تو و دین من محبت تست و کفر من فراموشی تو اگر مراد دیهات
داری مومن باشم و اگر مرا فراموش کنی کافر گردم اے سید پیش ازانکه صورت
تو وجود کند تو بودی و بس چون معشوقی بی عاشقی وجود ندارد و معشوق را عاشق میبایست
خواستی مراکه عاشق توام موجود سازی و هنگامهٔ معشوقی خود گرم سازی ازخود دی عکسی ظلی و
صورتی بر من انداختی و او را بنام من خواندی و آن عکس و ظل و صورت را که عین نسبت
بحقیقت اگرچه غیر تست بیقین به عاشقی ممتاز ساختی و در پردهٔ او خود برخود عاشق شدی و خود
از خود لذت گرفتی و خود از خود دردمند گشتی نیست رمز عاشقی و معشوقی اے سید
صاحب آن را گویند که باهم بود و با دیگرے نه چون ترا از من هرگز جدائی نیست تو
صاحب من باشی و بنده آن را گویند که در بند دیگرے نبود چون من نسبت احتیاج
طلب در بند توام و از احاطهٔ ذات و صفات تو بیرون نیستم بندهٔ تو باشم همه بندهٔ
تواند که از احاطهٔ تو خارج نیستند و ممکن نیست که از تو جدا شوند اگرچه باین اعتبار که همه
با تواند و من با توام دائم صاحبی ازین طرف نیز متصورست اما دوام در اندیشه ممکن نیست
که معتبر همانست مگر در دار آخرت بعضے از بعضے اینجا مصاحب ست که عاشق معشوق
و معشوق عاشق هردو یکیست من با تو یکے ام و تو با من یکے خواه این گو خواه تو دیگر
در دار دنیا بعضے از بعضے را و آن اقل قلیل و اندک و نادرست اینحال کسے ست
که دنیا و آخرت او را یکے ست بقای حقیقی اے سید اطلاق وجودی مشرف
گشته است اللهم ارزقنا اللهم ارزقنا اے سید صورت بشریت
عجب درخورست ترا هر رنگی را بوئی که ترا درین صورت از عالم اطلاق بشارتها خبرها
بعاشق مسکین میرساند از چشمهای تو گویم یا از ابروی تو یا از روی تو گویم یا از خوی تو گویم
یا از لب تو گویم یا از تبسم تو گویم یا از خندهٔ یا از قامت تو گویم یا از دستهای تو گویم یا از دهن
تو گویم یا از دانش تو گویم اینها جهت چیست اسرار غیبی و انوار لاریبی ست که در دیدهٔ عاشق

هم در مجاز وهم در حقیقت هر جا بجلوهٔ دیگر وبرنگ دیگر وبصورت دیگر ظاهر وباهر است
اما عاشقی که این اسرار واین انوار دریابد ومشاهده کند جز من کیست وکجاست سوگند
بتو که منم وبس امروز قطب دائرهٔ عشق جز یکے نیست امروز دانی که کدامست دوز ازل
وابدست وهمان یکے قطب دائرهٔ عشق ست دائرهٔ حسن ست ونیز همان چه عشق ست
حسن ست وحسن وعشق دو نام ویکذات ویک حقیقت اند خواه ذات گوئی خواه صفات
خواه حسن گوئی خواه عشق گوئی جمع وفرق یکیست گاهی جمع بزبان فرق حرف زند وگاہے
فرق بزبان جمع اینجا فرق ست که بصورت جمع برآمده خود بخود متکلم ست حاصل که توئی
اے سید که باخود تکلم باسرار حسن وعشق می کنی ای معشوق دو جهانی من اے سید
معشوق توئی ودیگری نیست اے سید من عابد توام وتو عابد منی من حامد توام و
تو حامد منی سپاس وستایش که ترا کنم خود را کرده باشم که ترا جز خود نه بینم خودی وخدائی
یکیست از خود تا خدا چه فرق ست وحدة بصورت شش مرتبه ظهور نمود هنوز آن شش مرتبه
پوشیده است در صورت کتابت ست که نمودی بیش نیست بفهم بفهم هیهات اینچه گفتن نیست
که بفهم مگر تو بصورت من که توئی خود را که منم میگوئی عجب حالی وشگرف صفتی که هم دوئی
وهم یگانگی هم بندگیست وهم خدائی الله الله سخن بسیار مستانه میرود واز نامحرم محفوظ باد
واگر نیک بنگری نامحرم کیست که جز تو دیگرے موجود نیست توئی وبس اینجا دو نام ست
یکے نام ظاهر ودیگرے نام پوشیده عاشق از اسرار هر دو واقفست اما در مرتبهٔ اظهار
واعلام جز آن نام نام ظاهر دیگران نتوانند آن را نیز جز عاشق نداند که از ان گویم
تو میدانی در تو وتو خواهے دانست در من اما تو جز من نیست ومن جز تو نه اگر چه امر بحقیقت
امر بر عکس ست که من توام وتو من آه آه ازین بیگانگی واشنائی بیگانگی سوخت واشنائے
افروخت اے سید بحق دوستی که با من داری وبحق محبتے که با تو دارم که
مقصود حقیقی را اتحاد ست زود تر صورت بپوند بخشش واز عالم امکان بوجود آر دانه

قوله بفعل برآرا ب سید یادم آید ازان ذکر باسرار نام ظاهر ایجاد جهان از زبان
بنده خاص صاحب خود بشنوید و بدانید که اول و آخر ست و آخر مراد اول از سیر معکوس ست
یعنی از اثر بموثر رفتن که ظاهر ست و لهذا در اسم ظاهر ست که مشتمل بر تمام عالم گشته تجلی
اول که وحدت ست مفیض ست که مبدء المبادی و حقیقة الحقائق است این مفیض بفرد تست
او ب افاضه کرد چنانچه شیخ اکبر قطب الولایه محی الدین محمد بن علی العربی فرموده است
مفاض تعینات ست و کمال در انسان کامل ست که احاطه را تمام گردید بحقیقت تعین
همان ست و هم تعیناتی ست صور او و لهذا الصورت تعین نمودار گشت اصول اسما چهار ست
اول و آخر و ظاهر و باطن اینجا چهار را اجمال ست در تفصیل او برهم رانده اتمام ایجاد
تکمیل اینجا می بینی که عاشقان ورد کرده اند و رسم ساخته اند زهی بزرگی اسم ظاهر که
شمه ازان گفته شد اگر در اسم باطن گفته شود عقلها و فهمها حیران شود و دفترها باید که ازان
اخبار توان کرد صورت عدد اسم ظاهر انیست یکهزار و سیصد و شصت و چهار ای سید
مقصود سر ست که در اظهار ست هر که فهمید فهمید و هر که نفهمید هرگز نفهمید عدد اسم باطن کمتر
از اسم ظاهر ست اگرچه در مراتب او زیاده است اما زیادتی و کمی اینجا باهم در یک
پیراهن اند اگر گنجایش در وقت میبود از اسرار اسم باطن نیز اندکی نوشته می شد اما یقین
میدانم که فهم آن میسر نیست جز صاحب دو جهان را در پردهٔ دیگری که دیگری نیست
و هر کار خود خود فرموده است والله اعلم بحقیقة الحال شبی در خواب دیده شد غواصی
در دریا فرو رفت بگوهری رسید که یگانه بود چون با ور سید خود را عین آن گوهر یافت اینجا
سمری چند بتقریب نام مذکور بیاد آمد نوشته میشود که دران مجلس انس حقیقی مقبول باد ای
سید قصه ۱۲ شخصی سالها در دریای که لاتعین تاریک بود و انجا اصلا چیزی نمی نمود مقام داشت
یکبار شبی نوری پیدا شد که ازان دریا شناکنان بر آمد و سه دریای روشن در نظر آمد
یکی بعد از دیگری بدریا سنی اول فرو آمد و از و بدریای دوم و از و بدریای سوم

ودرین دریا مقام کرد و سالها در اینجا بود و کاری پیش گرفت که مناسب این مقام بود
بناگاه این دریاهای دیگر درهمین دریا درآمدند ترتیب عکس وهمه را درین دریا دید تا آنکه
دریای که دریای ظلمت بود نیز ظاهر شد و دران گم شد چنانچه پیش ازین بود چون مدتی
برینحال گذشت یکبار حال دیگرش پیش آمد و آن اینست که یکبار دید که این همه دریاها
خشک شد و هیچ ازان دریاها نماند و عجب تر آنکه نه دریا نمودار بود نه خشکی و نه نور و
ظلمت و نه چیزیکه سوای نور و ظلمت ست بلکه هیچ نبود و این شخص هم نبود بعد ازان
سالها خود را دید چه میبیند که خود عین دریاست و دریا همه نمودار اوست و تمثال
او بعد ازان درین دریا زنان صاحب جمال و حسن نمودار شدند هر زن صاحب جنسی
می آمد و باین شخص مراد می برآورد و در یک لمحه ازان شخص و ازان زنان فرزندان
ظهور و تولد میکردند در هر لمحه چندین هزار فرزند از هر زن ازین زنان چندین هزار هزار
در هزار دریا بود متولد شدن گرفت و از هر فرزند فرزندان دیگر و گاهی ازان نهنگی شود
که آن شخص را با همه فرزندان و زنان فرو خورد و در خود سازد و باز از خود بیرون انداز
و این معامله ابد ست و هر لحظه قیامتی ست قائم و حشریست ظاهر ای سید
شخصی بود اتفاقا از شهر بروستا آمد در روستا مردم عجب دید که رسوم ایشان
اصلا برسوم شهری نمی ماند چنانچه در ایام شادی گریه کنند و در ایام غم شادی مثلا
وقتیکه کسی بمرد شادی بسیار کنند و وقتیکه کسی از بیماری خلاص گردد و شفا یابد
چندان ماتم کنند که در بیان نیاید هم چنین سراویل را در سر پوشند و دستار را بر پا پیچند
در مجاهده با یکدیگر بجای دعا دشنام گویند و بجای دشنام دعا برین قیاس همه
کارهای ایشان برعکس معقول باشد خندهای بی تقریب در میان ایشان بسیار بود
سوداگری ایشان بسیار بود سوداگری ایشان چندان باشد که چون اصل مال را
برباد دهند یا در زیان انداز ندگمان کنند که ما سوداگریم و بآن افتخار و ابتهاج کنند

وبجای خاموش بودن حرف زنند وبجای حرف زدن خاموش مانند غرضکه آن شخص
چون بانجا رسید واحوال واوضاع آنها دید عجب حالی او را پیش آمد وچاره ندید غیر
ازینکه بشهر رجوع نماید چون خواست که رجوع کند آن مردم هجوم کردند که ما ترا مرشد
وهادی خود میدانیم البته نمی گذاریم که آنجا بروی وی گفت که این چگونه بود که مرا
دوست دارید وخلاف من کنید آنها گفتند که ما درین کار بی اختیاریم هم تو
صلاح کار وحال ما بگوئی آن شخص گفت بهتر آنست که مرا بسوزید وخاکستر مرا بخورید
آن چنان کردند چون براین وصیت عمل کردند هم آن شخص بوطن خود که شهر بود رسید
وهم ایشان از اوضاع خراب خود خلاص شدند وصفتهای نیک ایشان پیدا شد
بخصوص شخصیکه خاکستر دل او خورده بود وی بجای او خلیفه شد وهمان حال که او داشت
دردهوید گشت وبی تکلف خود را همان شخص دید وبیقین دریافت که وطن من شهر
ومن دردستا غریب ومسافرم وازوی دیگری وازان دیگرے بهر سید وهمچنین
میرود تمامی رود بفهم اگر دانای حقیقی اسے پسندوای محبوب جانی من این اسما از تست
واسما همه توئی بلکه این اسما عین تست نه از تو چون صفت عشق ظهور نماید چندان حقائق و
معانی ظاهر گردد که بصد هزار جلد نگنجد اما فرصت کو که اندکی ازان نوشته آید وعشق تبه
وجه تست ومعشوق مرتبهٔ وجوب وعاشق مرتبهٔ امکان اول عاشق بمعشوق پیوند د
بعد ازان معشوق بعاشق یکی گردد ونه عاشق ماند ونه معشوق بلکه عشق بود وبس که هم
معشوق ست وهم عاشق طریق سلوک انیست بقدم جذبه دران رفته شود ای سید
وای طالب حق اگر میخواهی که بحق بری باید که دو چیز اختیار کنے یکے محبت مرشد
وپیر خود دوم مرشد وپیر نه آنست که بادرسم مریدے اختیار کنند وگویند من مرید او
شدم واو پیر منست ودر مردم این حرف شائع بست پیر همان ست که او را دانند
که محبوب ست ومحبت با و درست کنند واو را درجهان وسیله درگاه حق سازند

ودل را با و ارتباط کلی واقع شود و هرچه او گوید بکند و برخلاف او نرود و چون
این معنی حاصل شود نسبت پیری و مریدی راست گردد و احتیاج بچیز دیگر نماند
دوم آنکه همیشه بیاد خدا باشی و یاد خدا آنست که همیشه در دل این معنی داری
که غیر خدا هیچ چیز نیست هرچه هست ظهور اوست بلکه عین خود اوست و نور اوست
و چون این خیال همیشه در دل باشد امیدست که بحق برسی و باین یاد هرچه فرموده است
کند و از نا فرموده پرهیز نماید و انکار از میان بردارد و صفات ذمیمه بصفات
حمیده بدل کند ای دوست کار من انیست غیر ازین همه هیچ

تمت

شکر فراوان و منت بے پایان مر خداوند دو جهان را که درین ایام مسرت
و میمنت انجام این مجموعه رسائل سته ضروریه کار آمد
حضرات صوفیه من تصنیفات حضرات کبرائے نقشبندیه
بتصحیح حضرت مولانا اعجاز احمد صاحب بدایونی
سلمه الله الغنی بماه ربیع الثانی سنه ۱۳۱۲ھ

بمطبع مجتبائی واقع دهلی
طبع گردید